﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿...اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿...عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد24

جمعۃالمبارک 31 مارچ 2017ء

02/رجب 1438 ہجری قمری ❁ 31/امان 1396 ہجری شمسی

شمارہ13

گمراہی سے بچنے کی دعا

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے نکلتے تو یہ دعا کرتے:

اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہوجاؤں یا گمراہ کیا جاؤں۔ یا پھسل جاؤں یا پھسلا دیا جاؤں۔ یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔ یا میں جہالت کروں یا میرے ساتھ جہالت کی جائے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب مایقول الرجل اذا خرج من بیتہ حدیث نمبر 4430)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات کا تذکرہ

"❁ ---کیا مَیں تمہیں بتلاؤں کہ کن لوگوں پر شیطان اُترا کرتے ہیں۔ ہر ایک کذّاب بدکار پر شیطان اُترتے ہیں۔ ❁ ---اور تُو خدا کی رحمت سے نومیدمت ہو۔ خبردار ہو کہ خدا کی رحمت قریب ہے۔ خبردار ہو کہ خدا کی مدد قریب ہے۔ ❁ ---وہ مدد ہر ایک دُور کی راہ سے تجھے پہنچے گی اور ایسی راہوں سے پہنچے گی کہ وہ راہ لوگوں کے بہت چلنے سے جو تیری طرف آئیں گے گہرے ہو جائیں گے۔ اِس کثرت سے لوگ تیری طرف آئیں گے کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہو جائیں گے۔ ❁ --- خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا۔ ❁ ---تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔ ❁ ---خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔ ❁ ---تیرا ربّ فرماتا ہے کہ ایک ایسا امر آسمان سے نازل ہوگا جس سے تُو خوش ہو جائے گا۔ ❁ ---ہم ایک کھلی کھلی فتح تجھ کو عطا کریں گے۔ ❁ ---ولی کی فتح ایک بڑی فتح ہے اور ہم نے اس کو ایک ایسا قُرب بخشا کہ ہمراز اپنا بنا دیا۔ ❁ ---وہ تمام لوگوں سے زیادہ بہادر ہے۔ ❁ ---اور اگر ایمان ثریا سے معلق ہوتا تو وہ وہیں جا کر اس کو لے لیتا۔ ❁ ---خدا اس کی حجت روشن کرے گا۔ ❁ ---مَیں ایک خزانہ پوشیدہ تھا۔ پس مَیں نے چاہا کہ ظاہر کیا جاؤں۔ ❁ ---اے چاند اور اے سورج تُو مجھ سے ظاہر ہوا اور مَیں تجھ سے۔ ❁ ---جب خدا کی مدد آئے گی اور زمانہ ہماری طرف رجوع کرے گا تب کہا جائے گا کہ کیا یہ شخص جو بھیجا گیا حق پر نہ تھا۔ ❁ ---اور چاہئے کہ تُو مخلوق الٰہی کے ملنے کے وقت چیں برجبیں نہ ہو اور چاہیئے کہ تو لوگوں کی کثرت ملاقات سے تھک نہ جائے۔ اور تجھے لازم ہے کہ اپنے مکان کو وسیع کرے تا لوگ جو کثرت سے آئیں گے ان کو اُترنے کے لئے کافی گنجائش ہو۔ ❁ ---اور ایمان والوں کو خوشخبری دے کہ خدا کے حضور میں اُن کا قدم صدق پر ہے۔ ❁ ---اور جو کچھ تیرے رب کی طرف سے تیرے پر وحی نازل کی گئی ہے وہ ان لوگوں کو سُنا جو تیری جماعت میں داخل ہوں گے۔ ❁ ---صفّہ کے رہنے والے اور تو کیا جانتا ہے کہ کیا ہیں صفّہ کے رہنے والے۔ ❁ ---تو دیکھے گا کہ اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے۔ وہ تیرے پر درود بھیجیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے خدا ہم نے ایک منادی کرنے والے کی آواز سُنی ہے جو ایمان کی طرف بلاتا ہے۔ ❁ ---اور خدا کی طرف بلاتا ہے اور ایک چمکتا ہوا چراغ ہے۔ ❁ ---اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی۔ ❁ ---تُو میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ ❁ ---مَیں نے تیرا نام متوکّل رکھا ہے۔ ❁ ---خدا تیرا ذکر بلند کرے گا۔ اور اپنی نعمت دنیا اور آخرت میں تیرے پر پوری کرے گا۔ ❁ ---اے احمد تُو برکت دیا گیا۔ اور جو کچھ تجھے برکت دی گئی وہ تیرا ہی حق تھا۔ ❁ ---تیری شان عجیب ہے۔ اور تیرا اجر قریب ہے۔ ❁ ---آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہیں جیسے کہ وہ میرے ساتھ ہیں۔ ❁ ---تو میری درگاہ میں وجیہ ہے مَیں نے تجھے اپنے لئے چنا۔ ❁ ---خدائے پاک بڑا برکتوں والا اور بڑا بزرگ ہے وہ تیری بزرگی کو زیادہ کرے گا۔ ❁ ---تیرے باپ دادے کا ذکر منقطع ہو جائے گا اور تیرے بعد سلسلہ خاندان کا تجھ سے شروع ہوگا۔ ❁ ---اور خدا ایسا نہیں کہ تجھ کو چھوڑ دے جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلا دے۔ ❁ ---اور جب خدا تعالیٰ کی مدد اور فتح آئے گی اور خدا کا وعدہ پُورا ہوگا تب کہا جائے گا کہ یہ وہی امر ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے۔ ❁ ---مَیں نے اِرادہ کیا کہ اپنا خلیفہ بناؤں سو مَیں نے اس آدم کو پیدا کیا۔ ❁ ---وہ خدا سے نزدیک ہوا پھر مخلوق کی طرف جھکا اور خدا اور مخلوق کے درمیان ایسا ہو گیا جیسا کہ دو قوسوں کے درمیان کا خط ہوتا ہے۔ ❁ ---دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔ ❁ ---اے آدم تو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو۔ ❁ ---اے مریم تُو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو۔ ❁ ---اے احمد تُو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو۔ ❁ ---تجھے مدد دی جائے گی۔ اور مخالف کہیں گے کہ اب گریز کی جگہ نہیں۔ ❁ ---وہ لوگ جو کافر ہوئے اور خدا کی راہ کے مانع ہوئے اُن کا ایک فارسی الاصل آدمی نے ردّ کیا۔ ❁ ---خدا اس کی کوشش کا شکر گذار ہے۔ ❁ ---کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایک زبردست جماعت تباہ کرنے والے ہیں۔ یہ سب لوگ بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیرلیں گے۔ ❁ ---تو ہمارے نزدیک آج صاحب مرتبہ امین ہے اور تیرے پر میری رحمت دنیا اور دین میں ہے اور تُو اُن لوگوں میں سے ہے جن کے شامل نصرت الٰہی ہوتی ہے۔ ❁ ---خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چل رہا ہے۔ ❁ ---وہ پاک ذات وہی خدا ہے جس نے ایک رات میں تجھے سیر کرا دیا۔ ❁ ---اُس نے اس آدم کو پیدا کیا اور پھر اس کو عزت دی۔ ❁ ---یہ رسول خدا ہے تمام نبیوں کے پیرایہ میں یعنی ہر ایک نبی کی ایک خاص صفت اس میں موجود ہے۔"

---------------------------------------(الاستفتاء مع اردو ترجمہ صفحہ 184 تا 189۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

جماعت احمدیہ یوکے کے زیر اہتمام واقفات نَو کے نیشنل اجتماع کا کامیاب و بابرکت انعقاد

متفرق علمی مقابلہ جات، کھیلوں اور مختلف موضوعات پر مذاکرات کے دلچسپ اور مفید پروگرام

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اختتامی اجلاس میں بابرکت شمولیت اور نہایت اہم اور زرّیں ہدایات پر مشتمل خطاب

(فرخ راحیل۔مربی سلسلہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ یوکے کے زیر اہتمام 25؍فروری 2017ء کو واقفاتِ نَو کا نیشنل اجتماع بیت الفتوح لندن میں منعقد ہوا۔اس اجتماع میں واقفات نَو کے سالانہ امتحان کے علاوہ مختلف علمی مقابلہ جات، گیمز اور مختلف موضوعات پر مشتمل مذاکرات کا انعقاد کیا گیا۔ ان مذاکرات میں ’’ایک احمدی لڑکی آجکل کے معاشرے میں کِس طرح خودمختار ہوسکتی ہے‘‘ کے موضوع پر خاص طور پر بات کی گئی۔امسال واقفات نَو کی ماؤں کے لئے بھی workshops کا انعقاد کیا گیا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا العالی کے ہمراہ اختتامی اجلاس میں رونق افروز ہوئے۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔عقیلہ شانزے ظفر صاحبہ نے سورہ آل عمران کی آیات 36 تا38 کی تلاوت کی اور فرحانہ خان صاحبہ نے اس کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ بعدازاں سعدیہ آیت اللہ صاحبہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے منظوم کلام ’’خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو‘‘ میں سے چنداشعار خوش الحانی کے ساتھ پیش کئے۔

اس کے بعد مکرمہ ساجدہ ظفر صاحبہ سیکرٹری واقفاتِ نَو یوکے نے مختصر کارگزاری رپورٹ اور اجتماع کی رپورٹ پیش کی۔آپ نے بتایا کہ اجتماع کے انعقاد کے سلسلہ میں سال بھر یوکے کے 12 ریجنز میں Regional Coordinator کے ذریعہ سے کام ہوتا رہا ہے۔ہر مجلس میں اجلاسات کا انعقاد ہوتا رہا۔ جولائی 2016ء میں تقریباً ہر ریجن نے ایک سے تین روزہ تربیتی کلاس کا انعقاد کیا جس کا مرکزی موضوع کتاب ’لائف آف محمد‘‘ صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ان کلاسز کے بعد امتحانات بھی ہوئے۔ اس کے علاوہ ہر ریجن نے اپنے ریجنل اجتماعات کا بھی انعقاد کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیشنل واقفاتِ نو کی ٹیم کو سات ریجنز کا وزٹ کرنے اور واقفاتِ نَو کے لئے تین کتب شائع کرنے کی توفیق ملی۔اجتماع میں واقفات کی حاضری 984 رہی۔مہمانوں کو ملا کر کُل حاضری 1556 رہی۔الحمدللہ۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دستِ مبارک سے عزیزہ عرشیہ باجوہ واقفۂ نَو اور عزیزہ عافیہ نصیر واقفۂ نَو کو قرآن کریم حفظ کرنے پر انعام سے نوازا۔نیز کارگزاری کے لحاظ سے اوّل، دوم اور سوئم پوزیشن حاصل کرنے والی ریجنز کو بھی انعامات تقسیم فرمائے۔امسال ایسٹ ریجن نے سوئم پوزیشن حاصل کی،لندن ریجن نے دوم پوزیشن اور اسلام آباد ریجن نے اوّل پوزیشن حاصل کی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں اختتامی خطاب فرمایا۔

تشہد،تعوذ اور تسمیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا: آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ سب نیشنل واقفاتِ نَو اجتماع میں شامل ہورہی ہیں جو ہماری جماعت میں اُن لڑکیوں کے لئے ہے جنہیں اُن کے والدین نے اُن کی پیدائش سے پہلے دین کی خاطر وقف کیا تھا۔ اور 15 سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد (اُن واقفاتِ نَو لڑکیوں) نے اپنی مرضی سے تجدید عہد کیا ہے۔ پس آپ نے اپنی مرضی سے جماعت کی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں اور اس وجہ سے یہ ضروری ہے کہ آپ مسلسل اپنے اخلاقی معیاروں اور دینی تعلیم کا جائزہ لیتی رہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تفصیل کے ساتھ عورتوں کے حقوق اور اسلام میں اُن کے علٰی مقام پر بات کی اور بتایا کہ اسلام کے مخالفین کا یہ دعویٰ کہ اسلام عورتوں کے مقام کو گِراتا ہے بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔

تعلیم کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی تعلیم پر بہت زور دیا ہے لیکن انیسویں صدی کے آخر پر اور بیسویں صدی عیسوی کے آغاز میں لڑکیوں اور عورتوں کو تعلیم حاصل کرنے کی سہولت بمشکل مہیّا تھی اور خاص طور پر مسلمان لڑکیوں میں سے معدودے چند کو اپنی دنیاوی اور دینی تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسلام کی تعلیمات کے برخلاف اُس وقت کے نام نہاد علماء عورتوں کو گھر کی چاردیواری میں قید کرنا چاہتے تھے۔لیکن جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اسلام کی حقیقی تعلیمات کو دنیا پر واضح کیا اور احمدی عورتوں کو دنیاوی اور دینی تعلیم حاصل کرنے کی تلقین کی۔ چنانچہ احمدی مسلمان لڑکیاں حصول تعلیم میں آگے بڑھ رہی ہیں اور کئی ملکوں میں لڑکوں کو پیچھے چھوڑ رہی ہیں۔

حضور انور نے اس بات کا ذکر فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ہندوپاک میں سکولز اور کالجز کا اجراء فرمایا تھا جن میں گاؤں کی لڑکیوں کو بھی تعلیم حاصل کرنے کی سہولت فراہم کی گئی۔

حضور انور نے اس بات کا بھی ذکر فرمایا کہ اسلام میں مرد اور عورت کو مختلف ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں لیکن یہ بات درست نہیں کہ اسلام عورتوں کو دبا کر رکھتا ہے۔ حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عورتوں کی مثالیں دیں کہ وہ جنگوں کے دوران نَرسز کے طور پر کام کرتیں اور زخمیوں کی مدد کرتی تھیں۔اور بعض حالات میں وہ خود جنگوں میں لڑتیں اور عظیم الشان نمونہ اور بہادری کا مظاہرہ کرتی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ وہ عورتیں جو ڈاکٹرز اور استانیاں بن سکتی ہیں انہیں یہ پیشے اپنانے چاہئیں جو انسانیت کے لئے بہت مفید ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ انہیں اپنے بچوں اور فیملی کی ذمہ داریوں میں کوئی کوتاہی نہیں برتنی چاہئے۔ایسی عورتوں کو مؤثر انداز میں اپنا وقت manage کرنا چاہئے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ ان کے بچوں پر اس کا کوئی منفی اثر نہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایسی لڑکیاں جو اعلیٰ تعلیم کی حامل ہیں لیکن کسی پیشے کے لئے باہر نہیں جاتیں انہیں کسی قسم کی شرم نہیں آنی چاہئے کہ وہ اپنا talent ضائع کر رہی ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ گھر بار اور بچوں کی دیکھ بال کرنا انتہائی درجہ کی اہمیت رکھتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ وہ مائیں جو اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلواتی ہیں وہ انسانیت، اخلاقیات اور امن کے ایک ایسے سلسلے کی بنیاد رکھ رہی ہوتی ہیں جو نسلاً بعد نسلٍ جاری رہے گا۔ یہ بات یاد رکھیں کہ کسی بھی قوم کی ترقی، فلاح و بہبود اُس قوم کی ماؤں کے ہاتھوں میں ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدی مسلمان عورتوں کو بلا جھجک اور بلا خوف لازماً اسلام پر کئے گئے بے بنیاد اور غلط الزامات کا جواب دینا چاہئے۔حضور انور نے اسے ’’Intelectual Jihad‘‘ کا نام دیا۔

خطاب کے آخر پر حضور انور نے پنجوقتہ نماز کی باقاعدہ ادائیگی اور قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے اور حضور کے خطبات جمعہ باقاعدگی سے سننے کی تلقین کی۔

خطاب کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور اس کے ساتھ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

....

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم اپریل 2015ء بروز بدھ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت مَیں چند نکاح پڑھاؤں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ حنا شہاب بنت مکرم مظفر احمد شہاب صاحب جرمنی کا ہے جو عزیزم محمد بلال متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی ابن مکرم محمد یحییٰ صاحب کے ساتھ تین ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

اگلا نکاح عزیزہ سلمہ مریم سہیل بنت مکرم ملک عبدالسمیع سہیل صاحب کا ہے جو عزیزم مبشر احمد شاہد ابن مکرم شاہد عمر ناصر صاحب کے ساتھ بیس ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

اگلا نکاح عزیزہ Mounia Amazouz آف مراکش کا ہے جو مکرم عبداللہ Amazouz صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ مکرم عطاء الحبیب خالد صاحب ابن مکرم عطاء الکریم شاہد صاحب کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ ابراہیم اخلف صاحب لڑکی کے وکیل ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا۔مکرم ابراہیم اِخلف صاحب سے انگریزی میں ایجاب وقبول کرواتے ہوئے سہواً حق مہر کا ذکر رہ گیا اور انہوں نے نکاح کو منظور کرلیا تو اس پر حضور انور نے مکرم ابراہیم اِخلف صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

Ikhlaf Sahib I did not mention Haq Mehr and you said I agree, without Haq Mehr!

اور پھر حضور انور نے دعا کروانے سے قبل فرمایا:۔
رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرلیں۔

(مرتبہ:۔ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆...☆...☆

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

مصالح العرب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 443

مکرم علاء عثمان صاحب (1)

مکرم علاء عثمان صاحب کا تعلق دمشق کے نواحی گاؤں خُوش عرب سے ہے جہاں ان کی پیدائش 1978ء میں ہوئی۔ ان کے والد محمد عثمان صاحب (مرحوم) کو 1986ء میں بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ مکرم محمد عثمان صاحب نے 2009ء میں وفات پائی۔ چونکہ اس وقت ان کی عمر آٹھ سال تھی اس لئے والد صاحب کی بیعت میں یہ بھی شامل تھے۔ گو ان کے ایک بھائی نے بڑے ہو کر سسرال کے دباؤ کی وجہ سے احمدیت سے رشتہ توڑ لیا لیکن انہوں نے بڑے ہو کر خود احمدیت کو سمجھا اور دل وجان سے اس کی حقانیت کے قائل ہوگئے۔

مکرم علاء عثمان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ویب ڈیزائننگ اور اپنی ذاتی ویب سائٹ چلانے کا خاص ملکہ عطا فرمایا ہے۔ انہوں نے اپنی ویب سائٹ پر بہت بڑی تعداد میں جماعتی کتب، لٹریچر آرٹیکلز اور ویڈیوز ڈالی ہوئی ہیں۔

سیریا میں حالات خراب ہونا شروع ہوئے تو ان کے چھوٹے بھائی کو گرفتار کرلیا گیا اور پھر اس کے بارہ میں انہیں کہیں سے خبر ملی کہ وہ فوت ہوگئے ہیں۔ اسی طرح ان کی والدہ اور وفات یافتہ چھوٹے بھائی کی فیملی ابھی بھی دمشق کے ایک علاقے میں محصور ہیں۔ مکرم علاء عثمان صاحب خود بھی لمبا عرصہ ایسی قید میں رہے جہاں سے بچ کے زندہ نکلنا بذات خود ایک معجزہ ہے۔ پھر یہ ترکی کے راستے جرمنی پہنچنے میں کامیاب ہوگئے۔

ہماری درخواست پر انہوں نے اپنی کچھ کہانی ہمیں لکھ بھیجی ہے جو انہی کی زبانی پیش ہے۔ وہ کہتے ہیں:

قبول احمدیت سے قبل میرے والد صاحب ایک عام روایتی سنّی مسلمان تھے۔ ہمارا خاندان بھی دیگر اہلِ بستی کے ساتھ روایتی عقائد کی ڈگر پر چل رہا تھا کہ 1986ء میں اس میں ایک بھونچال سا آ گیا۔

ہوا یوں کہ اس سال ایک شخص مکرم محمد منیر ادلبی صاحب ہمارے گاؤں میں آئے۔ ان کی ہماری بستی کے ایک خاندان میں شادی ہوئی تھی۔ انہیں 1982ء میں بیعت کی توفیق ملی جس کے بعد انہوں نے جماعتی عقائد اور افکار کو پھیلانے کے لئے کئی کتب بھی تالیف کیں۔ بہرحال ادلبی صاحب آئے تو انہوں نے بستی کے مولویوں اور بڑی بڑی شخصیات کو مکرم احمد خالد البراقی صاحب کے گھر میں جمع کر کے تبلیغ کی۔ میرے والد محمد عثمان صاحب نے بھی جب یہ سنا کہ ایک نیا نبی ظاہر ہوا ہے تو اس کے بارہ میں سننے کی خواہش میں وہ بھی وہاں جا پہنچے۔

گو عمومی طور پر اس مجلس کا نتیجہ یہی نکلا کہ مولوی حضرات اور علماء دین نے منیر ادلبی صاحب کے ہر قول کی بغیر کسی دلیل کے تکذیب کردی۔ لیکن میرے والد صاحب نے ساری باتیں سنیں تو اس یقین پر قائم ہوگئے کہ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے بلکہ اس میں بہت وزن ہے خصوصًا اس لئے بھی کہ منیر ادلبی صاحب نے قرآنی آیات اور احادیث نبویہ سے اپنے کلام کی صداقت پر دلائل دیئے تھے۔ چنانچہ جب مجلس برخاست ہوئی اور سب لوگ اپنے اپنے گھر چلے گئے تو میرے والد صاحب نے منیر ادلبی صاحب سے کہا کہ جس شخص کی نبوت کا پیغام لے کر آپ آئے ہیں کیا اس نے کوئی کتاب بھی لکھی ہے؟ منیر ادلبی صاحب نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ’’التبلیغ‘‘ دی۔ والد صاحب گھر پہنچے اور کتاب کا مطالعہ شروع کردیا۔ ہم اس وقت چھوٹے تھے لیکن مجھے یاد ہے کہ والد صاحب نے میری والدہ صاحبہ کو ساتھ بٹھا کر بلند آواز میں کتاب پڑھنی شروع کی۔ ابھی چند صفحات کا ہی مطالعہ کیا تھا کہ والد صاحب کو یقین ہوگیا کہ اس کتاب کا مؤلف کوئی عام آدمی نہیں ہے اور اس کا یہ کلام بھی کوئی عام کلام نہیں ہے بلکہ اس میں خدائی تائید اور غیر معمولی تاثیر پائی جاتی ہے۔ جوں جوں وہ اس کو پڑھتے جاتے تھے اس کے لکھنے والے کی صداقت کے قائل ہوتے جاتے تھے تا آنکہ وہ پکار اٹھے کہ یہ شخص سچا ہے۔ جس کے بعد ان کے لئے گھر میں بیٹھنا مشکل ہوگیا۔ رات کا کافی حصہ بیت چکا تھا لیکن والد صاحب صبح ہونے کا انتظار نہیں کرسکتے تھے چنانچہ وہ اسی وقت اٹھے اور مکرم احمد البراقی صاحب کے گھر کی جانب چل دیئے جہاں شام کے وقت منیر ادلبی صاحب کے ساتھ مجلس ہوئی تھی۔ احمد البراقی صاحب کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ انہوں نے دروازہ کھولا تو والد صاحب نے معذرت کرنے کے بعد پوچھا کہ کیا منیر ادلبی صاحب ابھی تک یہیں ہیں یا اپنے سسرال کے گھر چلے گئے ہیں؟ احمد البراقی صاحب نے بتایا کہ وہ تو چلے گئے ہیں لیکن رات کے اِس وقت ان کے بارہ میں پوچھنے کا سبب کیا ہے؟ والد صاحب نے بتایا کہ میں امام الزمان اور مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ یہ سن کر احمد البراقی صاحب حیران رہ گئے کیونکہ والد صاحب نے جو فیصلہ سنایا تھا وہ نہایت جذباتی تھا۔ مسیح موعودؑ کا زمانہ پانے کے عظیم احساس کے بالمقابل والد صاحب کے خواب وخیال میں بھی نہیں تھا کہ اس فیصلہ کے نتیجہ میں ان کے بہن بھائی اور قریبی رشتہ دار ان کے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟

احمد البراقی صاحب نے میرے والد صاحب سے کہا کہ منیر ادلبی صاحب بیعت فارم اپنے ساتھ ہی لے گئے ہیں۔ وہ کل صبح دوبارہ آئیں گے تب آپ بھی آجانا اور وہ آپ کا فارم پُر کردیں گے۔ لیکن والد صاحب کے دل میں حق ایسا راسخ ہوچکا تھا کہ وہ اس کو قبول کرنے میں ایک لمحہ بھی تاخیر نہیں کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ وہ صبح تک انتظار نہیں کرسکتے اور اسی وقت بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ احمد البراقی صاحب نے ان کے اصرار کا سبب پوچھا تو والد صاحب نے کہا کہ اگرچہ موت فوت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے لیکن اگر میں گھر جا کر سو گیا اور صبح ہونے سے پہلے فوت ہوگیا تو خدا تعالیٰ کو کیا منہ دکھاؤں گا؟ کہ تیرے بھیجے ہوئے کو سچا جان کر بھی اس کی بیعت نہ کرسکا۔

اس صورت حال کے سامنے احمد البراقی صاحب لاجواب ہوگئے اور بالآخر یہ طے پایا کہ ایک کاغذ پر تحریر کے ذریعہ بیعت کا اقرار لکھ کر والد صاحب نے دستخط کردیئے اور احمد البراقی صاحب نے بطور گواہ اس پر دستخط کردیئے۔

اس کے بعد والد صاحب گھر آگئے اور وہ اس بات سے خوش تھے کہ میں خدا تعالیٰ سے یہ تو کہہ سکوں گا کہ تیرے مسیح کی صداقت روشن ہونے کے بعد میں نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اس کی بیعت کرنے کی کوشش کی تھی۔ پھر اگلی صبح بیعت فارمز آگئے اور والد صاحب نے باقاعدہ طور پر انہیں پُر کر کے پوسٹ کردیا۔

بیعت کے بعد والد صاحب نے شام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی میسر کتب کا مطالعہ شروع کردیا اور دوسری جانب اہل بستی اور رشتہ داروں کی جانب سے مخالفت کی شدید لہر اٹھی۔ والد صاحب کے دلائل کے بالمقابل دھونس اور انکار کے ساتھ ساتھ دھمکی آمیز رویہ بھی دیکھا گیا۔ لیکن والد صاحب بفضلہ تعالیٰ ثبات قدم کے ساتھ سب کو دعوتِ ایمان دیتے رہے۔

والد صاحب کے علاوہ بستی میں اور لوگوں نے بھی احمدیت قبول کی اور یوں وہاں پر ایک چھوٹی سی جماعت بن گئی اور ہمارے ہفتہ وار اجلاسات ہونے لگے۔ ان اجلاسات میں والد صاحب ہمیں بھی ساتھ لے جاتے تھے۔ مجھے آج بھی ان اجلاسات میں شرکت کرنے کی لذت یاد آتی ہے۔ ان میں نئے علوم واخلاق اور آداب سیکھنے کو ملتے تھے اور پیار ومحبت کی ایسی فضا کا احساس ہوتا تھا کہ جس سے روح بھی معطر ہوجاتی تھی۔ حقیقت یہی ہے کہ ان ہفتہ وار اجلاسات نے ہمیں لڑکپن کے زمانے میں دنیا اور اس کی چمک کی طرف مائل ہونے سے روکے رکھا۔

میری اپنے والد صاحب کے ساتھ بہت زیادہ وابستگی تھی۔ ان کے احمدی احباب کی مجالس میں جانے اور ملنے ملانے میں میں ان کے ساتھ ہی رہتا تھا۔ اس طرح میری احمدی احباب کے بچوں کے ساتھ بھی دوستی ہوگئی جو خدا کے فضل سے اب تک قائم ہے۔

میرے والد صاحب کو تبلیغ کا جنون کی حد تک شوق تھا اور ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے کئی احباب کو مسیح الزمان کی بیعت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ جب میں بڑا ہوا تو مجھے بھی والد صاحب کی طرح تبلیغ کا شوق تھا لیکن میرا طریق مختلف تھا۔ میری لائن ویب پروگرامنگ اور صحافت تھی چنانچہ میں نے اس کے ذریعہ تبلیغ کا کام شروع کیا۔ اس کے لئے میں نے سب سے پہلے 2003ء میں ”أنا مسلم“ کے نام سے ایک ویب سائٹ کھولی جو عربی زبان میں پہلی احمدی ویب سائٹ تھی۔ 2008ء میں مَیں نے کچھ عرصہ کے لئے یہ ویب سائٹ ختم کردی اور پھر Alahmadiyya کے نام سے ایک اور ویب سائٹ کھولی جو آج تک خدا کے فضل سے چل رہی ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے میری اہلیہ بھی احمدی ہے اور میرا ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔ سیریا میں حالات کی خرابی کے باعث جب وہاں رہنا مشکل ہوگیا تو دیگر لاکھوں اہل وطن کی طرح ہم بھی وہاں سے نکلے اور جرمنی پہنچ گئے۔

شام میں فسادات کی ابتدا سے لے کر جرمنی پہنچنے تک کا سفر نہایت شاق، کٹھن اور دشوار گزار رہا۔ اس میں قدم قدم زخم اور الم ہیں، لمحہ لمحہ تکلیفیں اور غم ہیں۔ اس طویل کہانی کا لفظ لفظ لہو میں ڈوبا ہوا ہے اور دکھوں کی اس کتھا کا ہر باب دکھوں کا ایک جہان اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ لیکن مَیں اسے آپ کے لئے بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔

2011ء میں جب سیریا میں فسادات شروع ہوئے تو میرے بہت سے رشتہ دار بھی حکومت خلاف مظاہروں میں شامل ہوگئے۔ ان میں میرا چھوٹا بھائی محمود بھی شامل تھا۔ وہ دو یا تین مرتبہ ہی ایسے مظاہروں میں شامل ہوا تھا کہ میں نے اسے روکا کیونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا تھا کہ خواہ تم پر ظلم بھی ہورہا ہو تب بھی حکومت کے خلاف ایسے مظاہروں میں شامل نہ ہو کیونکہ یہ بالآخر فتنہ وفساد پر منتج ہوگا اور قتل وغارت گری وتباہی کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔ لیکن تیر کمان سے نکل چکا تھا اور میرے بھائی پر حکومتی اداروں کی نظر پڑ چکی تھی چنانچہ اسے مئی 2011ء میں گرفتار کرلیا گیا۔ دو سال تک ہمیں اس کی کوئی خبر نہ ملی۔ پھر 2013ء میں پتہ چلا کہ وہ ایک دوردراز مقام پر جیل میں ہے۔ ہم وہاں گئے اور اس سے ملاقات ہوگئی۔ اس کے بعد اسے وہاں سے کسی اور جگہ منتقل کردیا گیا اور پھر ہمیں اس کا کوئی سراغ نہ مل سکا۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد یہ خبر موصول ہوئی کہ وہ فوت ہوچکا ہے۔ غالب امکان ہے کہ اسے ٹارچر کر کے مار دیا گیا۔ اس کی بیوی اور دو بچے ابھی تک دمشق میں ہی محصور ہیں۔

یہ دکھوں کے دن تھے۔ سمجھ نہیں آتی تھی کہ کس دکھ پر روئیں اور کس پر ملال کا اظہار کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے معاشرے کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اجتماعی سزا دی گئی تھی۔ کیونکہ جب یہ فسادات بڑھے تو میں نے اپنی آنکھوں سے یہ منظر بھی دیکھا کہ راستوں میں لاشیں بکھری پڑی تھیں۔ مرے ہوئے بے ضرر انسان کی بھی اس قدر بے حرمتی میں نے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی۔ بے کسی اور بے بسی کے ساتھ ساتھ بے حسی بھی بڑھتی جارہی تھی۔ ہم ان بکھری لاشوں کے درمیان گاڑی چلاتے ہوئے نکل جاتے تھے۔ کہیں پر رکنا موت کو آواز دینے کے مترادف ہوتا تھا۔ کیونکہ کئی بار ایسا بھی ہوا کہ کسی نے اپنے جاننے والے کی لاش دیکھ کر گاڑی روکی اور جونہی لاش کے قریب گیا اس پر فائرنگ ہوگئی اور وہ بھی وہیں ڈھیر ہوگیا۔

ان دنوں میں ویب ڈیزائننگ کے کام سے منسلک تھا لیکن حالات کی خرابی کی وجہ سے یہ کام ٹھپ ہو کر رہ گیا تھا۔ اس لئے میں نے کسی آفس میں کام کرنے کی بجائے گھر سے ہی یہ کام شروع کردیا۔ ہم دمشق میں رہتے تھے جبکہ میرے والدین اور سسرال ہماری آبائی بستی خُوش عرب میں رہائش پذیر تھے۔ میں ہر دو ہفتوں کے بعد بیوی بچوں کو لے کر بستی کا چکر لگاتا تھا۔ یہ بستی حکومت مخالف گروہ کے زیر تسلط آ گئی تھی اور اس گروہ کے بڑے سرغنوں میں میرا بڑا بھائی بھی تھا جو ہوش کی عمر سے ہی جماعت سے علیحدہ ہوگیا تھا۔

(باقی آئندہ)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

کے اکابرین عالم کے نام تبلیغی مکتوبات

(غلام مصباح بلوچ ۔استاذ جامعہ احمدیہ کینیڈا)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام و مرتبہ ایک عالمگیر رسول کا ہے کیونکہ پہلے انبیاء محدود قوموں اور محدود زمانوں تک کے لیے مبعوث کیے گئے تھےلیکن حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا دائرہ تا قیامت تمام اقوام عالم کے لیے ہےاس وجہ سے آپؐ عالمگیر تبلیغ کے لیے مبعوث ہوئے تھے اور آپؐ نے اپنے زمانے کے ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے اس فریضہ کو بخوبی سرانجام دیا یہاں تک کہ اپنے وقت کی ذی مقتدرت ہستیوں قیصرروم، کسریٰ شاہِ فارس، شاہ مصر اور شاہ حبشہ کو تبلیغی خطوط لکھے۔ لیکن جیسا کہ خود قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے یہ بات ثابت ہے کہ دنیا کی مختلف اقوام کے باہم آپس میں ملنے، اونٹنیوں کے بےکار ہونے اور صحیفوں کی بکثرت نشرواشاعت کا زمانہ ابھی آگے آنا تھا اسی دنیاوی انقلاب والے زمانے میں ہی اسلامی انقلاب کے برپا ہونے کی خوشخبری دیتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود وامام مہدی کی آمد کی خبر دی چنانچہ مسیح موعود کی علامات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علاوہ اور کے یہ بھی بیان فرمایا:

”عَن النواس بن سمعان اَنّ رَسول اللہ ﷺ قال :أُرِیت ان ابن مَرْیم یَخْرُج مِن تَحت المِنارَۃِ البَیضاء شرقی دمشق وَاضِعًا یَدہٗ علیٰ اَجْنِحَۃ المَلکین .... یَمْشی و عَلَیہ السّکِیْنَۃ وَ الاَرْض تُقْبَضُ لَہٗ..... ومَنْ مَسّ ابْن مَرْیَم کَانَ مِنْ اَرْفَع النَّاسِ قَدْرًا......“

(کنزالعمال کتاب القیامہ ذکر یاجوج ماجوج ۔قسم الافعال حدیث نمبر 39725)

ترجمہ: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مجھے دکھایا گیا کہ عیسیٰ ابن مریم دمشق سے شرقی جانب اپنے ہاتھ دو فرشتوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے سفید منارہ سے نکلیں گے .... وہ اس حال میں چلیں گے کہ ان پر سکینت طاری ہوگی اور زمین ان کے لیے سمیٹی جائے گی .... اور جو اس وقت عیسیٰ ابن مریم کا دامن پکڑے گا لوگوں میں بڑی مرتبت والا ہوگا۔

....

مسیح موعود کے متعلق زمین سمٹنے کی علامت واضح بتلا رہی ہے کہ اُس زمانے میں نت نئی ایجادات کی بدولت تمام دنیا گویا سمٹ کر ایک گاؤں کا رنگ اختیار کر لے گی اور اقوام عالم کا آپس میں میل میلاپ نہایت آسان امر ہوگا۔ اسی زمانہ کا ذکر کرتے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”یہ زمانہ اشاعت دین کے لئے ایسا مددگار ہے کہ جو امر پہلے زمانوں میں سو سال تک دنیا میں شائع نہیں ہوسکتا تھا، اب اِس زمانہ میں وہ صرف ایک سال میں تمام ملکوں میں پھیل سکتا ہے۔ اس لئے اسلامی ہدایت اور ربّانی نشانوں کا نقارہ بجانے کے لئے اس قدر اس زمانہ میں طاقت وقوت پائی جاتی ہے جو کسی زمانہ میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی..... سو بلاشبہ معقولی اور روحانی طور پر دین اسلام کے دلائل حقیقت کا تمام دنیا میں پھیلنا ایسے ہی زمانہ پر موقوف تھا اور یہی باسامان زمانہ اس مہمان عزیز کی خدمت کرنے کے لئے من کل الوجوہ اسباب مہیا رکھتا ہے۔ پس خداوند تعالیٰ نے اس احقر عباد کو اس زمانہ میں پیدا کر کے اور صدہا نشان آسمانی اور خوارق غیبی اور معارف وحقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائل عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تا تعلیمات حقہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج فرماوے اور اپنی حجت ان پر پوری کرے۔“

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 596,597 حاشیہ در حاشیہ)

....

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے زمانے کی ایجادات کا بھرپور فائدہ اٹھایا اور انہیں خدمت دین میں استعمال کر کے اسلام کی صداقت کا پیغام دنیا کے کونے کونے تک پہنچایا۔ آپؑ نے ”ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج“ پر عمل کرتے ہوئے ہر سطح پر حق تبلیغ ادا کیا یہاں تک کہ سنت نبویؐ کی پیروی میں اپنے وقت کی برسراقتدار اور نامی گرامی ہستیوں تک بھی پیغام حق پہنچایا اور اس اہم اور مشکل کام کا آغاز آپؑ نے براہین احمدیہ کی اشاعت کے ساتھ ہی کر دیا تھا۔

آپؑ نے 1884ء میں دنیا کے نام ایک اشتہار (مطبوعہ مرتضائی پریس لاہور) میں فرمایا:

”اصل مدعا خط جس کے ابلاغ سے میں مامور ہوا ہوں یہ ہے دین حق جو خدا کی مرضی کے موافق ہے صرف اسلام ہے اور کتاب حقانی جو منجانب اللہ محفوظ اور واجب العمل ہے، صرف قرآن ہے۔ اس دین کی حقانیت اور قرآن کی سچائی پر عقلی دلائل کے سوا آسمانی نشانوں (خوارق وپیشین گوئیوں) کی شہادت بھی پائی جاتی ہے جس کو طالب صادق اس خاکسار (مؤلف براہین احمدیہ) کی صحبت اور صبر اختیار کرنے سے بمعاینہ چشم تصدیق کرسکتا ہے۔ آپ کو اس دین کی حقانیت یا اُن آسمانی نشانوں کی صداقت میں شک ہو تو آپ طالب صادق بن کر قادیان میں تشریف لاویں اور ایک سال تک اس عاجز کی صحبت میں رہ کر اُن آسمانی نشانوں کا بچشمِ خود مشاہدہ کرلیں..... اور اگر آپ آویں اور ایک سال رہ کر کوئی آسمانی نشان مشاہدہ نہ کریں تو دوسو روپیہ ماہوار کے حساب سے آپ کو ہرجانہ یا جرمانہ دیا جائے گا....“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 21)

اسی اشتہار میں پہلے آپؑ نے اس بات کا بھی اظہار فرمایا:

”..... بالفعل بغرض اتمام حجت یہ خط (جس کی 240 کاپی چھپوائی گئی ہے) معہ اشتہار انگریزی (جس کی آٹھ ہزار کاپی چھپوائی گئی ہے) شایع کیا جائے اور اس کی ایک ایک کاپی بخدمت معزز پادری صاحبان پنجاب وہندوستان وانگلستان وغیرہ بلاد جہاں تک ارسال خط ممکن ہو.... ارسال کی جاوے۔....“

اس کے ساتھ ہی حضرت اقدس علیہ السلام نے اسی مضمون کا ایک اور اشتہار بھی شائع فرمایا جس کی پشت پر ہی اس کا انگریزی ترجمہ بھی شائع کیا گیا۔ یہ اشتہار بعدازاں حضرت اقدس علیہ السلام کی کتب سرمہ چشم آریہ (روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 319–320)، آئینہ کمالات اسلام (روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 657) اور برکات الدعا (روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 38–40) میں بھی شائع کیا گیا۔ اس کا انگریزی ترجمہ آپؑ نے منشی الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ لاہور سے کروایا تھا۔ اس اشتہار کی طباعت، ترجمہ اور ترسیل کا کام آپؑ نے اپنی نگرانی میں نہایت توجہ اور اہتمام کے ساتھ کروایا۔ اس کام کی طرف آپؑ کی کتنی توجہ اور انہماک تھا اس کا کچھ اندازہ آپؑ کے درج ذیل مکتوب بنام حضرت منشی عبداللہ سنوری صاحب رضی اللہ عنہ (بیعت 23: مارچ 1889ء۔ وفات: اکتوبر 1927ء) سے ہوتا ہے، آپؑ تحریر فرماتے ہیں:

”مشفقی مکرمی میاں عبداللہ صاحب

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

چونکہ خطوط کے چھپنے میں ابھی دیر ہے اس لئے مناسب ہے کہ آپ دو ہزار اشتہار انگریزی لے کر قادیان چلے آویں اور جس روز یہ خط پہنچے اسی روز روانہ ہو آویں کہ میاں فتح محمد خاں انبالہ کی طرف جائیں گے اور اسی انتظار میں بیٹھے ہیں مگر توقف نہ ہو۔ فی الفور چلے آویں اور دو ہزار اشتہار لے آویں۔

والسلام

خاکسار غلام احمد از قادیان“

(مکتوبات احمد جلد نمبر 3 صفحہ 195، مکتوب نمبر 5۔ نیوایڈیشن)

حضرت منشی عبداللہ سنوری صاحب رضی اللہ عنہ حضرت اقدس علیہ السلام کی اسی محنت کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:

”جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام الٰہی کے ذریعہ یہ معلوم ہوا کہ آپ اس صدی کے مجدّد ہیں (ابھی تک آپ کو مسیحیت ومہدیت کا دعوٰی نہ تھا) تو آپ نے ایک اشتہار کے ذریعہ جو اردو اور انگریزی ہر دو زبانوں کے لئے شائع کیا گیا تھا یہ اعلان فرمایا کہ خدا نے مجھے اس زمانہ کا مجدّد مقرّر فرمایا ہے..... یہ اشتہار بیس ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا اور ..... پھر بڑے اہتمام کے ساتھ تمام دنیا کے مختلف حصوں میں بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک اس کی اشاعت کی گئی۔ چنانچہ تمام بادشاہوں و فرماں روایان دول و وزراء ومدبرین و مصنفین وعلماء دینی ونوابوں وراجوں وغیرہ وغیرہ کو یہ اشتہار ارسال کیا گیا اور اس کام کے لئے بڑی محنت کے ساتھ پتے حاصل کئے گئے اور حتّی الوسع دنیا کا کوئی ایسا معروف آدمی نہ چھوڑا گیا جو کسی طرح کوئی اہمیت یا اثر یا شہرت رکھتا ہو اور پھر اسے یہ اشتہار نہ بھجا گیا ہو کیونکہ حضرت صاحب نے فرمایا تھا کہ جہاں جہاں ہندوستان کی ڈاک پہنچ سکتی ہے وہاں وہاں ہم یہ اشتہار بھیجیں گے نیز میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ اس کا اردو حصہ پہلے چھپ چکا تھا اور انگریزی بعد میں ترجمہ کرا کے اس کی پشت پر چھاپا گیا۔

(سیرت المہدی جلد اول حصہ دوم صفحہ 296۔ روایت نمبر 321۔ مطبوعہ قادیان 2008ء)

حضرت چوہدری رستم علی صاحب رضی اللہ عنہ کے نام مکتوبات میں بھی ان مکتوبات کا کچھ احوال ملتا ہے۔

(مکتوبات احمد جلد دوم صفحہ 464۔ مطبوعہ قادیان 2009ء)

....

یہ مکتوبات کن کے نام لکھے گئے ان کا کچھ تذکرہ تو خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے ملتا ہے، آپؑ اپنی کتاب ”ازالہ اوہام“ میں تحریر فرماتے ہیں:

”یہ عاجز اسی قوتِ ایمانی کے جوش سے عام طور پر دعوت اسلام کے لئے کھڑا ہوا اور بارہ ہزار کے قریب اشتہارات دعوت اسلام رجسٹری کرا کر تمام قوموں کے پیشواؤں اور امیروں اور والیانِ ملک کے نام روانہ کئے یہاں تک کہ ایک خط اور ایک اشتہار بذریعہ رجسٹری گورنمنٹ برطانیہ کے شہزادہ ولی عہد کے نام بھی روانہ کیا اور وزیر اعظم تخت انگلستان گلیڈسٹون کے نام بھی ایک پرچہ اشتہار اور خط روانہ کیا گیا۔ ایسا ہی شہزادہ بسمارک کے نام اور دوسرے نامی امراء کے نام مختلف ملکوں میں اشتہارات وخطوط روانہ کئے گئے جن سے ایک صندوق پُر ہے اور ظاہر ہے کہ یہ کام بجز قوت ایمانی کے انجام پذیر نہیں ہوسکتا۔“

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 156 حاشیہ)

اسی طرح آپؑ نے منشی مظہر حسین صاحب نامی ایک شخص کے نام ایک مکتوب میں بھی اس بات کا ذکر فرمایا ہے، حضور علیہ السلام اپنے دعویٰ مجدد کے متعلق فرماتے ہیں:

”یہ دعویٰ ایسا نہیں کہ وجودیوں کے پُرتزویر مشائخ کی طرح صرف چند سادہ لوح اور بے وقوف مریدوں میں کیا گیا ہو بلکہ یہ دعویٰ بفضلہٖ تعالیٰ وتوفیقہٖ میدانِ مقابلہ میں کروڑ ہا مخالفوں کے سامنے کیا گیا ہے اور قریب تیس ہزار کے اس دعویٰ کے دکھلانے کے لئے اشتہارات تقسیم کئے گئے اور آٹھ ہزار انگریزی اشتہار اور خطوط انگریزی رجسٹری کرا کر ملک ہند کے تمام پادریوں اور پنڈتوں اور یہودیوں کی طرف بھیجے گئے اور پھر اس پر اکتفا نہ کر کے انگلستان اور جرمن اور فرانس اور یونان اور روس اور روم اور دیگر ممالک یورپ میں بڑے بڑے پادریوں کے نام اور شہزادوں اور وزیروں کے نام روانہ کئے گئے چنانچہ ان میں سے شہزادہ پرنس آف ویلز ولی عہد تخت انگلستان اور ہندوستان، اور گلیڈ سٹون وزیر اعظم اور جرمن کا شہزادہ بسمارک ہے۔ چنانچہ تمام صاحبوں کی رسیدوں سے ایک صندوق بھرا ہوا ہے۔ پس کیا ایسی کارروائی مکر وفریب میں داخل ہوسکتی ہے؟ کیا کسی مکّار کو یہ جرأت ہے کہ ایسا کام کر کے دکھلاوے؟“

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 649۔ مطبوعہ قادیان 2009ء)

....

یہ تینوں شخصیات یعنی پرنس آف ویلز Edward VII (1841–1910) جو 1841ء سے 1901ء تک پرنس آف ویلز تھے اور بعدازاں تاوفات یوکے کے بادشاہ رہے۔

دوسرے William Ewart Gladstone (1809–1898) ہیں جو مختلف وقتوں میں چار دفعہ برطانیہ کے وزیر اعظم رہے اور تیسرے Otto Eduard Leopold (1815–1898) ہیں جو Otto von Bismarck کے لقب سے مشہور ہیں یہ جرمنی کے پہلے چانسلر تھے۔ ان تینوں شخصیات کے نام مکتوبات کا ذکر حضرت اقدسؑ نے خود فرمایا ہے۔

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل دو شخصیات کے نام بھی حضرت اقدسؑ کے اشتہار پہنچنے کا ذکر ملتا ہے:

برطانوی سیاست کی تاریخ میں Charles Bradlaugh (1833–1891) ایک معروف

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا کے کئی ممالک میں جامعہ احمدیہ کا قیام ہو چکا ہے جہاں سے مربیان اپنی تعلیم مکمل کر کے میدان عمل میں آ چکے ہیں اور آ رہے ہیں۔

جماعت کو مربیان اور مبلغین کی ضرورت ہے اور یہ ضرورت بہت بڑھ رہی ہے بلکہ بڑھ گئی ہے اس لئے زیادہ سے زیادہ واقفین نَو کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آنا چاہئے۔ والدین بچپن سے ہی لڑکوں کو اس طرف توجہ دلائیں اور ان کی تربیت کریں۔ ایسی تربیت کریں کہ ان کو جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کا شوق پیدا ہو۔

مربیان کو پہلی بات تو یہ یاد رکھنی چاہئے کہ انہوں نے انتظامی لحاظ سے جو بھی ان پر مقرر کیا گیا ہے اس کی اطاعت کرنی ہے اور اپنی اطاعت کا نمونہ دکھانا ہے صدران اور امراء سے بھی مَیں یہ کہتا ہوں کہ مربیان کی عزت و احترام قائم کرنا ان کا کام ہے اور کسی بھی جماعت میں سب سے زیادہ مربی کی عزت و احترام کرنے والا اور تعاون کے ساتھ اور مشورے کے ساتھ چلنے والا صدر جماعت اور امیر جماعت کو ہونا چاہئے۔ اور اسی طرح باقی عہدیداران بھی اپنے اپنے دائرے میں مربی کے ساتھ تعاون کرنے والے ہوں۔ اور مربی بھی کامل عاجزی اور تقویٰ کے ساتھ صدر جماعت یا امیر جماعت سے بھرپور تعاون کرے۔

جماعت کی خدمت میں تو تقویٰ ہی ہے جو حقیقی اور مقبول خدمت کی توفیق دے سکتا ہے۔

صدر اور امیر اور تمام جماعتی عہدیداران کا کام بلکہ ذمہ داری ہے کہ مبلغین بلکہ جتنے بھی واقفین زندگی ہیں ان کا ادب اور احترام اپنے دل میں بھی پیدا کریں اور افراد جماعت کے دلوں میں بھی پیدا کریں۔ ان کی عزت کرنا اور کروانا آپ لوگوں کا کام ہے تا کہ مربی اور مبلغ اور واقف زندگی کے مقام کی اہمیت واضح ہو اور زیادہ سے زیادہ نوجوان جماعتی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔

واقفین نَو نوجوانوں کو اور میدان عمل میں نوجوان مربیان کو بھی مَیں یہ کہنا چاہوں گا کہ دنیا چاہے آپ کے مقام کو سمجھے یا نہ سمجھے۔ کوئی صدر، امیر یا عہدیدار بلکہ کوئی فرد جماعت بھی آپ کی عزت اور احترام کرے یا نہ کرے آپ نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ قربانی کرنے کا جو عہد کیا ہے اسے نیک نیتی سے نبھاتے رہیں۔

عہدیداران اور خاص طور پر صدران اور امراء یہ بھی یاد رکھیں کہ افراد جماعت کے لئے بھی ہمیشہ پیار اور محبت کے پَر پھیلائیں۔ جماعت کا کوئی عہدہ بھی کسی قسم کی بڑائی پیدا کرنے کے لئے نہیں ہے بلکہ عاجزی میں بڑھانے کے لئے ہے۔ اس لئے ہر فیصلہ اور ہر کام اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اور انتہائی عاجزی سے انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اسی طرح ذیلی تنظیموں کے عہدیدار بھی اپنی ذمہ داریاں سمجھیں۔ ذیلی تنظیمیں بھی، انصار بھی لجنہ بھی خدام بھی، ہر سطح پر فعال ہوں۔ ہر عہدیدار جو ہے، خدمت دین کو اللہ تعالیٰ کا احسان سمجھتے ہوئے کرے اور ایک دوسرے سے تعاون بھی کریں۔ نظام جماعت صدران، امراء اور ذیلی تنظیموں کا بھی ایک دوسرے سے باہمی تعاون ہونا چاہئے۔ اگر یہ باہمی تعاون ہو اور تمام ذیلی تنظیمیں اور جماعتی نظام بھی فعال ہو تو جماعت کی ترقی کی رفتار کئی گنا بڑھ سکتی ہے۔

افراد جماعت سے مَیں یہ کہنا چاہوں گا کہ وہ بھی اپنے تقویٰ کے معیار بڑھائیں۔ نیکی اور تقویٰ میں تعاون کا انہیں بھی حکم ہے۔
اگر افراد جماعت کے معیار نیکی اور تقویٰ کے زیادہ ہوں گے تو عہدیدار خود بخود نیکی اور تقویٰ پر چلنے والے ملتے جائیں گے۔

ہر فرد جماعت کو اپنا فرض بھی پورا کرنا چاہئے جو اس کے ذمہ اطاعت کے حوالے سے کیا گیا ہے۔ آپ کی اطاعت کے نمونے جہاں آپ کو جماعت سے تعلق میں بڑھائیں گے، وہاں آپ کی نسلوں کو بھی جماعت سے منسلک رکھیں گے۔ اگر نسلوں کے تقویٰ کے نیکی کے معیار بلند ہوں اور بڑھتے چلے جائیں تو پھر آئندہ نسلوں میں تقویٰ پر چلنے والے عہدیدار بھی ملتے چلے جائیں گے۔

قرآن مجید، احادیث نبویہ ﷺ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے امراء، صدران، جماعتی ذیلی تنظیموں کے عہدیداران اور مربیان و مبلغین کو نہایت اہم نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 10 مارچ 2017ء بمطابق 10 امان 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا کے کئی ممالک میں جامعہ احمدیہ کا قیام ہو چکا ہے جہاں سے مربیان اپنی تعلیم مکمل کر کے میدان عمل میں آ چکے ہیں اور آ رہے ہیں۔ پہلے صرف ربوہ اور قادیان کے جامعات ہی تھے جہاں سے شاہدین مربیان مہیا ہوتے تھے۔ گزشتہ دنوں میں یہاں یوکے (UK) کے جامعہ احمدیہ میں بھی جامعہ احمدیہ سے پاس ہونے والوں کی convocation ہوئی جو کینیڈا اور یوکے (UK) کے جامعات کے پاس ہونے والے طلباء کی مشترکہ convocation تھی۔ شاہد کی ڈگری لے کر اپنے آپ کو بطور مربی خدمت کے لئے پیش کرنے والے یہ لوگ وہ ہیں جو یہاں مغربی

ماحول میں پلے بڑھے اور اپنے سکول کی تعلیم مکمل کر کے اپنے آپ کو جامعہ کی تعلیم کے لئے پیش کیا اور کامیاب ہوئے۔ ان کی اکثریت بلکہ تقریباً تمام ہی وہ ہیں جو وقفِ نو کی تحریک میں شامل ہیں۔ مغربی ممالک میں رہتے ہوئے جہاں دنیاداری اور دنیاوی چمک دمک عروج پر ہے، اپنے آپ کو وقف کر کے اللہ تعالیٰ کے دین کے سپاہیوں میں شامل ہونے کے لئے پیش کرنا یقیناً ان کی سعادتمندی اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا کرنے کا اظہار ہے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر ممکن نہیں۔ اس لئے ان کو بھی اور جو اس وقت مغربی ممالک کے جامعات میں پڑھ رہے ہیں اُن کو بھی یا عام جامعات میں، عام سے مراد کہ دوسرے ممالک میں، جو پڑھ رہے ہیں اُن کو بھی اپنے اندر عاجزی پیدا کرتے ہوئے خالصۃً اسے اللہ تعالیٰ کے فضل کا باعث سمجھنا چاہئے اور اس کے آگے جھکتے ہوئے اس کے فضل کی تلاش ہمیشہ کرتے رہنا چاہئے۔

اسی طرح مَیں نے جامعہ احمدیہ کی convocation میں بھی کہا تھا کہ جماعت کو مربیان اور مبلغین کی ضرورت ہے اور یہ ضرورت بہت بڑھ رہی ہے بلکہ بڑھ گئی ہے اس لئے زیادہ سے زیادہ واقفینِ نَو کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آنا چاہئے۔ والدین بچپن سے ہی لڑکوں کو اس طرف توجہ دلائیں اور ان کی تربیت کریں۔ ایسی تربیت کریں کہ ان کو جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کا شوق پیدا ہو۔

اس وقت ربوہ اور قادیان کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوکے (UK) اور جرمنی میں بھی جامعہ ہیں جن میں یورپ کے رہنے والے تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ کینیڈا میں جامعہ احمدیہ ہے جو وہاں باقاعدہ حکومتی ادارے سے منظور ہو چکا ہے۔ وہاں بعض دوسرے ممالک سے بھی طلباء آسکتے ہیں اور آئے ہوئے ہیں، پڑھ رہے ہیں۔ گھانا میں جامعہ احمدیہ ہے۔ اس سال وہاں بھی اُس کی شاہد کی پہلی کلاس نکلے گی جہاں اس وقت مختلف ممالک سے آئے ہوئے طلباء زیرِ تعلیم ہیں۔ بنگلہ دیش میں بھی جامعہ احمدیہ ہے۔ انڈونیشیا میں بھی جامعہ احمدیہ کو شاہد کے کورس تک بڑھا دیا گیا ہے۔

پس واقفینِ نَو بچوں کو کوشش کرنی چاہئے کہ جامعات میں داخل ہوں اور جیسا کہ میں نے کہا اس کے لئے ان کے والدین کو تیار کرنا چاہئے۔ ہمارے جامعات میں جتنی بھی گنجائش ہے کم از کم وہ پوری ہونی چاہئے۔ تبھی ہم اس وقت جو مبلغین کی اور مربیان کی ضرورت ہے اسے پورا کر سکتے ہیں۔

اس وقت مَیں میدانِ عمل میں آنے والے مربیان کے ذہنوں میں جو بعض سوالات آتے ہیں، ان کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ اس کا وہ تذکرہ بھی کر دیتے ہیں یا پوچھتے ہیں ان مربیان اور مبلغین کو تو مَیں بتاتا ہی رہتا ہوں۔ ان کے سوالوں کے جواب دیتا ہوں۔ اس لئے یہاں ذکر ضروری ہے تا کہ جو جماعتی نظام کے عہدیدار ہیں ان کو بھی پتا چل جائے کہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون سے کس طرح انہوں نے کام کرنا ہے۔ یعنی مربیان و مبلغین اور عہدیداروں کا تعاون۔ اس میں خاص طور پر صدران، امراء ہیں کیونکہ بعض دفعہ عہدیداروں کے ساتھ غلط فہمی کی وجہ سے بعض کھچاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ آپس کے تعلقات پوری طرح تعاون کے نہیں رہتے یا یہ احساس ایک فریق میں پیدا ہو جاتا ہے کہ تعاون نہیں ہے۔

مربّیان کے یہ سوال ہوتے ہیں کہ ہمارے کاموں میں صدر جماعت کس حد تک دخل اندازی کر سکتا ہے؟ ہماری کیا حدود ہیں اور ان کی کیا حدود ہیں؟ بعض دفعہ مربی ایک بات کو تربیت کے لحاظ سے بہتر سمجھتا ہے اور بہتر سمجھ کر جماعت میں رائج کرنے کی کوشش کرتا ہے تو صدر جماعت کہتا ہے کہ مَیں نہیں سمجھتا کہ اس کو اس طرح کرنا چاہئے۔ یا بعض صدران اپنے مزاج کے لحاظ سے اور ایک لمبا عرصہ صدر جماعت رہنے کی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ جو وہ کہتے ہیں وہ ٹھیک ہے اور مربی کو ان کی مرضی کے مطابق چلنا چاہئے۔ اور پھر بعض دفعہ لوگوں کے سامنے ہی، ایک مجلس کے سامنے مربی سے ایسے انداز میں جواب طلبی کرتے اور بات کرتے ہیں جو نہیں کرنی چاہئے۔ اور نوجوان مربی اس بات پر پھر پریشان ہوتے ہیں یا برا مناتے ہیں یا سُبکی محسوس کرتے ہیں یا ہوسکتا ہے کہ آگے سے کوئی جواب بھی دے دیں۔

مربیان کو پہلی بات تو یہ یاد رکھنی چاہئے کہ انہوں نے انتظامی لحاظ سے جو بھی ان پر مقرر کیا گیا ہے اس کی اطاعت کرنی ہے اور اپنی اطاعت کا نمونہ دکھانا ہے اور اگر ایسے حالات پیدا ہوں تو خاموش رہنا ہے، تا کہ افرادِ جماعت پر کسی قسم کا منفی اثر نہ پڑے اور جماعت میں کوئی بے چینی پیدا نہ ہو۔ اگر کوئی زیادتی کی بات ہے تو اپنے نیشنل امیر، صدر کو بتائیں یا مرکز میں بتائیں۔ مجھے بھی لکھ سکتے ہیں۔

اسی طرح صدران اور امراء سے بھی مَیں یہ کہتا ہوں کہ مربیان کی عزت و احترام قائم کرنا ان کا کام ہے اور کسی بھی جماعت میں سب سے زیادہ مربی کی عزت و احترام کرنے والا اور تعاون کے ساتھ اور مشورے کے ساتھ چلنے والا صدر جماعت اور امیر جماعت کو ہونا چاہئے۔ اور اسی طرح باقی عہدیداران بھی اپنے اپنے دائرے میں مربی کے ساتھ تعاون کرنے والے ہوں۔ اور مربی بھی کامل عاجزی اور تقویٰ کے ساتھ صدر جماعت یا امیر جماعت سے بھرپور تعاون کرے۔

مقصد تو ہمارا ایک ہے کہ افرادِ جماعت کی تعلیم و تربیت، نظامِ جماعت کا احترام قائم کرنا، خلافت سے وابستگی پیدا کرنا اور توحید کا قیام کرنا۔ اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں پھیلانا۔ اس میں حدود اور اختیارات کا کیا سوال ہے۔ آپس میں ایک ہو کر کام کرنا چاہئے۔ اور اس بارے میں اللہ تعالیٰ کے اس بنیادی ارشاد کو سامنے رکھنا چاہئے کہ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (المائدۃ:3)۔ یعنی نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔ ہر ایک جانتا ہے کہ جماعت کی خدمت چاہے وہ کسی رنگ میں بھی کرنے کی توفیق مل رہی ہو اس سے بڑی اور کوئی نیکی نہیں ہے اور خدمت کے بجالانے کے لئے تقویٰ بھی ضروری ہے۔ جماعت کی خدمت میں تو تقویٰ ہی ہے جو حقیقی اور مقبول خدمت کی توفیق دے سکتا ہے۔ یہ کام تو ہے ہی اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اس کی رضا حاصل کرنے کا۔ پس مربیان کے لئے بھی اور عہدیداران کے لئے بھی جو حدود قائم کی گئی ہیں وہ نیکی کا حصول اور تقویٰ پر چلنا ہے تا کہ جہاں آپس میں محبت اور اخوّت کے رشتے قائم ہوں وہاں جماعت کی علمی اور روحانی ترقی میں بھی دونوں اپنا اپنا کردار ادا کر رہے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ فرمایا کہ:

"تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى کا مطلب ہے کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ۔ عملی، ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو"، اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب جماعت کے افراد کا درد رکھتے ہوئے جماعتی عہدیدار بھی اور مربیان بھی مل جل کر کام کریں۔ عملی کمزوریوں یا ایمانی کمزوریوں میں شریک ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خود بھی ویسے ہو جاؤ۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ عملی اور ایمانی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے جو صدر جماعت اور عہدیداروں کا دائرہ ہے وہ اس کے مطابق کرے اور جو مربیان کا دینی علم میں بہتر ہونے اور تربیت کے لئے خلیفۂ وقت کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے کام ہے وہ اسے بجالائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مزید یہ وضاحت فرمائی کہ: "کوئی جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے"۔ پس نظامِ جماعت اس لئے بنایا جاتا ہے کہ افرادِ جماعت کی روحانی علمی اور جسمانی بہتری کے لئے پروگرام بنایا جائے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ "بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور محبت ملائمت کے ساتھ برتاؤ کرے۔" یہ جہاں عہدیداروں اور خاص طور پر صدران اور امراء کے افرادِ جماعت کے ساتھ تعلق میں ضروری چیز ہے وہاں صدر جماعت اور مربی کے تعلق کے لئے بھی بڑا ضروری ہے۔ نیکی اور تقویٰ کے ساتھ ایک دوسرے سے برتاؤ کی وجہ سے افرادِ جماعت کے سامنے نیک نمونے قائم ہوں گے جو افرادِ جماعت کی علمی اور روحانی ترقی کے لئے ضروری ہیں۔

یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض دفعہ جہاں ذرا سا بھی صدر یا عہدیداران یا مربیان کے تعلقات میں کمی ہے یا کوئی ہلکا سا بھی شکوہ آپس میں پیدا ہوا ہے تو وہاں شیطان اندر گھسنے کی کوشش کرتا ہے اور نیکی اور تقویٰ کی جڑیں ہلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ کچھ مربی کے ہمدرد بن کر اسے کہتے ہیں کہ تمہارے ساتھ صدر جماعت نے اچھا سلوک نہیں کیا اور کچھ لوگ صدر جماعت کو کہتے ہیں کہ مربی کو یہ رویہ نہیں اپنانا چاہئے تھا۔ جن لوگوں کی اصلاح صدر جماعت اور مربی کا کام تھا ان میں سے ہی بعض صدر اور مربی کے درمیان خلیج اور دوری پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور نتیجۃً لوگوں میں پھر بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "دیکھو وہ جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل کر بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں۔" فرمایا "ایسا ہرگز نہیں چاہئے بلکہ اجماع میں چاہئے قوت آ جاوے۔" (اکٹھے ہو جاؤ۔ ایک بن جاؤ تا کہ طاقت پیدا ہو۔ اس میں قوت پیدا کرو) "اور وحدت پیدا ہو جاوے جس سے محبت آتی ہے اور برکات پیدا ہوتے ہیں"۔

فرمایا کہ "اخلاقی قوتوں کو وسیع کیا جاوے اور یہ تب ہوتا ہے کہ جب ہمدردی، محبت، عفو اور کرم کو عام کیا جاوے اور تمام عادتوں پر رحم، ہمدردی اور پردہ پوشی کو مقدم کر لیا جاوے"۔ انسان میں اور خاص طور پر عہدیداروں اور مربیان میں جتنی عادتیں ہیں جن کے ذمہ بہت بڑے کام ہیں ان کا یہ کام ہے۔ فرمایا کہ رحم، ہمدردی اور پردہ پوشی کو ہر عادت پر حاوی کر لو۔ رحم سب سے زیادہ تمہارے اندر ہو۔ دوسروں کی ہمدردی سب سے زیادہ تمہارے اندر ہو۔ پردہ پوشی ایک دوسرے کی سب سے زیادہ تمہارے اندر ہو۔ فرمایا کہ "ذرا ذرا سی بات پر ایسی سخت گرفتیں نہیں ہونی چاہئیں جو دل شکنی اور رنج کا موجب ہوتی ہیں"۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 347-348۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یہ حوالہ دینے کا یہ مطلب نہیں کہ خدانخواستہ جماعتی عہدیداروں اور خاص طور پر صدر یا امیر اور مربی کے درمیان جماعت میں عموماً اختلافات پائے جاتے ہیں۔ نہیں، ہرگز یہ بات نہیں ہے۔ شاید اکا دُکا ایسے واقعات ہوتے ہیں۔ کم از کم میرے علم میں سال میں ایک آدھ دفعہ ہی آتے ہیں۔ یہ تمام باتیں میں نے کھول کر اس لئے بتا دی ہیں کہ صدر، امیر اور مربیان کو پتا ہو کہ ان کا کام بڑا وسیع ہے اور ایک اہم مقصد

ہمارے سامنے ہے اور اگر کبھی خدانخواستہ آپس میں اختلاف پیدا ہو تو پھر وہ فوری طور پہ حل ہونا چاہئے۔ کیونکہ بعض دفعہ دیکھنے میں آیا ہے کہ آپس کا اختلاف آپس تک نہیں رہتا بلکہ افراد جماعت پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے اور شیطان، جیسا کہ پہلے بھی میں نے کہا، اس سے ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ دونوں یہ بڑا مقصد اپنے سامنے رکھیں کہ جماعت کی علمی، روحانی اور انتظامی تربیت کی جو ذمہ داری ان پہ ڈالی گئی ہے وہ دونوں نے مل جل کر ادا کرنی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بڑا واضح یہ فرمایا ہے کہ صحیح نتائج اسی وقت حاصل ہو سکتے ہیں جب آپس میں مل جل کر کام کرو۔ آپ نے فرمایا کہ ’’جو کام دو ہاتھ کے ملنے سے ہونا چاہئے وہ محض ایک ہی ہاتھ سے انجام نہیں ہوسکتا‘‘ اور فرمایا کہ ’’جس راہ کو دو پاؤں مل کر طے کرتے ہیں وہ فقط ایک ہی پاؤں سے طے نہیں ہوسکتا‘‘۔ فرمایا کہ ’’اسی طرح تمام کامیابی ہماری معاشرت اور آخرت کے تعاون پر ہی موقوف ہو رہی ہے۔ کیا کوئی اکیلا انسان کسی کام دین یا دنیا کو انجام دے سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کوئی کام دینی ہو یا دنیاوی بغیر معاونت باہمی کے چل ہی نہیں سکتا۔‘‘ (براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 59)

پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ خاص طور پر وہ کام جس کا بہت بڑا اور عظیم مقصد ہے اس کے لئے تو آپس کا تعاون انتہائی ضروری ہے۔ (ماخوذ از براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 59)

پس نہ ہی صدر یا امیر کو تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں رکھ کر اپنی مرضی چلانے کی کوشش کرنی چاہئے اور نہ ہی مربیان کو اپنی رائے صحیح سمجھ کر اس پر عمل کرنے یا کروانے کی کوشش کرنی چاہئے بلکہ تعاون سے کام کریں اور کیونکہ مربی کے ذمہ جماعت کی تربیت کی ذمہ داری ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اس کا دینی علم بھی زیادہ ہے یا عموماً ہوتا ہے اور ہونا چاہئے اور اسے دینی علم کو بڑھاتے بھی رہنا چاہئے اور روحانیت کو بڑھاتے رہنے کی بھی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ اس لئے اس کے تقویٰ کا معیار عام لوگوں سے زیادہ ہونا چاہئے۔ جب اس بات کو مربیان سمجھ لیں گے اور اس کے مطابق عمل کریں گے تو عہدیداروں اور افراد جماعت کے درمیان خودبخود مربیان کا ایک مقام بن جائے گا۔

صدر جماعت یا امیر جماعت کو یاد رکھنا چاہئے کہ جہاں انتظامی سربراہ ہونے کی وجہ سے جماعت کے انتظامی نظام کو صحیح طور پر چلانے کی ان کی ذمہ داری ہے اور اس کام میں خلیفۂ وقت نے ان کو اپنا نمائندہ بنایا ہوا ہے۔ اسی طرح جماعت کی دینی اور روحانی بہتری اور ترقی اور اس کے لئے ممکنہ ذرائع استعمال میں لانے کی ذمہ داری مربیان کی ہے اور وہ اس معاملہ میں خلیفۂ وقت کے نمائندے ہیں۔ پس دونوں امراء بھی، صدران بھی، یعنی امراء اور صدران اور مربیان کا آپس کا تعاون ہونا چاہئے اور ایک سکیم کے تحت کام کرنا چاہئے تبھی جماعت کو انتظامی لحاظ سے وہ مضبوط کر سکیں گے اور روحانی اور علمی معیار بھی ترقی کرتے چلے جانے والے ہوں گے۔

پہلے بھی مَیں مختصر ذکر کر آیا ہوں دوبارہ کہہ دیتا ہوں کہ صدر اور امیر اور تمام جماعتی عہدیداران کا کام بلکہ ذمہ داری ہے کہ مبلغین بلکہ جتنے بھی واقفین زندگی ہیں ان کا ادب اور احترام اپنے دل میں بھی پیدا کریں اور افراد جماعت کے دلوں میں بھی پیدا کریں۔ ان کی عزت کرنا اور کروانا آپ لوگوں کا کام ہے تا کہ مربی اور مبلغ اور واقف زندگی کے مقام کی اہمیت واضح ہو اور زیادہ سے زیادہ نوجوان جماعتی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔

بیشک خدمت دین کے لئے وقف کرنا اور مربی اور مبلغ بننا خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے لیکن یہ سمجھ بوجھ جو ہے، یہ فہم و اِدراک جو ہے، یہ تدریجاً بڑھتا ہے۔ نوجوان واقفین نَو کو مکمل طور پر اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے پیش کرنے کے لئے ظاہری محرک بھی چاہئے جو اُن کے شوق کو ابھارے۔ یہ انسانی فطرت ہے اس سے انکار نہیں ہوسکتا۔ اور جب وقف اور جماعتی خدمت کا اِدراک پیدا ہو جائے، (شروع میں تو محرک چاہئے،) لیکن جب یہ اِدراک پیدا ہو جائے، جب اللہ تعالیٰ کی خاطر ہر کام کرنے کی سمجھ آ جائے تو پھر وقف کے ساتھ روحانی ترقی بھی ہوتی رہتی ہے۔ پھر ایک واقف زندگی دنیا کی طرف یا دنیاداروں اور دنیا والوں کے سلوک کی طرف نہیں دیکھتا اور نہ دیکھنا چاہئے اور یہی ایک حقیقی وقف کی روح ہے۔

پس صدران اور امراء اور عہدیداران مربیان کے ساتھ اور واقفین زندگی کے ساتھ رویّوں میں انتہائی عاجزی اور تعاون کے جذبے کو بڑھائیں تا کہ آئندہ مربیان کا حصول آسان ہو اور نوجوانوں کے دلوں میں زیادہ سے زیادہ مربی اور مبلغ بننے اور زندگی وقف کرنے کی تحریک پیدا ہو۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہمیں بہت بڑی تعداد میں مربیان چاہئیں۔

واقفین نَو نوجوانوں کو اور میدان عمل میں نوجوان مربیان کو بھی مَیں یہ کہنا چاہوں گا کہ دنیا چاہے آپ کے مقام کو سمجھے یا نہ سمجھے۔ کوئی صدر، امیر یا عہدیدار بلکہ کوئی فرد جماعت بھی آپ کی عزت اور احترام کرے یا نہ کرے آپ نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ قربانی کرنے کا جو عہد کیا ہے اسے نیک نیتی سے نبھاتے رہیں۔ آپ کی نظر اس بات پر ہو کہ پہلے میرے ماں باپ نے پیدائش سے پہلے مجھے وقف کیا اور پھر جوانی میں قدم رکھ کر مَیں نے اپنے وقف کی تجدید کی اس لئے میں نے دنیا کی طرف نہیں دیکھنا بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف دیکھنا ہے اور خدا تعالیٰ کی جماعت کی ضرورت کو دیکھنا ہے۔ اس لئے میں جامعہ میں جانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کروں گا۔ اور جب مربی بن گئے تو پھر ہر معاملے میں خدا تعالیٰ کے آگے ہی جھکنا ہے اور لوگوں کے رویّوں کی کچھ پرواہ نہیں کرنی۔ یعنی انسان تو ویسے ہی ہمیشہ خدا تعالیٰ کے آگے ہی جھکتا ہے اور جھکنا چاہئے لیکن یہاں مراد یہ ہے کہ پھر یہ نہیں دیکھنا کہ عہدیدار کیا کہہ رہے ہیں۔ اگر کوئی شکوے اور ایسی باتیں پیدا بھی ہو جائیں تب بھی بجائے بندوں سے اظہار کرنے کے خدا تعالیٰ کے آگے جھکنا ہے۔ لوگوں کے رویّوں کی پرواہ نہیں کرنی۔

ایک واقف زندگی زندگی بھر کا وقف کرتا ہے۔ اس نے اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر کام کرنے کے لئے پیش کر دی جبکہ ایک عہدیدار چند سال کے لئے عارضی طور پر عہدیدار بنایا جاتا ہے۔ پس اگر وہ یعنی عہدیدار جماعت کے لئے مفید وجود نہیں بنتا اور تعاون کی بجائے مسائل پیدا کرتا ہے تو خدا تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ ایسے عہدیدار سے اللہ تعالیٰ جان چھڑا دے۔ کیونکہ مربیان کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ عہدیداروں کے لئے دعا بھی کیا کریں کہ وہ صحیح رستے پر چلنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ عالم الغیب بھی ہے اور سب طاقتوں کا مالک بھی ہے۔ اس کے نزدیک اگر عہدیدار کو اس کے عہدہ سے ہٹانا بہتر ہو تو یہ کر دے گا اور اگر اللہ تعالیٰ کی نظر میں اس عہدیدار کی بعض دوسری خوبیوں کی وجہ سے خدمت میں رہنا بہتر ہے تو یہ کمزوریاں جو بعض مسائل پیدا کرتی ہیں اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول کرتے ہوئے ان کی اصلاح کر دے گا۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ مربی نے تو ہر جگہ تعاون کرنا ہے اور دعا کرنی ہے۔

اسی طرح میں عہدیداروں اور مربیان دونوں کو یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جب ہم افراد جماعت سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ ان کے گھروں میں عہدیداروں کے متعلق باتیں نہ ہوں یعنی منفی باتیں تو پھر صدران اور امراء اور عہدیداران اور اسی طرح مربیان کو بھی ہمیشہ اس بات کی پابندی کرنی چاہئے کہ ان کے گھروں میں بھی ایک دوسرے کے متعلق کسی قسم کی منفی باتیں نہ ہوں۔ ہاں مثبت باتیں بیشک ہوں تا کہ مربیان کی نسلوں میں بھی اور عہدیداران کی نسلوں میں بھی نظام جماعت اور واقفین زندگی اور کسی بھی رنگ میں جماعت کی خدمت کرنے والوں کا احترام پیدا ہو۔

عہدیداران اور خاص طور پر صدران اور امراء یہ بھی یاد رکھیں کہ افراد جماعت کے لئے بھی ہمیشہ پیار اور محبت کے پَر پھیلائیں۔ کسی قسم کا عہدہ ملنا آپ کا کوئی حق نہیں تھا، نہ ہے۔ یہ خالصۃً اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس فضل کی بڑی عاجزی سے قدر کریں اور خلیفۂ وقت نے آپ پر جو اعتماد کیا ہے اور اعتماد کرتے ہوئے اس پیاری جماعت کی نگرانی کا کام سپرد کیا ہے اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ صدر اور عہدیدار اپنی جماعت کے ہر فرد بڑے اور چھوٹے کو یہ احساس دلائیں کہ وہ محفوظ پَروں کے نیچے ہے جس طرح مرغی اپنے بچوں کو پَروں میں لے لیتی ہے۔ ہمیشہ ہر ایک سے نرمی سے اور مسکراتے ہوئے بات کریں۔ دفتر کی کرسی آپ میں تکبر کے بجائے عاجزی پیدا کرنے والی ہو۔ ہر عہدیدار کے بھی اور ہر مربی کے بھی دروازے ہر شخص کے لئے کھلے ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ ہمیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ روایت میں آتا ہے کہ آپ ہمیشہ مسکرا کر ملا کرتے تھے۔

(صحیح البخاری کتاب الادب باب التبسم و الضحک حدیث 6089)

اسی طرح بعض لوگوں کو یہ بھی شکوہ ہوتا ہے کہ ہمارا کوئی معاملہ جماعتی نظام کے پاس جاتا ہے تو پھر مہینوں اس کا پتا نہیں چلتا حالانکہ مَیں گزشتہ سال میں بھی کئی دفعہ خطبہ میں اس بارے میں یاددہانی کرا چکا ہوں۔ معاملات کو نپٹانے میں جلدی کیا کریں۔ لٹکایا نہ کریں۔ دوسرے اگر معاملہ کسی وجہ سے مجبوراً لمبا ہو رہا ہے جس کی بعض دفعہ جائز وجہ ہوتی ہے تو جو ضروری تحقیق تھی اگر وہ مکمل نہیں ہو رہی تو پھر متأثرہ فریق کو یا شکایت کنندہ کو یا اگر دونوں فریقین ہیں تو ان کو بتا دیں کہ کچھ دیر لگے گی۔ ان کے خط کو بہرحال acknowledge کرنا چاہئے۔ اگر متأثرین کو جواب دے کر تسلی کروا دی جائے اور عہدیدار خاص طور پر صدر اور امراء مسکراتے چہرے کے ساتھ لوگوں کو ملیں تو متأثرہ فریق کی آدھی کوفت دور ہو جاتی ہے اور آدھے شکوے ختم ہو جاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہمیں چھوٹی سے چھوٹی بات سمجھا دی کہ کیسے ہمارے اخلاق ہونے چاہئیں۔ اگر ان پر عمل کریں تو صدران، امراء اور عہدیداران سے جو لوگوں کو یہ شکوہ ہوتا ہے کہ ان کے رویّے سے بے چینیاں پیدا ہوتی ہیں، وہ بے چینیاں پیدا نہ ہوں۔ دوسروں سے خوش خلقی سے پیش آنے کے بارے میں ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو چاہے وہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنے کی نیکی ہو۔

(صحیح مسلم کتاب البر و الصلۃ و الآداب باب استحباب طلاقۃ الوجہ عند اللقاء حدیث 2626)

اللہ تعالیٰ تو ہر عمل کی جزا دیتا ہے۔ خوش خلقی سے پیش آنا بھی انسان کی نیکیوں میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔ پس ہر ایک کو ہر ذریعہ سے اپنی نیکیوں کے پلڑے کو بھاری رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

عہدیداروں کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جماعت کا کوئی عہدہ بھی کسی قسم کی بڑائی پیدا کرنے کے

لئے نہیں ہے بلکہ عاجزی میں بڑھانے کے لئے ہے۔ اس لئے ہر فیصلہ اور ہر کام اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اور انتہائی عاجزی سے انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب اختیار اور حاکموں کو جو تنبیہ فرمائی ہے اگر ہر عہدیدار اسے سامنے رکھے تو یقیناً اپنے کام کے معیار اور انصاف کے تقاضے پورے کرنے میں کئی گنا اضافہ ہوسکتا ہے۔ ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا نگران اور ذمہ دار بنایا ہے وہ اگر لوگوں کی نگرانی اور اپنے فرائض کی ادائیگی اور ان کی خیر خواہی میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کے مرنے پر اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت حرام کردے گا۔ (صحیح البخاری کتاب الاحکام باب من استرعی رعیۃ فلم ینصح حدیث 7151)

یہ دیکھیں کتنا سخت انذار ہے اور انسان کو ہلا دینے والا ہے۔

اگر خدا تعالیٰ اور آخرت پر یقین ہو تو ہر عہدیدار اپنا ہر کام انتہائی خوف کی حالت میں کرے۔

ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو لوگوں میں سے زیادہ محبوب اور اس کے زیادہ قریب انصاف پسند حاکم ہوگا اور سخت ناپسندیدہ اور سب سے زیادہ دور ظالم حاکم ہوگا۔ (سنن الترمذی ابواب الاحکام باب ما جاء فی الامام العادل حدیث 1329)

پس اپنی ذمہ داریوں کو انتہائی باریکی سے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تبھی انصاف کے تقاضے بھی پورے ہوسکتے ہیں۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جو حاجتمندوں، ناداروں، غریبوں کے لئے اپنا دروازہ بند رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ضروریات کے لئے آسمان کا دروازہ بند کردیتا ہے۔

(سنن الترمذی ابواب الاحکام باب ما جاء فی امام الرعیۃ حدیث 1332)

پس امیر سے لے کر ایک چھوٹے سے حلقے کے عہدیدار تک ہر ایک عہدیدار کا کام ہے کہ نظام جماعت جو خلیفۂ وقت کے گرد گھومتا ہے اور عہدیدار اس کی نمائندگی میں ہر جگہ مقرر کئے گئے ہیں اپنے فرائض پورے کریں۔ خدا تعالیٰ سے ہمیشہ اس کا فضل مانگتے رہیں۔

اسی طرح ذیلی تنظیموں کے عہدیدار بھی اپنی ذمہ داریاں سمجھیں۔ ذیلی تنظیمیں بھی، انصار بھی، لجنہ بھی، خدام بھی، ہر سطح پر فعّال ہوں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقصد تنظیموں کے قیام کا یہ تھا کہ جماعت کا ہر طبقہ فعّال ہوجائے اور مختلف ذرائع سے جماعت کی ترقی کی کوشش ہوتی رہے اور افراد جماعت کے ہر طبقہ تک پہنچا جاسکے۔ عورتوں تک بھی، بچوں تک بھی، نوجوانوں تک بھی، بوڑھوں تک بھی تا کہ خلیفۂ وقت کو ہر ذریعہ سے خبر بھی پہنچتی رہے۔ اس بارے میں بھی اس کو علم ہوتا رہے کہ جماعت کی کیا حالت ہے۔ پس ہر عہدیدار جو ہے، وہ خدمت دین کو اللہ تعالیٰ کا احسان سمجھتے ہوئے کرے اور ایک دوسرے سے تعاون بھی کریں۔ نظام جماعت صدران، امراء اور ذیلی تنظیموں کا بھی ایک دوسرے سے باہمی تعاون ہونا چاہئے۔ اگر یہ باہمی تعاون ہو اور تمام ذیلی تنظیمیں اور جماعتی نظام بھی فعال ہو تو جماعت کی ترقی کی رفتار کئی گنا بڑھ سکتی ہے۔ پس اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔

ایک بات یہ بھی ہر عہدیدار یاد رکھے کہ اگر کسی کے اپنے خلاف بھی شکایت ہو، کسی عہدیدار کے خلاف اس کو یا اس کے خلاف اس کو شکایت پہنچے یا اس کے خلاف کوئی اس کے سامنے بات کرے تو اس کو سننے کا حوصلہ ہونا چاہئے۔ عہدیداروں میں سب سے زیادہ برداشت ہونی چاہئے اور بات کرنے والے سے بدلہ لینے کی بجائے سب سے پہلے اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے، اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کہیں میرے میں یہ برائی ہے تو نہیں۔ یہ ٹھیک کہہ رہا ہے یا صحیح کہہ رہا ہے۔ یہ بات بھی انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے ضروری ہے۔

افراد جماعت سے مَیں یہ کہنا چاہوں گا کہ وہ بھی اپنے تقویٰ کے معیار بڑھائیں۔ نیکی اور تقویٰ میں تعاون کا انہیں بھی حکم ہے۔ اگر افراد جماعت کے نیکی اور تقویٰ کے معیار زیادہ ہوں گے تو عہدیدار خود بخود نیکی اور تقویٰ پر چلنے والے ملتے جائیں گے۔ پس ہر شخص کو اپنا جائزہ لینے کی بھی ضرورت ہے کہ اس کی نیکی اور تقویٰ کے کیا معیار ہیں اور کیا وہ اس میں اضافے کی کوشش کر رہا ہے یا نہیں۔ ہر فرد جماعت کو اپنا فرض بھی پورا کرنا چاہئے جو اس کے ذمہ اطاعت کے حوالے سے کیا گیا ہے۔ یہ ایک بڑا فرض ہے جو ہر فرد جماعت کے سپرد بھی ہے کہ تم اطاعت کرو۔ آپ کی اطاعت کے نمونے جہاں آپ کو جماعت سے تعلق میں بڑھائیں گے، وہاں آپ کی نسلوں کو بھی جماعت سے منسلک رکھیں گے۔ اگر نسلوں کے تقویٰ کے، نیکی کے معیار بلند ہوں اور بڑھتے چلے جائیں تو پھر آئندہ نسلوں میں تقویٰ پر چلنے والے عہدیدار بھی ملتے چلے جائیں گے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی اپنے دلوں میں قائم کریں اور اپنی نسلوں کے دلوں میں بھی بٹھا دیں کہ ہم نے اپنا فرض ادا کرنا ہے اور تنگدستی اور خوشحالی اور خوشی میں اور ناخوشی اور حق تلفی اور ترجیحی سلوک غرض ہر حالت میں حاکم وقت کے حکم کو سننا اور اطاعت کرنی ہے۔

(ماخوذ از صحیح البخاری کتاب الفتن باب قول النبی ﷺ سترون بعدی امورا تنکرونہا حدیث 7056)

جماعت میں کوئی دنیاوی حاکم تو ہے نہیں لیکن نظام جماعت کی اطاعت بھی اسی روح سے ہونا ضروری ہے کہ چاہے ہمارے خلاف بات ہے یا ہمارے حق میں ہے ہم نے اطاعت کرنی ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی ہے، اور اگر سمجھتے ہیں کہ انصاف نہیں ہے تو یہ کوشش کرنی ہے کہ اگر خلیفۂ وقت تک یا بالا حکام تک پہنچایا جاسکتا ہے تو بات پہنچانی ہے۔ لیکن کسی بھی طرح کی بغاوت نہیں ہونی چاہئے۔

ہمیشہ ہر وقت یہ دعا کرتے رہیں کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق دینی طور پر بھی اور دنیاوی طور پر بھی ایسے نگران عہدیدار اور حاکم ملیں جو ہم سے محبت کا سلوک کرنے والے ہوں اور جن سے ہم محبت رکھتے ہوں۔ وہ ہمارے لئے دعائیں کرنے والے ہوں اور ہم ان کے لئے دعائیں کرنے والے ہوں اور پھر ہم اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے موجب بنیں جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال اور میری عظمت کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ آج جبکہ میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں مَیں انہیں اپنے سایہ رحمت میں جگہ دوں گا۔ (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ والآداب باب فی فضل الحب فی اللہ تعالیٰ حدیث 2566) پس جس کو اللہ تعالیٰ کے سائے میں جگہ مل جائے اس کو تو دونوں جہان کی نعمتیں مل گئیں۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہمارا ہر کام خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو۔ ہم اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی جماعت میں شمولیت کا حق ادا کرنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی جماعت کے افراد سے جو توقعات تھیں ان کے مطابق عمل کرنے والے ہوں۔

ان کے بارے میں ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنادے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو"۔ فرمایا "سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 48 اشتہار نمبر 188 اپنی جماعت کو متنبہ کرنے کے لئے ایک ضروری اشتہار) (سچائی کے معیار بہت بلند ہو جائیں۔)

فرمایا "تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو۔" (یعنی وہ ہنسی جو استہزاء کے رنگ میں کی جاتی ہے۔ لوگوں کے مذاق اڑائے جاتے ہیں۔) "اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو۔" (مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 47 اشتہار نمبر 188 اپنی جماعت کو متنبہ کرنے کے لئے ایک ضروری اشتہار)۔ انتہائی عاجزی ہونی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنی حالتوں کو اس طرح بناتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سائے میں آنے والے ہوں۔

بقیہ رپورٹ دورہ کینیڈا از صفحہ نمبر 20

اور مجھے پتہ ہے کہ اسلام شدت پسندی کی تعلیم ہرگز نہیں دیتا۔ اور جو لوگ ایسے ہیں ان کا اسلام سے قطعاً کوئی واسطہ نہیں ہے۔

☆ ایک نجی کمپنی کے CEO 'کوری لینٹرمین' (Corey Lanterman) بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:۔ مجھے خوشی ہے کہ میں نے اس پروگرام میں شرکت کی اور خلیفۃ المسیح کا خطاب سنا۔ کیونکہ میرے اسلام کے بارہ میں جو غلط تصورات تھے ان کی اصلاح ہوئی۔ لوگوں کو چاہئے کہ خلیفۃ المسیح کی آواز کو سنیں تا کہ انہیں پتہ چلے کہ اسلام ایک پُرامن مذہب ہے۔ اسی طرح سوشل میڈیا اور دیگر میڈیا میں بھی اس پیغام کو وسعت ملنے کی ضرورت ہے۔

☆ ایک مہمان Yogi Schultz اپنی اہلیہ کے ساتھ پروگرام میں شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا:۔ میں جماعت کی کاوشوں پر حیران ہوں کہ کس طرح اتنے شاندار پروگرام منعقد کرتی ہے جس سے خلیفہ کی آواز بااثر طور پر لوگوں تک پہنچتی ہے اور انتہاپسندی کا قلع قمع ہوتا ہے۔

ان کی اہلیہ نے کہا:۔ موجودہ حالات اور میڈیا میں مختلف قسم کی منفی باتیں سننے کے بعد خلیفہ کا پرامن پیغام سنا تو بہت اچھا لگا۔ مجھے خوشی ہے کہ میں اس پروگرام میں شامل ہوئی۔

☆ ایک ممبر آف پارلیمنٹ درشن سنگھ صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:۔ میرے خیال میں خلیفۃ المسیح نے جو پیغام دیا ہے اسے مزید پھیلانا چاہئے۔ اس پیغام کی آج سخت ضرورت ہے۔ جو کام خلیفۃ المسیح کر رہے ہیں اس کی دنیا کو بہت ضرورت ہے۔ انہوں نے اسلام کی اصل تعلیم بیان کرنے کے ساتھ بڑی جرأت کے ساتھ حق کو حق کہا۔

☆ البرٹا کے منسٹر آف ہیومن سروسز اور Legislative Assembly کے ممبر عرفان صابر صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:۔ آج کا پروگرام نہایت خوبصورت اور بہت منظم تھا۔ خلیفۃ المسیح 'محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں' کا جو پیغام دنیا کو دے رہے ہیں یہ بہت ہی زبردست اور وقت کی ضرورت کے عین مطابق ہے۔ یہاں یہ دیکھ کر بھی اچھا لگا کہ زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی نمائندگی تھی۔

☆ کینیڈین ٹرانسپلانٹ آرگنائزیشن کے

پرونشل ڈائریکٹر Shawna Reeve نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:۔ خلیفۃ المسیح کا پیغام بہت ہی خوبصورت اور وقت کی ضرورت کے مطابق تھا۔ مجھے اچھا لگا کہ ایک مختلف مذہب سے تعلق رکھنے کے باوجود مجھے اس پروگرام میں مدعو کیا گیا۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر میری سوچ بدل گئی ہے اور اب میں ایک مثبت سوچ کے ساتھ یہاں سے جا رہا ہوں۔

☆ ایک وکیل Fraser صاحب بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ موصوف نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:۔ خلیفۃ المسیح کا یہ پیغام یقیناً بہت ضروری تھا۔ کینیڈا کے رہنے والوں کے لئے یہ پیغام اس لیے بھی اہم ہے کہ ہم ایک ایسے ملک کے باسی ہیں جہاں مختلف قوموں اور مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ بستے ہیں ۔ اور ایک دوسرے کو سننا اور ایک دوسرے کو جاننا یقیناً ہمارے لیے بہتر ہے۔

☆ کینیڈا کے سابق وزیر اعظم سٹیفن ہارپر (Stephen Harper) بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے کہا:۔ میں نے خلیفۃ المسیح کو متعدد مقامات پر خطاب کرتے ہوئے سنا ہے۔ اور انہوں نے ہمیشہ اسلام کا پرامن پیغام دنیا تک پہنچایا ہے اور آج شام بھی یہی کیا۔ یہ ایک عظیم الشان پیغام ہے جو ان کی جماعت کے تمام ممبران کا عکس بھی ہے۔

میرے خیال میں خلیفہ کے ریمارکس بہت ہی ضروری اور اہم ہیں اور ہر ایک کو ان کو سننے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ آج کے دور میں انتہا پسند عناصر اسلام کو بدنام کرنے پر تُلے ہوئے ہیں اور عام لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ یہی اصل اسلام ہے۔ اس لئے ایسے وقت میں خلیفۃ المسیح کا یہ خطاب نہایت ہی موزوں ہے۔ اسلام کا مطلب ہی امن ہے، اسلام کا مطلب اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق ہے۔

خلیفہ نے ان تمام مسائل پر اور دنیا کے دیگر مسائل خاص طور پر مشرق وسطیٰ کے موضوع پر نہایت پُرحکمت روشنی ڈالی۔ یہ بہت ہی مشکل امر تھا لیکن انہوں نے بڑی ہی دانشمندی کے ساتھ اس پر بحث کی۔ میں ان تمام لوگوں کو اس بات کی تلقین کروں گا کہ اگر انہوں نے حضور کا خطاب نہیں سنا تو وہ ضرور اسے سنیں۔

☆ تقریب میں شامل ایک اور مہمان نے کہا:۔ یہ ایک زبردست اور منظم پروگرام تھا۔ اس کے ذریعہ ہم نے بہت معلومات حاصل کیں۔ آج دنیا کو اس پیغام کی اشد ضرورت ہے اور میں جماعت احمدیہ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے یہ بابرکت کام کیا اور میری دعا ہے کہ اللہ اس جماعت کو آئندہ بھی ایسے اچھے کام کرنے کی توفیق دے۔

☆ تقریب میں شامل ایک اور مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:۔ جب خلیفۃ المسیح مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لائے تو میری ان سے ملاقات ہوئی۔ بہت ہی کم لوگ ہوتے ہیں جنہیں مل کر ہم ایک اطمینان محسوس کرتے ہیں اور ایک خوبصورت احساس دل میں پیدا ہوتا ہے اور یہی میری کیفیت ہے اور اس سے زیادہ اپنے جذبات کو الفاظ میں ڈھالنا مشکل ہے۔

☆ کالج کے لیکچرار وقار راجہ صاحب اور ان کی اہلیہ شازیہ تسنیم صاحبہ بھی اس تقریب میں شامل ہوئیں۔ پروگرام کے بعد انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ہمیں اندازہ نہیں تھا کہ آج کا پروگرام اتنا زبردست ہوگا۔ جب خلیفۃ المسیح کا خطاب سنا تو ہم نے اپنے دلوں میں امن محسوس کیا۔ ان کا سارا پیغام امن پر مشتمل تھا۔ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ انہوں نے واقعتاً اسلام کی اصل تصویر پیش کی نہ کہ وہ تصویر جو داعش اور دیگر تنظیمیں بگاڑ کر پیش کرتے ہیں۔ خلیفہ نے پیغام دیا کہ اسلام صرف اور صرف امن کا مذہب ہے۔

☆ ساؤتھ ایشین کمیونٹی کے سیکرٹری ’رسپال سنگھ‘ صاحب نے کہا:۔ میں نے قادیان میں اپنی تعلیم حاصل کی ہے۔ ہمارا کالج قادیان کی مسجد سے بہت قریب تھا۔ اور میں اس جماعت کو بہت قریب سے جانتا ہوں۔ اور یہ بہت ہی اچھی جماعت ہے۔ میں جب سے یہاں کیلگری آیا ہوں ۔ ہمیشہ جماعت کے ساتھ ایک زندہ تعلق رکھا ہے۔ آج کا پروگرام بھی بہت عمدہ رہا۔

☆ Red Deer College کے CEO ’جَو وارڈ‘ (Joe Ward) بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:۔ میں بہت خوش قسمت ہوں کہ میری خلیفۃ المسیح سے انفرادی ملاقات ہوئی۔ حضور ایک باکمال شخصیت اور لیڈر ہیں۔ میری عمر کا بیشتر حصہ پاکستان میں گزرا ہے۔ اس وجہ سے اسلام کا مجھے شروع سے ہی خاصہ تعارف تھا۔ خلیفۃ المسیح کا پیغام ہمارے کالج کے لئے بہت ضروری ہے جہاں دس ہزار طالبعلم اور 1400 کے قریب کارکنان ہیں۔ ان سب کے لئے یہ پیغام انتہائی موثر ہے۔

☆ Eura West Investment کے صدر Sam Seebo صاحب نے کہا: ۔ میں انتہائی خوشقسمت ہوں کہ اس میں شامل ہوئی۔ اور میرا یہ یقین ہے ہم سب کو اللہ تعالیٰ کی اور اس کی مخلوق کی خدمت کرنی چاہئے۔ اور مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ اسی مقصد کے لئے کوشاں ہے۔

☆ کیلگری پولیس کے چیف Roger Chef صاحب نے کہا:۔ یہ بہت ہی حوصلہ افزا بات ہے کہ آج کی خوفزدہ دنیا میں اتنا پر امن ، پرامید اور دانشمندانہ پیغام سننے کو ملا۔ یہ ہماری روایات سے بہت مطابقت رکھتا ہے۔ اس لئے میں بہت خوش ہوں کہ آج کی رات میں نے بہت کچھ سیکھا۔

☆ سکھ کمیونٹی سے تعلق رکھنے والے ایک مہمان Sanjeev Khair نے کہا:۔ میرے لئے یہ ایک انتہائی عاجز کر دینے والا تجربہ تھا۔ خلیفۃ المسیح محض ایک مذہب کی راہنمائی اور نمائندگی نہیں کر رہے تھے بلکہ یہ تمام مذاہب کی نمائندگی کر رہے تھے۔ اور یہ بڑے اعزاز کی بات ہے۔ خلیفۃ المسیح نے واضح کر دیا کہ بعض لوگ مذہبی کتابوں کی مختلف تشریحات کرتے ہیں لیکن کسی مذہب میں شدت پسندی کی تعلیم نہیں ملتی۔ جو لوگ بھی ایسا کرتے ہیں انہیں یا تو صحیح معلومات نہیں ہوتیں یا وہ غیر ارادی طور پر یا وہ اپنی جہالت کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔

☆ سکھ کمیونٹی کے ایک دوست ’ایاب سنگھ‘ صاحب نے کہا:۔ میں نے قرآن پاک سے بہت سی اچھی چیزیں سیکھی ہیں۔ لیکن میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ مسلمان ممالک آپس میں کیوں لڑتے ہیں۔ جب اتنی واضح تعلیمات ہیں تو پھر جھگڑا کیسا؟ میری خواہش ہے کہ تمام مسلمان راہنما متحد ہو کر مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی کوشش کریں۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت شاندار تھا۔ دنیا کو ایسی آواز کی شدت سے ضرورت ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ایسا نہیں ہے۔ کسی ایک گروپ کی وجہ سے اسلام کو اس کا ذمہ دار قرار نہیں دیا جاسکتا۔ بلکہ بہت سی اور قوتیں بھی اس میں شامل ہیں۔ خلیفۃ المسیح نے بڑے اچھے رنگ میں اسلام کی پُرامن تعلیم کے بارہ میں بتایا کیونکہ میں نے بہت سے مخالف لوگوں سے اس کے برعکس سن رکھا تھا۔ اور میرا ذہن آج اسلام کے بارہ میں مزید کھلا ہے۔ امید ہے کہ یہ زینہ کی پہلی سیڑھی ثابت ہوگی اور ’محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں‘ ایک شاندار پیغام ہے۔

☆ Royal Mountain Police کے چیف سپرنٹنڈنٹ Tony Hemry صاحب نے کہا:۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب سننا میرے لیے ایک اعزاز کی بات تھی۔ خلیفہ نے جو پیغام دیا وہ عقل کے مطابق تھا اور عالمگیر تھا۔ جیسا کہ خلیفہ نے خود بھی بتایا کہ پوری دنیا پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ کینیڈا کی عوام کے لئے بھی یہ پیغام بہت ضروری ہے کیونکہ اس سے ان کی غلط فہمیاں دور ہوں گی۔ مجھے تو پہلے سے ہی کسی حد تک تعارف تھا لیکن دوسروں تک بھی یہ پیغام پہنچنا بہت ضروری ہے۔ خلیفہ کا کسی اور کے ساتھ موازنہ کرنا حقیقتاً میرے لیے مشکل ہے۔ وہ ایک منفرد شخصیت ہیں۔

☆ تقریب میں شامل ایک اور مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت مؤثر تھا اور انگریزی بہت عمدہ تھی۔ خلیفہ نے کافی اچھے نکات اٹھائے اور عالمی سطح کے حوالہ سے بھی روشنی ڈالی اور جو دنیا میں اس وقت اسلام یا انتہا پسندی کے حوالہ سے ہو رہا ہے اس بارے میں بھی بات کی۔ عام طور سے ایسی باتیں سامنے نہیں آتیں لیکن حضور نے کھل کر بات کی جو کہ بہت اچھا تھا۔ میرے خیال میں کینیڈین لوگوں کے لئے یہ پیغام سننا بہت ضروری ہے۔

☆ یونیورسٹی آف کیلگری کے Dean مسٹر Richard Cigertson صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:۔ خلیفہ کا خطاب بہت ہی عمدہ تھا۔ اس طرح کے لیڈر کی موجودگی دنیا کے لئے باعث رحمت ہے۔

☆ یونیورسٹی آف کیلگری کی وائس چانسلر Elizabette Kennon نے کہا:۔ خلیفہ کا خطاب بہت ہی شاندار تھا۔ ہماری آئندہ نسلیں جو ہمارے اداروں میں تیار ہو رہی ہیں ان کے لئے اس پیغام کا سننا بہت ضروری ہے۔ یہ پیغام وقت کا تقاضہ ہے۔

ہمارے پاس بہت سے مسلمان اور دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے شاگرد بھی ہیں۔ اس لیے ایک دوسرے کی قدر کرنا، اور ایک دوسرے کو نہ صرف برداشت کرنا بلکہ ایک دوسرے سے اچھی باتیں لے کر معاشرہ تشکیل دینا بہت ضروری ہے۔ اس پیغام کی آواز مزید بلند ہونی چاہئے اور دنیا میں پھیلنا چاہئے۔ یہ آج کی دنیا کی ضرورت ہے!

☆ لیڈر آف دی البرٹا پارٹی اور کیلگری Elbow کی Legislative Assembly کے ممبر Gren Clark نے کہا:۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت ہی متأثر کن اور بروقت اور دنیا کے موجودہ حالات کے مطابق تھا۔ کیلگری اور کینیڈا کے لوگوں کو پتہ چلا ہے کہ اسلام ایک پُرامن مذہب ہے۔ اور یہ بات ہمیں دوسروں تک بھی پہنچانی چاہئے۔ یہ پیغام باقی کینیڈین تک بھی پہنچنا انتہائی ضروری ہے کہ اسلام ایک پُرامن مذہب ہے کیونکہ حقیقت یہی ہے۔ میری درخواست ہے کہ خلیفہ اپنے اس پیغام کو جاری رکھیں کیونکہ یہ محبت کو فروغ دینے اور نفرت کو مٹانے کا پیغام ہے۔

☆ یونیورسٹی آف کیلگری کے ایک پروفیسر بھی اپنی اہلیہ کے ساتھ اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے کہا:۔ خلیفۃ المسیح کا پیغام امن کا پیغام تھا جو بہت ضروری ہے۔ ہم بنیادی طور ڈچ ہیں اور ہمارے ہاں کہاوت ہے کہ [Unknown is Unloved] یعنی جس چیز کا علم ہی نہیں اس سے محبت کیسے ہو سکتی ہے؟ یہی حال اسلام کا ہے۔ جب اسلام کی حقیقت کا پتہ چلتا ہے تو وہ اچھا لگنے لگتا ہے۔ ہمیں آج حضور کو سننے کا موقع ملا ہے۔ آج سے اسلام کو ہم بہتر سمجھیں گے اور اسلام سے پہلے سے زیادہ محبت کریں گے۔

☆ ایک عیسائی پادری بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے کہا:۔ احمدیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور یہ پرامن پیغام پر مشتمل ہے۔ میرے خیال میں آج خلیفۃ المسیح نے اس کی اچھی تشریح کی۔ اور یہ بہت اچھا کام ہے جو کہ ایک دوسرے سے تعلقات پختہ کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ میرا جماعت کے لیے یہی پیغام ہے کہ اس کام کو جاری رکھیں اور باہر نکل کر بھی یہ پیغام پہنچائیں اور معاشرہ میں تعلقات کو بڑھائیں اور مضبوط تر کرتے چلے جائیں۔

☆ ایک مہمان خاتون Lila Sherin جو کہ Legislative Assembly کی ممبر ہیں انہوں نے اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا:۔ میرے لیے یہ بڑے اعزاز کی بات ہے کہ مجھے اس پروگرام میں شرکت کرنے کا موقع دیا گیا۔ خلیفۃ المسیح نے جو وقت یہاں ہمارے ملک میں گزارا ہے اس کا ہمارے ملک پر بہت خوشکُن اثر ہو رہا ہے۔ میرے لیے بہت خوشی کی بات ہے کہ مجھے ایک ایسے عقلمند اور عاجز انسان سے ملنے کا موقع ملا جن کا پوری دنیا میں چرچا ہے جو اسلام کی اصل تعلیم کو اجاگر کرنے میں کوشاں ہیں۔ یہ ہے تو اسلام کا پیغام مگر ہر کلچر اس کو اپنا سکتا ہے۔

☆ سابق ممبر آف البرٹا اسمبلی شیراز شفیق صاحب نے کہا:۔ خلیفۃ المسیح کا پیغام عین وقت کا تقاضا ہے جبکہ دنیا میں دوریاں پیدا ہو رہی ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جو دوریاں ختم کرتی ہے اور تعلقات بڑھاتی ہے جو اپنا ہاتھ آگے بڑھاتی ہے۔

خلیفہ نے آج جو پیغام دیا وہ انتہائی سادہ مگر انتہائی اہم تھا۔ ہمیں ایک ایسا معاشرہ تشکیل دینا ہے جہاں امن پھیلے۔

☆ کیلگری کی Legislative Assembly کے ممبر Bob Gill صاحب نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت مؤثر تھا اور اپنے اندر ایک رُعب لئے ہوئے تھا جس میں انہوں نے اسلام کی اصل تصویر دکھائی۔ خلیفہ کی شخصیت بہت ہی بارعب ہے اور جرأت مندانہ لیڈرشپ ہے جو کھل کے دنیا کو حقائق سے آگاہ کر رہی ہے۔ جس دن خلیفہ کیلگری تشریف لائے میں بھی انہیں لینے گیا ہوا تھا اور تب زندگی میں پہلی بار میری خلیفہ سے ملاقات ہوئی۔ میں ان کی بارعب شخصیت کو دیکھ کر گنگ سا ہو گیا تھا۔

☆ تقریب میں شامل کونسلر Andre Shabot صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:۔ آج کی یہ تقریب بہت اچھا تجربہ تھا۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ آج سے پہلے مجھے نہ تو اسلام اور نہ ہی قرآن کا صحیح علم تھا۔ خلیفہ نے آج مجھے بتایا کہ اصل اسلام کیا ہے اور ابتدائی مسلمانوں نے جنگ کیوں کی تھی؟ خلیفہ نے مجھ پر واضح کر دیا ہے کہ اسلامی تعلیمات حکمت سے پُر ہیں۔

عیسائی تعلیمات کے مطابق تو ایک گال پر طمانچہ

کھانے کے بعد دوسرا آگے کر دینا چاہئے۔اس لئے میرا نہیں خیال کہ حضرت عیسیٰ پر خواہ کتنا بھی ظلم ہوتا وہ دفاعی جنگ کرنے کی اجازت دیتے۔لیکن اسلام کے نبی حضرت محمد ﷺ نے تیرہ سال تک مظالم برداشت کئے اور اس کے بعد قرآن کریم نے انہیں دفاعی جنگ کی اجازت دے دی۔اس سے میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ عیسائیت حد سے زیادہ پُرامن مذہب ہے لیکن 'اسلام' انسانی فطرت سے مطابقت رکھنے والا مذہب ہے اور اس کی تعلیمات میں عیسائیت کی نسبت زیادہ حکمت نظر آتی ہے۔

میرا ذاتی خیال یہی ہے کہ ہر وقت مار کھانے کے لئے تیار رہنے میں کوئی حکمت نہیں ۔ ایک وقت ایسا آتا ہے جب انسان کو اپنا دفاع کرنا پڑتا ہے۔اگر کوئی مجھ پر ایک یا دو دفعہ حملہ کرے تو شاید میں اپنا دوسرا گال بھی پیش کر دوں لیکن جب وہ مجھ پر تیسری بار حملہ آور ہوگا تو میں اس کے آگے کھڑا ہو جاؤں گا اور اپنا دفاع کروں گا۔اور بنیادی طور پر یہی اسلامی تعلیم ہے۔

☆ ایک غیر احمدی مسلمان خاتون صائمہ صاحبہ نے کہا:۔ میں نے اب تک کینیڈا میں جتنی بھی تقاریب میں شرکت کی ہے، ان میں سے آج کی تقریب سب سے زیادہ شاندار تھی۔آج کی یہ تقریب امن، برداشت، محبت اور وقار کا عکس پیش کر رہی تھی۔کاش کہ مسلم کونسل کے ممبران بھی اس تقریب میں شامل ہوتے تاکہ انہیں احمدیت کے بارہ میں پتہ چلتا اور ان کا تعصب ختم ہوتا۔ خلیفہ کا ہر لفظ اپنے اندر عجیب شان رکھتا تھا۔

☆ کیلگری پولیس کے ایک آفیسر Bob Richie نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا:۔ خلیفہ کا یہ خطاب نہایت دلچسپ تھا۔خلیفہ نے بتایا کہ اسلام کس طرح ملٹی کلچرازم کو فروغ دیتا ہے۔ایک عظیم مسلمان لیڈر سے امن کا پیغام سن کر بہت ہی اچھا لگا۔ ہماری سوسائٹی میں اسی چیز کی ضرورت ہے۔خلیفہ تمام لوگوں کو یکجا کر رہے ہیں اور بین المذاہب ڈائیلاگ کو فروغ دے رہے ہیں۔خلیفہ کی باتیں سیدھی میرے دل کو جا کر لگیں بالخصوص جب انہوں نے عالمی تعلقات کے حوالہ سے بات کی اور بتایا کہ ان مسائل کا کیسے حل نکل سکتا ہے۔اور انہوں نے قرآن کریم کے حوالے دے کر ثابت کیا کہ اسلام امن کا مذہب ہے اور مسلمانوں کو ہر حال میں صلح کی طرف ہاتھ بڑھانے کی تعلیم دی گئی ہے خواہ دوسرے فریق کی نیت خراب ہی کیوں نہ ہو۔

☆ تقریب میں شامل ایک معمر دوست David Gaskin صاحب نے حضور انور کے خطاب کے حوالہ سے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:۔ یہ تو صرف امن اور امن کا ہی پیغام تھا۔خلیفہ نے یہ ثابت کر دیا کہ اسلام سے خائف ہونا سراسر بیوقوفی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ قرآن کسی قسم کے تشدد کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ ہمیں انصاف کی تعلیم دیتا ہے۔خلیفہ نے یہ ثابت کردی کہ 98 فیصد مسلمان اچھے لوگ ہیں اور اسلامی تعلیمات کی پیروی کرتے ہیں مگر صرف 2 فیصد ایسے ہیں جو اسلامی تعلیمات کے خلاف کام کر رہے ہیں۔اور اس چیز کو صرف اسلام کے ساتھ جوڑا نہیں جا سکتا بلکہ ہر مذہب میں 2 فیصد کے قریب ایسے لوگ ہوتے ہیں جو دوسروں کو برا بھلا کہتے ہیں۔شمالی آئرلینڈ کی تاریخ کو دیکھ سکتے ہیں جہاں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ عیسائیوں نے کئی دہائیوں تک ایک دوسرے کی خونریزی کی۔ کیا وہ عیسائیت کا قصور تھا؟

خلیفہ کے الفاظ حکمت سے پُر تھے۔مجھے خاص طور پر خلیفہ کی یہ بات بہت پسند آئی کہ سیاستدانوں کو تفریق ڈالنے کی بجائے لوگوں کو متحد کرنا چاہئے۔خلیفہ نے جس جنگ کے حوالہ سے خبردار کیا میں اب اس پر ضرور غور کروں گا۔

☆ کینیڈا کے indigenous لوگوں کے ایک راہنما Jason Goodstriker نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:۔ مجھے پہلے کبھی قرآن پڑھنے کا موقع نہیں ملا تھا اور جس طرح خلیفہ نے قرآن کریم کے حوالہ جات بتائے وہ مجھے بہت اچھے لگے۔مجھے احساس ہوا کہ قرآن کریم تو دانائی اور حکمت کی کتاب ہے جو وہی تعلیمات دیتی ہے جو ہم نے اپنے بڑوں سے سیکھی ہے۔گو کہ ہم لوگ دنیا کے ایک دوسرے حصہ سے ہیں لیکن ہم بھی وہی زبان بولتے ہیں جو آپ لوگ بولتے ہیں۔ یعنی امن کی زبان۔

☆ کینیڈا کی indigenous کمیونٹی کے ایک ممبر Lee Crowchild نے کہا:۔ مجھے بہت اچھا لگا کہ خلیفہ وقت نے نہایت ایمانداری اور جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسلام پر لگائے جانے والے اعتراض کہ 'اسلام دہشت گردی کی تعلیم دیتا ہے' کا مقابلہ کیا۔ مجھے یہ بھی بہت اچھا لگا کہ خلیفہ نے اسلامی صحیفہ سے حوالہ جات دے کر ثابت کیا کہ ایسے اعتراضات غلط ہیں۔ پھر خلیفہ نے جس طرح مغربی ممالک کو کہا کہ وہ مشرق وسطیٰ میں ہتھیار مہیا کر رہے ہیں وہ بھی بالکل سچ ہے۔خلیفہ نے اسلامی جنگوں کی حکمت بیان کرتے ہوئے ایک فقرہ کہا کہ "to stop hand of oppression" یہ فقرہ مجھے بہت پسند آیا۔ میں اسے ہمیشہ یاد رکھوں گا۔

میں جانتا ہوں کہ آپ کے خلیفہ 'ظلم اور تشدد' کا مطلب بڑی اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اس لئے میں نے محسوس کیا کہ خلیفہ ہماری تکلیف کو بڑی اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔

☆ ایک مہمان Anila Lee Yeun صاحبہ نے کہا:۔ مجھے بہت اچھا لگا کہ خلیفہ نے کینیڈا کے سابق وزیر اعظم کے سامنے مغربی دنیا کو بتایا کہ انہیں انصاف کرنا چاہئے اور دنیا کے مسائل میں اپنے کردار پر غور کرنا چاہئے۔خلیفہ وقت نے بالکل درست فرمایا کہ دنیا کے مسائل کا ذمہ دار کسی ایک فریق کو نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔

☆ کونسلر Shane Keating نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا؛ میرا تعلق آئرلینڈ سے ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ تنازعات کی بہت سی وجوہات ہیں اور صرف مذہبی تعلیمات کو موردِ الزام نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔خاص طور پر جو حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے اسلحہ کی تجارت کے حوالہ سے بات کی ہے کہ کس طرح یہ بہت ساری جنگوں کا باعث بن رہی ہے اور کتنی معصوم جانوں کا ضیاع ہو رہا ہے، یہ بہت اہم بات ہے۔

☆ Kelly صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا؛ سچ بتاؤں تو میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ کس قدر اہم پروگرام میں شرکت کرنے جا رہی ہوں۔ میں صرف اپنی دوست کو خوش کرنے آئی تھی لیکن میں بہت ہی خوش ہوں کہ میں آ گئی۔میں نے کبھی ایسا پروگرام نہیں دیکھا جس میں ہر طرف مثبت سوچ ہو اور جماعت احمدیہ کے امام کا پیغام بہت ہی اعلیٰ ہے۔مجھ جیسے کم علم کو بھی یہ بات اچھی طرح سمجھ آ گئی ہے کہ اسلام ایسا مذہب ہے جو ہر قوم، نسل اور مذہب کو خوش آمدید کہتا ہے۔ چنانچہ ہمیں ہرگز اسلام سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ضرورت ہے تو اس بات کی کہ ہم مسلمانوں کو بہتر طور پر جاننے کی کوشش کریں۔

غیر مسلم سکالرز کے جو حوالہ جات پیش کئے گئے وہ مجھے بہت اچھے لگے ہیں کہ کس طرح انہوں نے اپنا نقطہ نظر پیش کرتے ہوئے اسلام کے پیغمبر کو امن پسند ثابت کیا ہے۔

☆ Carmen صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ؛ پر حکمت اور آنکھیں کھول دینے والا پروگرام تھا۔میں عموماً بہت باتیں کرتی ہوں لیکن مجھے الفاظ نہیں مل رہے کہ میں اپنے تاثرات بیان کر سکوں۔

خلیفہ نے مجھے بہت متاثر کیا ہے، جس طرح سب مہمانوں کو خوش آمدید کہا، سب کا شکریہ ادا کیا، یہ بہت دل موہ لینے والا انداز تھا۔خلیفہ نے جو بہت ہی پر حکمت خطاب کیا اور بتایا کہ مسلمانوں کی طرف سے بھی غلطیاں ہو رہی ہیں اور اسی طرح غیر مسلم دنیا سے بھی غلطیاں ہو رہی ہیں اور یہ کہ ہمیں ایک دوسرے کی غلطیوں سے سیکھنا چاہئے نہ کہ ایک دوسرے پر الزام لگائیں۔خلیفہ نے بتایا کہ کس طرح مسلمانوں کو مجبور کیا گیا کہ وہ جنگ کریں اور جنگ کے دوران بھی انہوں نے معصوم لوگوں مثلاً مذہبی علماء یا معصوم خواتین اور بچوں پر حملہ نہیں کیا۔اور یہ بھی بیان کیا کہ کس طرح اقوام متحدہ کو جس طرح انسانیت کی حفاظت کرنی چاہئے تھی، وہ نہیں کر رہی۔یہ باتیں بہت متاثر کُن تھیں۔

☆ Bryan Littlechief صاحب اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں؛ جس طرح خلیفۃ المسیح نے امن کے قیام پر اپنے خطاب کو مرکوز رکھا، یہ بہت ہی اچھا انداز تھا۔میں اسلام کے بارے میں بہت کم جانتا تھا، ڈرتا تھا اور میڈیا میں منفی کوریج کی وجہ سے مخمصے کا شکار تھا۔میں سوچا کرتا تھا کہ کیا قرآن واقعی فساد کی تعلیم دیتا ہے؟ آج بالآخر مجھے اپنے سوالات کا جواب مل گیا ہے۔خلیفہ نے قرآنِ کریم کے حوالے پیش کئے اور ثابت کیا ہے کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ پہلے میں جب بھی سفر کے دوران کسی مشرقِ وسطیٰ سے تعلق رکھنے والے فرد سے ملتا تو ڈرتا تھا کہ وہ دہشتگرد حملہ نہ کر دے، لیکن مجھے آج معلوم ہوا ہے کہ اسلامی تعلیم سے خوفزدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔خلیفہ نے جو پیغام دیا ہے، ہمیں اس پیغام کی بہت ضرورت ہے، کیونکہ دنیا میں بہت فساد پیدا ہو چکے ہیں۔خلیفہ نے سب کو بتایا کہ ہمیں نفرت کا مقابلہ ہمدردی اور پیار سے کرنا ہے۔خلیفہ بہت روحانی شخصیت ہیں۔

☆ Ehab Ali صاحب بیان کرتے ہیں؛ میں نَو مسلم ہوں اور یہ پہلا موقع ہے کہ میں احمدیوں کے کسی پروگرام میں شرکت کر رہا ہوں۔مجھے آپ کے خلیفہ کی باتیں سن کر اور انہیں دیکھ کر بہت خوشی ہو رہی ہے کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ یہاں صرف احمدیوں کا دفاع کرنے نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کا دفاع کرنے آئے ہیں، اسلام کی تعلیمات کا دفاع کرنے آئے ہیں۔لہٰذا یہ تمام مسلمانوں کے لئے خدمت ہے اور اس کے لئے میں خلیفہ کا احسان مند ہوں۔خاص کر جس طرح خلیفہ نے قرآنِ کریم کی تعلیمات پیش کر کے ہمارے مذہب کا دفاع کیا ہے، یہ بہت ہی متاثر کن ہے، کیونکہ یہی کتاب ہماری مستند ترین کتاب ہے۔آج مجھے قرآنِ کریم کی بہت سی آیات کی بہتر انداز میں سمجھ آئی ہے اور میں نے سیکھا ہے کہ یہ آیات کس طرح پیش کرنی ہیں۔آپ کو ایسے پروگرام دنیا کے تمام حصوں میں کرنے چاہئیں۔

☆ Bravinder Singh Sahota صاحب بیان کرتے ہیں؛ میں خلیفۃ المسیح کے خطاب سے بہت متاثر ہوا ہوں۔مرزا مسرور احمد بہت ہی مخلص رہنما ہیں جو دنیا کے تنازعات کو کلیۃً ختم کرنا چاہتے ہیں۔اس حوالہ سے ان کے الفاظ سچائی پر مبنی ہیں اور دنیا کی موجودہ صورتحال کی اہم ترین ضرورت ہیں۔ دنیا میں بہت بے چینی ہے کہ اسلام پرامن مذہب ہے یا انتہا پسندی کو فروغ دیتا ہے؟ اور کسی ایسی شخصیت کی ضرورت تھی، جو ان سوالات کے جواب دے اور دنیا کو حقیقت بتائے۔تمام عالمِ اسلام میں خلیفہ کے علاوہ کوئی بھی ان سوالات کے جواب دینے کو تیار نہیں۔آپ نے نہایت وضاحت کے ساتھ بتایا کہ اسلام شدت پسندی کو فروغ نہیں دیتا بلکہ رسولِ کریم ﷺ نے زندگی بھر جھگڑے سے اجتناب کیا اور جب ظلم کی انتہا ہو گئی تو اُس وقت دفاع کے طور پر جنگ کی۔

مجھے اب اسلام کی اصل تعلیمات سے آگاہی حاصل ہوئی ہے اور خلیفہ جیسی عظیم شخصیت کو دنیا بھر میں قیامِ امن کے لئے کوششیں کرتے دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ مجھے خوشی ہوئی ہے کہ جس طرح آپ نے مسلمان انتہا پسندوں کی کھل کر مذمت کی ہے۔خلیفہ کے الفاظ نہایت سیدھے سادے لیکن جرأت اور حکمت سے بھرے ہوئے ہیں۔

....

کیلگری میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پروگراموں کی غیر معمولی کوریج ہوئی اور لکھوکھہا لوگوں تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا۔

کیلگری Calgary میں میڈیا کوریج

کیلگری میں دو مختلف پروگراموں کے ذریعہ میڈیا میں وسیع پیمانے پر کوریج ہوئی۔

پیس سمپوزیم میں درج ذیل میڈیا اداروں نے شمولیت کی اور کوریج دی۔

1- CBC News
2- Global News
3- NewsTalk 770 ریڈیو سٹیشن
4- اس کے علاوہ 7 دیگر ریڈیو سٹیشنز نے بھی کوریج کی۔

اس طرح پیس سمپوزیم کی کوریج کے ذریعہ مجموعی طور پر 1.5 ملین افراد تک پیغام پہنچا۔

پیس سمپوزیم کے علاوہ کیلگری میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک انٹرویو بھی ہوا اور ایک پریس کانفرنس کا بھی انعقاد ہوا جس میں درج ذیل میڈیا کے نمائندگان شامل ہوئے؛

اور پریس کانفرنس میں درج ذیل میڈیا سے تعلق رکھنے والے جرنلسٹس نے شرکت کی۔

1- Canadian Press
2- The Calgary Herald
3- The Calgary Sun
4- Metro News
5- CBC News Calgary
6- CTV News Calgary
7- Global News
8- City TV
9- Radio Canada
10- CBC Radio Calgary
11- AM 660 News
12- RED FM

علاوہ ازیں 660 نیوز ریڈیو اور City TV کے نمائندہ نے بھی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا انٹرویو لیا۔

اس طرح کیلگری میں اس انٹرویو اور پریس کانفرنس کے ذریعہ مجموعی طور پر 5 ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔

....

12 نومبر 2016ء بروز ہفتہ

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پینتالیس منٹ پر مسجد بیت النور میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پروگرام کے مطابق دس بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن، مکرم عابد وحید خان صاحب انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس اور خاکسار عبدالماجد طاہر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کی سعادت حاصل کی اور مختلف امور اور معاملات پر حضور انور نے ہدایات عطا فرمائیں۔

....

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج کے اس سیشن میں 53 خاندانوں کے 225 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان فیملیز کا تعلق درج ذیل چار جماعتوں سے تھا۔ ایڈمنٹن (Edmonton)، Fort Lloydminister McMurray، Vancouver

ایڈمنٹن سے آنے والی فیملیز 325 کلومیٹر، لائیڈ منسٹر سے آنے والی فیملیز 570 کلومیٹر، Fort McMurray سے آنے والی 780 کلومیٹر اور وینکوور (Vancouver) سے آنے والی فیملیز 950 کلومیٹر کا طویل فاصلہ طے کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجکر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

اعلان نکاح وخطبۂ نکاح

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پانچ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

عزیزہ عدیلہ نعیم چوہدری بنت مکرم نعیم بشیر چوہدری صاحب کا نکاح عزیزم ریحان احمد وحید ابن مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب مربی انچارج ہالینڈ کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ فریحہ مومن صاحبہ بنت مکرم عبدالشاد مومن صاحب کا نکاح عزیزم عادل محمد ابن مکرم ادریس محمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ افشاں محمود چوہدری بنت مکرم خالد محمود چوہدری صاحب کا نکاح عزیزم آصف احمد ابن مکرم مصباح الدین احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ سارہ ملک بنت مکرم شکراللہ ملک صاحب کا نکاح عزیزم مصور احمد ابن مکرم سرفراز خان صاحب کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ عائشہ منور صاحبہ بنت مکرم منور احمد صاحب کا نکاح عزیزم فہد اقبال چٹھہ ابن مکرم اقبال احمد چٹھہ کے ساتھ طے پایا۔

ان نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور نے فرمایا:

یہ نکاح جو میں نے اعلان کئے ہیں یا تو دونوں واقف نَو ہیں یا ایک فریق ان میں سے واقف نَو ہے۔ عموماً جیسے یہ آیات تلاوت کی جاتی ہیں ان میں سے ہر نئے شادی کرنے والے جوڑے کے لئے یہ ہدایت ہے کہ ایک دوسرے کے رشتے کا خیال رکھو۔ ایک دوسرے پر اپنا اعتماد بحال کرو، ہمیشہ سچائی پر قائم رہو اور اپنے کل کو بھی دیکھو کیسی ہے؟ پس یہ باتیں ہر قائم ہونے والے رشتہ کو یاد رکھنی چاہئیں۔ اگر اعتماد قائم کریں گے تو رشتے قائم رہنے والے ہوں گے۔ جو سچائی پر قائم ہوں گے اور ''قول سدید'' سچائی ہے۔ کوئی بات ایک دوسرے سے چھپانی نہیں ہے۔ رحمی رشتے ہیں، لڑکے کو اپنی ہونے والی بیوی یا بیوی کے رحمی رشتوں کا خیال رکھنا ہوگا۔ ان کا ادب و احترام کرنا ہوگا اور لڑکی کو بھی اپنے سسرالی رشتوں کا ادب واحترام کرنا ہوگا۔ تب ہی رشتے قائم رہتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صرف دنیا پر نظر نہ رکھو بلکہ اپنی کل کو بھی دیکھو۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا حساب لینا ہے۔ ہمیشہ اس دنیا میں نہیں رہنا۔ آگے کی بھی زندگی ہے اور تقویٰ پر چلتے ہوئے آئندہ کی زندگی کا خیال رکھو اور تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنی آئندہ نسلوں اور بچوں کی کل کو سنوارو۔ ان کو دین پر قائم کرو۔ ان کو دنیاوی تعلیم وتربیت کے ساتھ دینی تعلیم وتربیت بھی دو تب ہی کامیاب شادیاں ہوں گی اور آئندہ نسلیں بھی کامیابی سے پروان چڑھیں گی۔ جو دین کی خادم ہوں گی اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث بنیں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کو دنیاوی نعمتیں بھی عطا فرمائے گا۔ پس ہر قائم ہونے والے رشتہ کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ اللہ کرے کہ ان خاندانوں میں قائم ہونے والے یہ رشتے ہر لحاظ سے بابرکت ہوں اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے والے ہوں۔

....

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پانچ بجکر پچاس منٹ پر اپنے دفتر تشریف لائے اور مدرسہ حفظ القرآن میں تعلیم حاصل کرنے والے ایک طالبعلم عزیزم ناصف مبشر سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا۔

....

تصاویر

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کی لائی Lo میں تشریف لے آئے جہاں کیلگری ریجن کی مجالس عاملہ اور جماعتی عہدیداران اور کارکنان نے درج ذیل تیرہ گروپس کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

مجلس عاملہ جماعت Edmonton ویسٹ

مجلس عاملہ جماعت Edmonton ایسٹ

مجلس عاملہ جماعت وینکوور (Vancouver) اور صدران حلقہ

مجلس عاملہ جماعت کیلگری اور صدران حلقہ

مجلس عاملہ انصاراللہ ایڈمنٹن ایسٹ

مجلس عاملہ انصاراللہ ایڈمنٹن ویسٹ

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کیلگری ریجن

مجلس عاملہ انصاراللہ کیلگری ریجن

مجلس عاملہ جماعت Airedrie

مجلس عاملہ جماعت Chestermere

مجلس عاملہ جماعت Fort McMurray

Calgary Tour Team

کیلگری قافلہ ڈرائیورز + حفاظت خاص ٹیم

تصاویر کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے۔ جہاں چھ بجکر بیس منٹ پر واقفات نَو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

....

واقفاتِ نَو کی کلاس

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ فائزہ فاروق صاحبہ نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ ثمینہ جاوید صاحبہ نے پیش کیا۔

= اس کے بعد عزیزہ سابحہ صدف صاحبہ نے آنحضرت ﷺ کی درج ذیل حدیث مبارکہ پیش کی کہ آنحضرت ﷺ نے ایک بار فرمایا ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔

= بعد ازاں عزیزہ سدرہ صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

صوفیاء نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے۔ جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا تعالیٰ کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا ازسرنو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح و استحکام ہوتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا۔ اس میں بھی یہی بھید تھا کہ آپ کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرما دے گا۔ کیونکہ یہ خدا کا ہی کام ہے اور خدا کے انتخاب میں نقص نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس کام کے واسطے خلیفہ بنایا اور سب سے اول حق انہی کے دل میں ڈالا۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 525-524)

= اس کے بعد عزیزہ عائشہ صدف صاحبہ نے درج ذیل نظم خوش الحانی سے پڑھی۔

خلیفہ کے ہم ہیں خلیفہ ہمارا
وہ دل ہے ہمارا آقا ہمارا

= بعد ازاں عزیزہ فائزہ ماہم، ماریہ عثمان اور مہوش آفتاب نے درج ذیل عنوان پر ایک پریزینٹیشن دی: ''خلافت احمدیہ اور افراد جماعت کے درمیان محبت، ایک بے مثال روحانی تعلق''۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفات نَو کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واقفاتِ نَو سے دریافت فرمایا کہ حضور انور نے جلسہ کینیڈا کے موقع پر جو عورتوں سے خطاب فرمایا تھا اس کے پوائنٹس کسی کو یاد ہیں؟ آپ لوگ یہاں سے مہنگا ٹکٹ خرید کر جلسہ میں گئی تھیں تو کچھ تو یاد ہونا چاہئے۔

اس پر ایک واقفہ نَو نے عرض کیا:۔ حضور نے فرمایا تھا کہ اگر ہر عورت اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے والی ہو تو وہ اپنی بچوں کی اچھی تربیت کرنے والی بھی ہوتی ہے۔ جب کوئی عورت اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرے گی تو ہر لڑکا اچھا بیٹا، اچھا باپ اور اچھا خاوند ہوگا۔ اسی طرح ہر لڑکی اچھی بیٹی، اچھی بہو، اچھی ساس، اچھی نند بنے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اور اس طرح پھر امن قائم ہو جائے گا۔ گھروں کے اندر جھگڑے نہیں ہوں گے۔

☆ اس کے بعد ایک واقفہ نَو نے سوال کیا کہ حضور انور کی سب سے پسندیدہ Sushi کونسی ہے؟

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔** میں نے کبھی نام نہیں دیکھے لیکن سوشی کی تقریباً ساری قسمیں ہی کھا لیتا ہوں۔

☆ ایک طالبہ نے سوال کیا کہ میاں بیوی کے رشتہ میں privacy کی کیا حدود ہیں؟ چوری چھپے ایک دوسرے کی باتیں سننا اور ایک دوسرے کی چیزوں کی تلاشی لینا وغیرہ ٹھیک ہے؟

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا؛۔** یہ چیزیں غلط ہیں۔ اصل چیز اعتماد ہے۔ نکاح کے خطبہ میں جو آیات پڑھی جاتی ہیں ان میں دوسری یا تیسری ہدایت یہی ہے کہ سچائی پہ قائم رہو۔ سچائی سے مراد قولِ سدید ہے یعنی ایسا قول جس میں کسی بھی قسم کی بات کو TWIST کرنے والی چیز نہ ہو۔ اگر قولِ سدید آجائے تو پھر کسی قسم کا کوئی تجسس نہیں رہتا اور نہ ہی کسی کی تلاشی لینے کی ضرورت پڑتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

ویسے بھی اگر رشتوں کے درمیان اعتماد نہیں ہے تو رشتے قائم نہیں رہ سکتے۔ میاں بیوی کا رشتہ اعتماد کا رشتہ ہوتا ہے۔ ایک دوسرے پر confidence ہونا چاہئے۔ اصل چیز ہی اعتماد ہے اور اگر دونوں طرف سے اس کا خیال رکھا جا رہا ہو تو پھر سب ٹھیک ہے۔ تلاشی لینے یا اس قسم کی چیزیں اسی وقت پیدا ہوتی ہیں جب اعتماد نہ رہے۔ اور جب رشتوں میں اعتماد نہ رہے تو پھر دراڑیں پڑ جاتی ہیں اور جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں۔ اس لیے میں اکثر جوڑوں کو ہمیشہ کہا کرتا ہوں تم میاں بیوی ایک دوسرے کے لیے اپنی آنکھ اور زبان اور کان بند کرلو۔ اگر تمہیں کوئی خیال بھی آئے تو تم نے دوسرے کی برائیاں نہیں تلاش کرنی۔ اگر برا خیال ذہن میں آئے تو اپنی آنکھ بند کرلو اور اچھائی دیکھنے کے لئے آنکھ کھول لو۔ اگر تمہیں اپنے خاوند کی کوئی بات بری لگے اور تم اس پر کوئی comment کرنا چاہتی ہو تو بہتر ہے خاموش ہو جاؤ۔ اسی طرح اگر میاں بھی خاموش ہو جائے تو بہتر ہے۔ اگر کوئی اچھی بات ہو تو دونوں ایک دوسرے کی اچھی باتوں کو appreciate کرو اور ان کی تعریف کرو۔ بعض دفعہ لوگ کسی بری بات کو بڑھا چڑھا کر آگے بیان کرتے ہیں۔ اگر کوئی تمہارے خاوند کے خلاف ایسی بات کرے جس کے ذریعہ وہ تمہیں تمہارے خاوند کے خلاف کر رہا ہو تو ایسی صورت میں کان بند کرلو اور اسے کہہ دو کہ میں یہ بات نہیں سنوں

گی۔اسی طرح اگر کوئی خاوند سے اس کی بیوی کے بارہ میں بات کرے تو اسے نہیں سننی چاہئے۔

☆ اس کے بعد ایک واقفہ نَو سوال کیا کہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز روزانہ کتنی مرتبہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں؟

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**۔ ویسے تو مختلف وقتوں میں اپنے کاموں کے لئے کئی مرتبہ قرآن شریف کو دیکھنا پڑھتا ہے۔لیکن صبح مَیں کم ازکم آٹھ نو رکوع ضرور پڑھ لیتا ہوں۔ فجر کی نماز سے پہلے بھی اور فجر کی نماز کے بعد بھی۔

☆ اس کے بعد ایک واقفہ نے پوچھا کہ اگر تیسری جنگِ عظیم ہوتی ہے تو اس کے کینیڈا پر کیا اثرات ہوں گے؟

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**۔ اس کا اثر تو ساری دنیا پر ہوگا۔ظاہر ہے کینیڈا بھی اس میں involved ہوگا۔ آجکل تم لوگ جو poppy لگائے پھرتے ہو یہ اسی وجہ سے ہے کہ دوسری جنگِ عظیم میں کینیڈا کے کئی ہزار آدمی مارے گئے تھے حالانکہ کینیڈا براہِ راست اس میں involve نہیں تھا۔تو اب جو جنگ ہوگی اس میں سارے ملک involved ہیں۔ آپ لوگوں نے عراق میں بھی فوجی بھیجے۔ پھر سعودی عرب سے جو اسلحہ کی deal ہوئی ہے اس میں بھی کینیڈا نے کئی بلین ڈالر کے ہتھیار اور ammunition بھیجا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس میں کینیڈا بھی involved ہے۔ کینیڈا چاہے جتنا بھی دور ہے لیکن جنگ کا کچھ نہ کچھ اثر تو اس پر بھی ہوگا۔لیکن یہ دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو عقل دے اور کوئی بھی ملک ایٹم بم کا استعمال نہ کرے۔ ورنہ اگلی نسلیں crippled ہوجائیں گی جو بڑی خطرناک چیز ہے۔

☆ ایک واقفہ نَو نے سوال کیا کہ میں بہت چھوٹی تھی جب ہماری فیملی ملاقات ہوئی تھی۔دوبارہ ملاقات کس طرح ہوسکتی ہے؟

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**۔ اب ماشاء اللہ جماعت اتنی بڑھ گئی ہے۔تم نے تو چھوٹی عمر میں ملاقات کر لی تھی لیکن بہت سارے لوگ ہیں جنہوں نے کبھی بھی نہیں کی۔ ان کو بہر حال پہلے چانس ملے گا۔

☆ اس کے بعد ایک واقفہ نَو نے عرض کیا کہ میں وقفِ نَو کی تحریک میں شامل ہوں اور ایک مربی کی بیوی بھی ہوں۔اس لئے مجھ پر نفس کا جہاد لازم ہے۔لیکن بعض اوقات ایسی کیفیت طاری ہوجاتی ہے کہ نفسانی خواہشات کو دبانے کی کوشش تو کرتے ہیں لیکن نہ چاہتے ہوئے بھی وہ خواہشات غالب ہوجاتی ہیں۔تو ایسا کیا کرنا چاہئے کہ ہم آسانی سے ان خواہشات کو دبا سکیں تا کہ وہ ہم پہ غالب نہ آئیں۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ ہر وقت یاد رہنا چاہئے۔ پھر اہر وقت ذہن میں رکھو کہ تم نے وقف کیا ہوا ہے۔ واقف زندگی کی بیوی بھی وقف ہوتی ہے۔تم تو واقفہ نَو بھی ہو اس لئے تمہارا تو دوہرا وقف ہے۔ ایک واقفہ نَو کی حیثیت سے وقف اور دوسرا واقف زندگی کی بیوی کی حیثیت سے ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ پھر اگر ایسی خواہشات آتی ہیں جو دنیاوی قسم کی ہوں جیسے دنیا کے پاس پیسہ ہے اور ہمارے پاس نہیں ہے۔فلاں تو فلاں چیز خرید سکتا ہے اور ہم نہیں خرید سکتے۔فلاں بڑے گھر میں رہتا ہے اور میں چھوٹے گھر میں رہتی ہوں۔اس طرح بہت ساری خواہشات ہوتی ہیں تو اس وقت استغفار پڑھنا چاہئے۔اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو۔استغفار کشائش پیدا کردیتا ہے اور دوسرا قناعت بھی پیدا کردیتا ہے۔یہ میں اپنے تجربہ سے کہہ رہا ہوں۔ میں گھانا میں رہا ہوں اور وہاں جیسے حالات کہیں بھی نہیں تھے۔تم لوگوں کا الاؤنس تو مہینہ چل جاتا ہے لیکن ہمارا الاؤنس پندرہ دنوں میں ختم ہو جاتا تھا۔ پھر ہمیں پتا ہے ہم کس طرح گزارا کرتے تھے۔ میں نے کبھی کہیں سے پیسے نہیں منگوائے۔ نہ گھر سے اور نہ کہیں اور سے۔جس طرح بھی ہوا گزارا کرلیا اور میری بیوی بچوں نے بھی ساتھ دیا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ تو پہلی چیز یہی ہے کہ اس قسم کے خیال ہی نہیں آنے چاہئیں۔ ہمیشہ یہ ذہن میں رکھو کہ میں نے وقف کیا ہے اور واقفِ زندگی تو سپاہی ہوتا ہے۔جب کوئی سپاہی یا فوجی میدانِ جنگ میں جاتا ہے تو یہ نہیں سوچتا کہ لوگ تو گھروں میں آرام کررہے ہیں اور میں یہاں گولی کے سامنے کھڑا ہوں اور لڑائی کررہا ہوں اور مجھے گولی بھی لگ سکتی ہے اور میں مر بھی سکتا ہوں۔پس اسی طرح واقف زندگی کو بھی نہیں سوچنا چاہئے اور اس کا سب سے بڑا ہتھیار یہ ہے کہ نمازوں اور عبادتوں کے علاوہ استغفار کیا کرے۔ جب بھی اس قسم کے خیالات آئیں تو استغفار شروع کردو۔اس سے حالات بھی بہتر ہو جاتے ہیں اور قناعت بھی پیدا ہوجاتی ہے۔

☆ اس کے بعد ایک واقفہ نَو نے سوال کیا کہ کیا حضورانور Climate Change پہ believe کرتے ہیں؟

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**۔ ساری دنیا کا climate change تو ہو رہا ہے لیکن یہ climate change اتنا خطرناک نہیں جتنا یہ extremists اور terrorists خطرناک ہوگئے ہیں۔ اب جب دنیا کی آبادی بڑھتی ہے تو لوگ deforestation کرتے ہیں یعنی جنگل کاٹتے ہیں۔ یہاں کیلگری میں بھی بہت ساری نئی development ہوگئی ہے کیونکہ لوگوں کی آبادی بڑھ رہی ہے۔آبادی بڑھنے کی وجہ سے صرف درخت نہیں کٹ رہے بلکہ کاریں بھی زیادہ چل رہی ہیں جس کی وجہ سے کاربن emission زیادہ ہوتی ہے۔ پھر آپ لوگوں کے گھروں میں گیس چلتی ہے وہ بھی ماحول کو pollute کررہی ہے۔تو یہ ساری چیزیں climate پر اثر تو ڈال رہی ہیں اور خطرناک بھی ہیں لیکن اتنی خطرناک نہیں جتنے terrorist خطرناک ہیں۔

☆ ایک واقفہ نَو نے عرض کیا کہ جتنی بھی شادی شدہ واقفات ہیں آپ ان کے لئے کچھ نصیحت فرمائیں کہ وہ کس طرح اپنی گھریلو ذمہ داریوں اور اپنے وقف میں balance create کرسکتے ہیں؟

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**۔ جو تو واقفینِ زندگی کی بیویاں ہیں وہ تو خود بھی وقف ہیں۔ دوسرا میاں بیوی کے تعلقات کی بات ہے تو میں نے اس کی نصیحت کردی ہے۔ تیسری بات یہ کہ جو واقفاتِ نَو غیر واقفین نَو کی بیویاں ہیں انہیں کیا کرنا چاہئے؟ تو اس حوالہ سے یاد رکھیں کہ چاہے آپ کی شادی واقف نَو سے ہوئی ہے یا کسی ایسے آدمی سے جو دنیا کے کام کررہا ہے آپ کو ہمیشہ یہ احساس ہونا چاہئے کہ ہم وقف نَو ہیں اور ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔ یہ تو ایک عام احمدی کے لیے بیعت کا تقاضا ہے کہ اس نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔اس لئے اگر کوئی دینی کام ملتا ہے تو اس کو کرنا چاہئے۔ اگر کوئی نہیں ملتا تو خود راستے explore کریں کہ ہم کس طرح دین کی خدمت کرسکتے ہیں۔آپ اب پڑھی لکھی ہیں تو اخباروں میں article لکھیں۔اسلام کے متعلق لوگوں کے جو شکوک ہیں انہیں ختم کریں۔ جماعتی رسالوں میں article لکھیں۔اپنے رسالوں میں تربیت کے بارہ میں مضمون لکھیں۔اسلام کے بارے میں دنیا کو بتائیں۔اگر وقت ہو تو لٹریچر تقسیم کریں۔ اپنے دوستوں کا دائرہ بڑھائیں اور ان کو اسلام کے بارے میں بتائیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ باقی گھر کے کام کرنے کے علاوہ گھر میں بیٹھ کر اپنا دینی علم بڑھاتی رہیں۔لیکن یہ نہیں کرنا کہ خاوند گھر آئے تو کھانا بھی نہ پکا ہو۔ بچے سکول سے آئیں تو ان کو کہہ دیا کہ جاؤ فریج میں سے کیلا یا سیب نکال کر کھالو یا ٹوسٹ پر مکھن لگا کر کھالو۔ بیوی کا کام ہے کہ جب خاوند گھر میں آئے تو گھر بھی صاف ستھرا ہو اور کھانا بھی پکا ہو۔ بچے سکول سے گھر آئیں تو ان کو پتہ ہو کہ ماں کے پاس جائیں گے تو ہمیں محبت بھی ملے گی، پیار بھی ملے گا اور بھوکے سکول سے آئے ہیں تو ماں نے اچھا کھانا پکایا ہوگا۔ تو یہ ساری چیزیں balance کرنی ہیں۔ گھر کا ماحول ڈسٹرب نہیں ہونا چاہئے۔ اگر کسی اور کام کے لئے وقت نہیں ملتا تو کم ازکم گھر بیٹھ کر اپنے دینی علم کو بڑھائیں۔ قرآن کریم پڑھیں، تفسیر پڑھیں، دینی کتابیں پڑھیں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں پڑھیں۔ اگر اردو نہیں آتی تو جو کتابیں انگلش میں ہیں وہ پڑھیں۔تو یہ ساری چیزیں آئندہ بچوں کی تربیت میں کام آئیں گی۔ لیکن یہ بہانے نہیں ہونے چاہئیں کہ صبح سے شام تک لجنہ کی میٹنگز ہو رہی تھیں اس لئے باقی کام نہیں کرسکے۔لجنہ میٹنگز میں گپیں زیادہ مارتی ہیں اور کام تھوڑے کرتی ہیں۔ اور لجنہ کو بھی چاہئے کہ اگر میٹنگ کے لئے ایک گھنٹہ مقرر کیا ہے تو وہی رکھیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ مَیں باقی تنظیموں کو بھی کہتا ہوں کہ اب تو مسجدیں بن چکی ہیں اور بڑے بڑے سنٹر ہیں۔ اس لئے اگر خدام، انصار اور لجنہ ایک ہی دن میں ایک وقت پر میٹنگ کرلیں تو آپ کے آنے جانے کا خرچ بھی کم ہوجائے گا۔اگر دور سے آنا ہے تو وقت بھی بچ جائے گا اور پٹرول کا خرچ بھی کم ہوجائے گا۔ اور خاوند بھی نہیں چڑے گا کہ تم نے کیا مصیبت ڈالی ہوئی ہے ہر ہفتہ اجلاس ہوجاتا ہے۔ یا بیوی خاوند سے کہے گی کہ تم نے کیا مصیبت ڈالی ہے ہر روز خدام الاحمدیہ تمہیں بلا لیتی ہے۔تو یہ ساری چیزیں آپ لوگوں نے حالات کے مطابق خود adjust کرنی ہیں تا کہ آپ لوگوں کے گھر بھی نہ خراب ہوں اور ساتھ ساتھ دین کی خدمت بھی ہوتی رہے۔

☆ ایک واقفہ نَو نے سوال کیا کہ اگر نماز میں صرف عورتیں ہوں اور امام بھول جائے تو عورت کو صرف تالی بجانے کی اجازت ہے لیکن امام کو اگر پھر بھی یاد نہ آرہا ہو تو کیا عورت بتا سکتی ہے؟

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**۔ جہاں صرف ایک ہی امام ہے اور ساری عورتیں ہی ہیں تو پھر وہ خاص حالات بن گئے۔ ان حالات میں اجازت ہے۔ اگر گھر میں آپ کا بھائی نماز پڑھا رہا ہے یا ابا پڑھا رہے ہیں یا ماموں یا چچا پڑھا رہے ہیں اور پیچھے ساری عورتیں ہیں تو پھر اگر وہ بھول جائیں تو یاد کروا سکتے ہیں۔

☆ ایک واقفہ نَو نے سوال کیا کہ اگر کسی بات پر ساس سسر اور husband دونوں different opinion رکھتے ہوں تو کس کی بات سننی چاہئے؟

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا؛**۔ اگر کوئی ایسا مسئلہ ہے کہ گھر میں جھگڑا پیدا ہونے کا ڈر ہو تو پھر ہر لڑکی نے اپنے خاوند کی بات سننی ہے۔ آپ نے اپنے خاوندوں سے شادی کی ہے اس لئے اس کی بات سنو۔لیکن ساس سسر سے بدتمیزی سے بات نہیں کرنی۔ ان کو غصہ چڑھے اور وہ ڈانٹیں تو کان بند کرلو۔ لیکن عورت کو خاوند کی بات سننی چاہیے اور پھر جب معاملہ ذرا ٹھنڈا ہوجائے تو پھر آرام سے، پیار سے خاوند کو سمجھاؤ کہ اگر ہم ماں باپ کی بات بھی مان بھی لیتے تو کوئی حرج نہیں تھا۔

☆ ایک واقفۂ نَو نے سوال کیا کہ اگر ایک گھر میں دو واقفینِ نَو لڑکے ہوں اور ان میں سے ایک مربی اور دوسرا مربی نہیں ہے تو کیا وہ جو مربی نہیں ہے اسے کہنا چاہئے کہ مربی زیادہ successful ہے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**۔ اگر دونوں واقف نَو ہیں اور ایک مربی بن گیا ہے اور دوسرا کم پڑھا ہوا ہے۔ یا اس نے پڑھائی ختم کرکے کوئی skill سیکھ لی، یا پلمبر بن گیا یا الیکٹریشن بن گیا تو اس صورت میں اس کو اس قسم کی باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ یہ غلط چیز ہے۔ ہر ایک کا اپنا دماغ ہوتا ہے۔ ہاں اگر وہ نکما بن کر گھر میں بیٹھا ہوا ہے تو پھر ماں باپ کو ضرور کہنا چاہیے کہ جاؤ اور کچھ کام کرو۔لیکن اگر کام کررہا ہے یا اس نے کوئی ہنر سیکھ لیا ہے تو پھر اس کو کچھ کہنا غلط ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ وقف نَو کے لحاظ سے دونوں برابر ہیں۔لیکن اس وقت برابر تھے جب ماں باپ نے وقف کیا تھا۔لیکن جو مربی بن گیا اس کا قدم آگے بڑھ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو جو صلاحیتیں دی تھیں وہ ان کو استعمال کرکے پڑھائی مکمل کرکے فیلڈ میں آ گیا۔لیکن دوسرے نے grade 10 بھی پاس نہیں کیا تو وہ وقف نَو کی حیثیت سے برابر ہے لیکن جماعت کے کام کے لحاظ سے برابر نہیں ہے۔ باقی جہاں تک یہ بات ہے کہ ایک پیچھے رہ گیا اور دوسرا اوپر چلا گیا تو کیا سارے انسان برابر ہوتے ہیں؟ بحیثیت انسان تو برابر ہوتے ہیں لیکن ان میں سے ایک employer ہوتا ہے اور دوسرا employee ہوتا ہے۔ دونوں برابر تو نہیں ہوتے۔ ہیں تو دونوں انسان لیکن ایک اپنی صلاحیت اور قابلیت کی وجہ سے آگے بڑھ گیا اور industry چلا رہا ہے اور دوسرا مزدور رہ گیا۔

واقفات نَو کی یہ کلاس سات بج کر بیس منٹ تک جاری رہی۔ اس کے بعد سات بجکر پچیس منٹ پر واقف نَو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

(باقی آئندہ)

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics,
Servicing, Tyres, Exhausts, Engines,
Gear Box, Breaks, MOT Failure
work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road,
Unit 2 Morden **SM4 5JF**
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

بقیہ: تبلیغی مکتوبات از صفحہ نمبر 4

نام ہے، یہ صاحب Northampton سے ممبر آف پارلیامنٹ تھے۔ مذہب کو نہیں مانتے تھے خاص طور پر بائبل کے خلاف مضامین لکھے اور مناظرے بھی کیے۔ اس بات پر زور دیا کہ سٹیٹ کے کاموں میں مذہب کا دخل نہیں ہونا چاہیے۔ اسی بنا پر 1866ء میں the National Secular Society کی بھی بنیاد رکھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے نام بھی مکتوب روانہ فرمایا جس کا ثبوت ایک برطانوی اخبار سے ملتا ہے، اخبار لکھتا ہے:

"Mr. Bradlaugh has received a curious invitation which many people will probably hope he may accept. Mirza Gulam Ahmad, who says that he has been commissioned by the Almighty, has sent the junior member of Northampton, by registered letter, an invitation to visit the Punjab, there to be converted to Islamism, and he offers to guarantee Mr. Bradlaugh 200 rupees per month, with food and lodging. Mr. Bradlaugh has the invitation under consideration."

(The Western Daily Press, Bristol, United Kindom, Saturday, June 06, 1885, page 3 column 4)

....

امریکہ کے الیگزینڈر ڈیل مار (Alexander Del Mar) (1836–1926) ایک مشہور ماہر اقتصادیات، ماہر علم سکہ (Numismatist) اور مؤرخ و مصنف تھے، انہوں نے اپنی ایک کتاب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر کیا ہے جس میں آپؑ کے اس تبلیغی اشتہار کا بھی حوالہ دیا ہے، وہ لکھتے ہیں:

"Manifestation of Mirza Ghulam Ahmad, who signed himself "Chief of Qadian, Gurdaspur District, Panjab."....A letter written by him in Pali was translated into English, published in 1886 or 1887, and addressed to the ministers of religion everywhere. It offered to forfeit to them 200 rupees a month if he. Mirza, failed to perform miracles in proof of his divine mission. A further proclamation from him in English and signed as above, with March 23rd, 1894, the original of which is before the writer, offered to forfeit 5000 rupees to any one who should write"an Arabic book equal to mine in beauty of language and size."His own composition(in Arabic and Urdu) is entitled" Nurr-ul-Haqq"(Divine Light)."

(The Worship of Augustus Caesar by Alexander Del Mar page 233. published by the Cambridge Encyclopedia Co. 62 Reade Street, New York. 1900)

....

حضرت اقدس علیہ السلام کا یہ کام نہایت ہی عظیم الشان اور حیرت انگیز ہے کہ ایک دور افتادہ بے سروسامان گاؤں میں بیٹھے آپؑ نے ہندوستان کے بعد یورپ و امریکہ کی بعض مشہور شخصیات تک بھی اسلام کی صداقت کا پیغام پہنچایا، بعد میں تو حضرت اقدس علیہ السلام نے خود ہی اپنی تحریرات میں اس کام کو ظاہر فرما دیا لیکن اس سے قبل غیروں میں بھی آپؑ کے اس کام کا اظہار ملتا ہے، مثلاً پیشگوئی مصلح موعود کے پس منظر میں ہندوؤں کی طرف سے مطالبہ نشان والے خط میں انہوں نے یہ لکھا:

”جس حالت میں آپ نے لنڈن اور امریکہ تک اس مضمون کے رجسٹری شدہ خط بھیجے ہیں کہ.....“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 92)

اسی طرح مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب نے حضور علیہ السلام کے ساتھ عقیدت کے زمانے میں لکھا:

”اسی امید پر ہم مؤلف براہین احمدیہ کو یہ صلاح دیتے ہیں کہ جیسے آپ نے پادریوں اور برہمو سماج و آریہ سماج کے سرگروہ و اعیان کے نام خطوط متضمن وعدہ مشاہدہ خوارق تحریر کیے ہیں ویسے ہی سرگروہ فرقہ نیچریہ کے نام بھی ایک خط تحریر فرمائیں....“

(اشاعۃ السنۃ النبویہ جلد 7 نمبر 10۔ 1884ء صفحہ 287)

....

ابھی تک تو اُن مکتوبات کا ذکر ہوا ہے جو آپؑ نے اپنے دعویٰ ماموریت سے قبل اسلام کی صداقت ثابت کرنے کی غرض سے ارسال فرمائے۔ بعدازاں جب اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو خلعت ماموریت سے نوازا تو اس کا پیغام بھی آپؑ نے دنیا کے اکابرین تک پہنچانے کا انتظام فرمایا۔

1892ء میں آپؑ نے احتشام الملک ناصر الدولہ جناب نواب احمد علی خان صاحب (1854–1902) کے نام خط لکھا، جو ریاست بھوپال کی والیہ نواب سلطان شاہجہاں بیگم صاحبہ (1838–1901) کے داماد تھے جن کی شادی فروری 1874ء میں نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ کے ساتھ ہوئی۔ آپ بھوپال کے آخری والی جناب نواب سر محمد حمید اللہ خان صاحب کے والد تھے۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے تحریر فرمایا:

”سو آپ پر واضح ہو کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ سے مامور ہو کر اس صدی چاردہم کی اصلاح اور دین کی تجدید اور اس زمانہ کے ایمان کو قوی کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے اور بہت سے آسمانی نشان مجھ کو دیے گئے ہیں جو منجملہ اُن کے تین ہزار کے قریب اب تک ظاہر ہو چکے ہیں اور مجھے حکم ہے کہ میں لوگوں پر ظاہر کروں کہ اُس کی طرف سے مسیح ابن مریم علیہ السلام کے نمونہ پر رحمت کے نمونے دکھلانے کے لیے آیا ہوں جو شخص دل اور جان سے میرا ساتھ کرے گا اُس کا ایمان قوی کیا جائے گا اور گناہوں کی زنجیروں سے مخلصی پائے گا اور دنیا کی مشکلات اُس پر آسان کی جائیں گی اور خدا تعالیٰ کا خاص فضل اُس پر ہوگا۔

سو یہ میری طرف سے تبلیغ ہے اور محض پیغام ہے جو میں نے آپ کو پہنچا دیا ہے اور بطور نمونہ ایک کتاب رسالۂ آسمانی فیصلہ بھی اس کے ہمراہ بھیجتا ہوں اور اثر نصیحت خدا تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔

(اخبار الحکم قادیان 14 دسمبر 1919ء صفحہ 3)

....

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعویٰ کے متعلق 1895ء میں امیر افغانستان عبدالرحمٰن خان (وفات: اکتوبر 1901ء) کے نام ایک مکتوب ارسال فرمایا جس کا اردو ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ یہ مکتوب مکرم ڈاکٹر غلام احمد صاحب آئی ایم ایس ابن حضرت شیخ نیاز محمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وساطت سے دستیاب ہوا، وہ بیان کرتے ہیں کہ یہ مکتوب مجھے میرے دادا میاں محمد بخش صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس بٹالہ کے کاغذات سے ملا، یہ اُردو ترجمہ میرے دادا نے کیا یا کرایا تھا اور یہ ترجمہ شاید گورنمنٹ ریکارڈ کے لئے تھا۔ اس مکتوب کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب سیرت المہدی حصہ سوم میں درج فرمایا ہے جہاں سے یہاں نقل کیا جاتا ہے۔ (اصل مکتوب فارسی زبان میں تھا جو قبل ازیں اخبار الحکم 17 فروری 1907ء صفحہ 8–12 پر شائع شدہ ہے۔)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

از عاجز عائذ باللہ الصمد غلام احمد عافا اللہ وایّد۔ بحضرت امیر ظل سبحانی مظہر تفضلات یزدانی شاہ ممالک کابل سلمہ اللہ عزّوجل۔....

اور اللہ کی قسم مَیں اللہ کی طرف سے مامور ہوں۔ وہ میرے باطن اور ظاہر کو جانتا ہے اور اُسی نے مجھے اس صدی کے سر پر دین کے تازہ کرنے کے لئے اٹھایا ہے، اس نے دیکھا کہ زمین ساری بگڑ گئی ہے اور گمراہی کے طریقے بہت پھیل گئے ہیں اور دیانت بہت تھوڑی ہے اور خیانت بہت۔ اور اس نے اپنے بندوں میں سے ایک بندہ کو دین کے تازہ کرنے کے لئے چُن لیا اور اسی نے اس بندہ کو اپنی عظمت اور کبریائی اور اپنے کلام کا خادم بنایا اور خدا کے واسطے خلق اور امر ہے جس طرح چاہتا ہے کرتا ہے، اپنے بندوں سے جس پر چاہتا ہے روح نازل کرتا ہے۔ پس خدا کے کام سے تعجب مت کرو اور اپنے رخساروں کو بدظنی کرتے ہوئے اُونچا نہ اٹھاؤ اور حق کو قبول کرو اور سابقین میں سے بنو۔ اور یہ خدا کا ہم پر اور ہمارے بھائی مسلمانوں پر فضل ہے۔ پس ان لوگوں پر حسرت ہے جو وقتوں کو نہیں پہچانتے اور اللہ کے دنوں کو نہیں دیکھتے اور غفلت اور سُستی کرتے ہیں اور ان کا کوئی شغل نہیں سوائے اس کے کہ مسلمانوں کو کافر بنائیں اور سچے کو جھٹلائیں اور اللہ کے لیے فکر کرتے ہوئے نہیں ٹھہرتے اور متقیوں کے طریق اختیار نہیں کرتے۔ پس یہ وہ لوگ جنھوں نے ہم کو کافر بنایا اور ہم پر لعنت کی اور ہماری طرف نسبت کیا جھوٹا دعویٰ نبوت کا۔ اور انکار معجزہ اور فرشتوں کا۔ اور جو کچھ ہم نے کہا اس کو نہیں سمجھا اور نہ اس میں تدبر یعنی فکر کرتے ہیں اور انھوں نے جلدی سے اپنے منہ کھولے اور ہم ان امور سے بری ہیں جو انھوں نے ہم پر افتراء کئے اور ہم خدا کے فضل سے مومن ہیں اور اللہ پر اور اس کی کتاب قرآن پر اور رسول خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور ہم ان سب باتوں پر ایمان رکھتے ہیں جو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم لائے اور ہم تمام انبیاء پر ایمان رکھتے ہیں اور ہم تہِ دل سے گواہی دیتے ہیں کہ **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ**۔

یہ ہیں ہمارے اعتقاد اور ہم ان ہی عقائد پر اللہ تعالیٰ کے پاس جائیں گے اور ہم سچے ہیں، تحقیق خدا تمام عالم پر فضل کرنے والا ہے، اس نے اپنے ایک بندہ کو اپنے وقت پر بطور مجدد پیدا کیا ہے، کیا تم خدا کے کام سے تعجب کرتے ہو اور وہ بڑا رحم کرنے والا ہے۔ اور نصاریٰ نے حیات مسیح کے سبب فتنہ برپا کیا اور کفر صریح میں گر گئے۔ پس خدا نے ارادہ کیا کہ ان کی بنیاد کو گِرا دے اور ان کے دلائل کو جھوٹا کرے اور ان پر ظاہر کر دے کہ وہ جھوٹے ہیں۔ پس جو کوئی قرآن پر ایمان رکھتا ہے اور خدا کے فضل کی طرف رغبت کرتا ہے پس اُسے لازم ہے کہ میری تصدیق کرے اور بیعت کرنے والوں میں داخل ہو۔ اور جس نے اپنے نفس کو میرے نفس سے ملایا اور اپنا ہاتھ میرے ہاتھ کے نیچے رکھا، اس کو خدا دنیا میں اور آخرت میں بلند کرے گا اور اس کو دونوں جہان میں نجات پانے والا بنائے گا۔ پس قریب ہے کہ میری اس بات کا ذکر پھیلے اور مَیں اپنے کام کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور میرا شکوہ اپنے فکر و غم کا کسی سے نہیں سوائے اللہ کے، وہ میرا رب ہے مَیں نے تو اسی پر توکّل کیا ہے، وہ مجھے بلند کرے گا اور مجھے ضائع نہیں ہونے دے گا اور مجھے عزت دے گا اور ذلّت نہیں دے گا۔ اور جن لوگوں نے نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے ان کو جلد معلوم ہو جائے گا کہ وہ خطا پر تھے اور ہماری آخری دعا یہ ہے کہ ہر قسم کی تعریف خدا کے واسطے ہے اور وہ تمام عالموں کا پالنے والا ہے۔

الملتمس عبداللہ الصمد غلام احمد ماہ شوال 1313ھ

(سیرت المہدی جلد اول حصہ سوم صفحہ 579–587 روایت نمبر 617)

....

تیسرا مکتوب حضرت اقدس علیہ السلام نے 1897ء میں ملکہ برطانیہ Alexandrina Victoria (1819-1901) کے نام تحریر فرمایا جو ”تحفہ قیصریہ“ کے نام سے معروف ہے، آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی:

”اے قادر توانا! ہم تیری بے انتہا قدرت پر نظر کرکے ایک اور دعا کے لیے تیری جناب میں جرأت کرتے ہیں کہ ہماری محسنہ قیصرہ ہند کو مخلوق پرستی کی تاریکی سے چھڑا کر **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** پر اس کا خاتمہ کر۔ اے عجیب قدرتوں والے! اے عمیق تصرفوں والے! ایسا ہی کر۔“

(تحفہ قیصریہ، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 290)

پس یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ مسلمانان عالم میں سے یہ سعادت و جرأت صرف اور صرف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو نصیب ہوئی کہ اکابرین عالم کو یہاں تک کہ اس وقت کی سب سے بڑی سلطنت کے سربراہ کو پیغام اسلام پہنچایا۔ آپؑ فرماتے ہیں:

”دنیا کے بادشاہوں کو اپنی بادشاہیاں مبارک ہوں، ہمیں ان کی سلطنت اور دولت سے کچھ غرض نہیں، ہمارے لئے آسمانی بادشاہت ہی ہے ہاں نیک نیتی سے، سچی خیر خواہی سے بادشاہوں کو بھی آسمانی پیغام پہنچانا ضروری ہے۔“

(تحفہ قیصریہ، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 265)

....

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جُدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار
ہم تو بستے ہیں فلک پر اس زمیں کو کیا کریں
آسماں کے رہنے والوں کو زمیں سے کیا نقار

جماعت احمدیہ کینیڈا کے چالیسویں جلسہ سالانہ 2016ء کا کامیاب انعقاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ میں بابرکت شمولیت اور خطابات۔

وفاقی وصوبائی وزراء، ممبران پارلیمنٹ، دانشوروں اور صحافیوں کی شرکت۔ تقریباً 26 ہزار افراد جلسہ میں شامل ہوئے۔

(رپورٹ: ہدایت اللہ ہادی و محمد اکرم یوسف)

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جلسہ اپنی تمام تر اعلیٰ دینی روایات کے ساتھ 7/اکتوبر 2016ء کو انٹرنیشنل سینٹر، ایئر پورٹ روڈ، مسس ساگا میں شروع ہو کر 9/اکتوبر 2016ء بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

اس جلسہ میں کینیڈا کے علاوہ دنیا کے مختلف ممالک کے نمائندوں نے شرکت کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال 25,960 افراد جلسہ میں شامل ہوئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے ازراہ شفقت وعنایت جماعت احمدیہ کینیڈا کے اس چالیسویں جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی اور سرزمین کینیڈا کو چھٹی مرتبہ قدم بوسی کا شرف عطا فرمایا۔

پہلا دن جمعۃ المبارک 7/اکتوبر 2016ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جمعہ کی نماز سے قبل پرچم کشائی کی تقریب میں شرکت فرمائی۔ حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا جب کہ مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا نے کینیڈا کا پرچم لہرایا۔ اسکے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

بعدہٗ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ یوں جماعت احمدیہ کینیڈا کے 40ویں جلسہ سالانہ کا حضور انور کے خطبہ جمعہ سے ہی افتتاح ہوا۔

معزز مہمانوں کے خطاب

نماز جمعہ، وقفۂ طعام کے بعد کے اجلاس کے باقاعدہ آغاز سے قبل تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ کے بعد صوبہ اونٹاریو کی وزیر اعلیٰ Hon. Kathleen Wyne نے حاضرین سے خطاب کیا اور جلسہ سے متعلق اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

بعدازاں پہلا اجلاس باقاعدہ شروع ہوا جس کی صدارت مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے کی۔ اس اجلاس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد انگریزی میں تین تقاریر ہوئیں۔

پہلی تقریر مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کی تھی۔ آپ نے Rememberance of Allah and its Blessings کے موضوع پر تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم مولانا طارق عظیم صاحب مشنری Lloydminster کی تھی۔ آپ نے Khilafat Ahmadiyya - In the service of the Holy Quran کے موضوع پر تقریر کی۔

ان کے بعد ٹورانٹو سٹی کے کونسلر اور سابق ممبر پارلیمنٹ Jim Karygainnis نے خطاب کیا اور ٹورانٹو سٹی کے میئر His Worship John Tory کا پیغام تہنیت پڑھ کر سنایا۔

اجلاس کی آخری اور تیسری تقریر مکرم طارق نسیم صاحب متعلم جامعہ احمدیہ کینیڈا کی تھی۔ آپ نے Keeping Muslim Identity in the West کے موضوع پر تقریر کی۔

دوسرا دن بروز ہفتہ 8 اکتوبر 2016ء

دوسرے دن کے صبح کے اجلاس میں اردو میں دو تقاریر ہوئیں۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم ھبۃ النور صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ نے کی۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم ہادی علی چوہدری صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا کی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تھی۔

دوسری تقریر مکرم مولانا عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے برکات خلافت کے موضوع پر کی۔

حضور انور کا مستورات سے خطاب

اس اجلاس کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے ہمراہ مستورات کی جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور وہاں سے براہ راست پروگرام نشر ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ کی زیر صدارت ہونے والے اس خصوصی اجلاس میں جلسہ گاہ مستورات سے تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں اعزاز حاصل کرنے والی 61 طالبات کو تعلیمی اسناد اور انعامات عطا فرمائے۔ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے طالبات کو تمغے پہنائے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مستورات سے ایمان افروز خطاب فرمایا جو مردانہ جلسہ گاہ میں بھی براہ راست سنا گیا۔ (حضور انور کا یہ خطاب الفضل انٹرنیشنل 17 مارچ 2017ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔)

بعدہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں۔

پروفیشنل حضرات کے اجلاس

ظہرانے کے دوران جماعت احمدیہ کینیڈا کی مختلف پروفشنل ایسوسی ایشنز نے اجلاس منعقد کئے۔

شام کو ہونے والے تیسرے اجلاس میں انگریزی میں چار تقاریر ہوئیں۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری مسس ساگا نے Beautiful Teachings of Islam as examplified by Ahmadiyya Muslim Jma'at کے موضوع پر کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد بیان فرماتے ہوئے سال گزشتہ میں اس دارفانی سے رخصت ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت کا ذکر فرمایا تھا۔ چنانچہ محترم امیر صاحب کینیڈا نے گزشتہ سال کینیڈا میں 53 وفات پا جانے والوں کے لئے دعائے مغفرت کی طرف توجہ دلائی۔

دوسری تقریر مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب مشنری پیس ویلج کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا: Dedicating Life in Service of Islam and Ahmadiyyat

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ بک سٹور میں دیگر کتب کے علاوہ 50 نئی کتب بھی موجود ہیں جن میں دو اردو کی نئی کتابیں ہیں۔ آپ نے ان میں سے چند کتب پر مختصر تبصرہ فرمایا اور احباب جماعت کو کتب خریدنے کی تحریک کی۔ پھر ایک نظم پڑھی گئی اور پھر تیسری تقریر مکرم مولانا امتیاز احمد سراء صاحب مشنری آٹوا نے Martyrs of Ahmadiyyat کے موضوع پر کی۔

اس اجلاس کی آخری اور صدارتی تقریر مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی تھی۔ آپ نے Mission of the Promised Messiah (as) as foretold by The Holy Prophet of Islam کے موضوع پر تقریر کی۔

مستورات کا اجلاس

شام کو مستورات کی جلسہ گاہ میں ان کا اپنا خصوصی اجلاس منعقد ہوا جب کہ جلسہ سالانہ کا باقی تمام پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے نشر ہوتا اور دکھایا جاتا رہا۔ اس اجلاس کی صدارت محترمہ صاحبزادی امۃ المصور صاحبہ اہلیہ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مغفور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ نے کی۔ تلاوت ونظم کے بعد اجلاس کی پہلی تقریر ذکر الٰہی کی برکات کے موضوع پر محترمہ امۃ الرفیق ظفر صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے اردو میں کی۔

دوسری تقریر 'خلیفہ خدا بناتا ہے' کے موضوع پر محترمہ ڈاکٹر نگہت محمود صاحبہ نے انگریزی میں کی۔ تقریر کے بعد ایک نظم پڑھی گئی۔ تیسری تقریر سیرۃ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے موضوع پر محترمہ ڈاکٹر امۃ القدوس فرحت صاحبہ نے اردو میں کی۔ پھر ایک نظم کے بعد آخری تقریر محترمہ امۃ السلام ملک صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی تھی۔ آپ نے اردو میں احکامات خداوندی۔ نجات کی حقیقی راہ کے موضوع پر تقریر کی۔

تیسرا دن بروز اتوار 9 اکتوبر 2016ء

جلسہ سالانہ کے چوتھے اجلاس کے دو حصے تھے۔ پہلے حصہ کی صدارت مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔

تلاوت ونظم کے بعد مکرم مولانا اعزاز احمد خاں صاحب مشنری ایم ٹی اے نے قرآن کریم کی ایک آیت کریمہ جس کا اردو ترجمہ یہ ہے کہ 'تم دونوں اللہ تعالیٰ کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے؟' کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کی۔

سر ظفر اللہ خاں ایوارڈ

مکرم محمد آصف خاں صاحب سیکرٹری امور خارجیہ کینیڈا نے حضرت سر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سالانہ ایوارڈ دئے جانے کا تاریخی پس منظر بیان کیا اور بتایا کہ اس سال اس ایوارڈ کی مستحق Hon. Louise Arbour Justice Supreme Court of Canada (1999-2004) قرار پائی ہیں۔ انہیں یہ ایوارڈ 17 اکتوبر 2016ء کو پارلیمنٹ ہاؤس آٹوہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔

معزز مہمانوں کے خطابات

اس اجلاس میں متعدد وزرائ اور میئرز اور دیگر مہمانوں نے خطابات کئے۔ اجلاس کے دوسرے حصہ کے تمام تر پروگرام کی صدارت حضور انور ایدہ اللہ نے فرمائی۔

معزز مہمانوں کے خطابات

مکرم آصف خان صاحب سیکرٹری امور خارجیہ جماعت احمدیہ کینیڈا نے حضور انور کی اجازت سے معزز مہمانوں کا یکے بعد دیگرے تعارف کروایا اور نہیں حاضرین سے خطاب کے لئے دعوت دی۔

سب سے پہلے احمدی نوجوان مکرم فیاض محمد صاحب نے جوسیسکاٹون اور لائیڈ منسٹر سے منتخب ہونے والے ممبر Legislative اسمبلی ہیں، حاضرین سے خطاب کیا۔

دوسرے معزز مہمان Hon. General Andrew Leslie - Chief Government Whip نے اپنے محبت بھرے جذبات کا اظہار کیا

تیسرے معزز مہمان Hon. Navdeep Bains Minister of Innovation, Science and Economic Developement تھے۔ اس اجلاس کے آخری معزز مہمان ٹورانٹو سٹی کے میئر His Worship John Tory تھے۔ انہوں نے اپنے دیرینہ تعلقات کے حوالہ سے خطاب کیا اور حضور کو فریم کردہ پیغام تہنیت پیش کیا۔

مہمانوں کے خطاب کے بعد اس اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو ایک شامی احمدی دوست مکرم معزن خباب صاحب نے کی۔ بعدازاں نظم پڑھی گئی۔

تقسیم علم انعامی و تعلیمی ایوارڈز

معزز مہمانوں کے خطابات کے بعد گزشتہ سال کے دوران مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس اطفال الاحمدیہ اور مجلس انصاراللہ میں علم انعامی اور کارکردگی میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والوں میں حضور انور نے انعامات واسناد تقسیم فرمائے۔ بعدازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں اعزاز پانے والے 29 طلبا کو تعلیمی اسناد، انعامات عطا فرمائے اور انہیں تمغے پہنائے۔ اس کے بعد 2013ء میں روزنامہ الفضل کے سو سال پورے ہونے پر مقابلہ نویسی میں اول انعام حاصل کرنے والے عبدالباسط قمر بقاپوری صاحب کو بھی سند امتیاز عطا فرمائی۔

حفاظ قرآن کریم میں اسناد کی تقسیم

امسال حفظ القرآن سکول میں نو (9) بچوں نے داخلہ لیا۔ اور 2011ء سے لے کر اب تک 22 طلباء مکمل طور پر قرآن کریم حفظ کر چکے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 22 حفاظ بچوں کو اسناد عطا فرمائیں۔

حضور انور کا ایمان افروز اختتامی خطاب

ان تقریبات کے بعد حضور انور نے نہایت ایمان افروز اختتامی خطاب فرمایا۔ (حضور انور ایدہ اللہ کے خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل 24 مارچ 2017ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے)۔ خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں ظہر وعصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔

خصوصی ظہرانہ

بعدازاں جلسہ میں موجود مہمانان کے اعزاز میں ایک خصوصی ظہرانہ پیش کیا گیا۔ اس میں ایک ہزار سے زائد معزز مہمانوں نے شرکت کی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت اس کو رونق بخشی۔

جلسہ کی تمام تقاریر کے انگریزی سے اردو اور اردو سے انگریزی، عربی اور فرانسیسی زبانوں میں رواں ترجمہ کی سہولت موجود تھی۔

حضور انور کی بابرکت شمولیت کے نتیجہ میں جلسہ سالانہ کو میڈیا میں وسیع کوریج ملی۔

وہ جس پہ رات ستارے لئے اترتی ہے

آصف محمود باسط۔ لندن

قسط نمبر 12

بات چل رہی تھی ایم ٹی اے کے پروگراموں کے سلسلہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے قدم قدم پر ملنے والی ہدایات کی۔ کچھ سلسلہ وار پروگراموں کا ذکر ہو گیا۔ مگر ایم ٹی اے پر بہت سے پروگرام ایسے ہیں جو وقتاً فوقتاً ایم ٹی اے پر نشر ہوتے رہے اور ان کے لئے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ازراہِ شفقت و محبت ہدایات حاصل ہوتی ہیں اور ہماری رہنمائی کا سبب بنتی ہیں۔

ایک بات جو حضور نے متعدد مرتبہ پروگراموں کے ضمن میں فرمائی وہ یہ ہے کہ ''ایم ٹی اے کے ہر پروگرام کا مقصد اسلام کی تعلیم کو دنیا تک پہنچانا ہونا چاہیے''۔

یہ سبق بھی حضور ہی سے حاصل ہوا کہ اسلام کو پھیلانے کا کام تب تک نہیں ہو سکتا جب تک ہم یہ نہ دیکھتے رہیں کہ خلیفۂ وقت کی نگاہ کس طرف ہے۔ اور یہاں یہ دلچسپ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ خلیفۂ وقت کی نگاہ تو 360 ڈگری کے زاویہ پر دیکھنے کی خداداد صلاحیت رکھتی ہے۔ خطباتِ جمعہ ہی کو لیں تو کون سا موضوع ہے جس کی طرف توجہ نہیں۔ مذہب پر ہونے والے حملے، اسلام پر اعتراضات کی بوچھاڑ، لامذہبی کا بڑھتا ہوا رجحان، احمدیت پر اٹھائے جانے والے سوالات، تبلیغی مساعی کی سمت، تربیتی امور، نوجوان نسل کی تعلیم و تدریس، اور سب سے بڑھ کر وہ مقاصد جو حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی بعثت کے بیان فرمائے، یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد۔

کوشش یہ کی جاتی ہے کہ حضور انور کی نگاہِ مبارک جس وقت جس طرف ہو، اس کے مطابق ایم ٹی اے کے پروگراموں کو ڈھالا جائے۔ خاکسار خود بھی کوشش کرتا ہے کہ یاد رکھے اور اپنے رفقاء کار کو بھی یاد دلاتا رہتا ہے کہ ایم ٹی اے کے اصل پروگرام تو حضور انور کے خطبات اور خطابات ہیں، باقی جو کچھ ہم بناتے ہیں ان کی حیثیت fillers سے زیادہ نہیں۔ ضروری یہ ہے کہ ان فلرز کی سمت بھی حضور انور کی نگاہِ مبارک سے ہم آہنگ اور ہم رنگ ہو۔ ہم لاکھ کوشش کرلیں، یہ حضور انور کی رہنمائی کے بغیر ممکن نہیں۔ اگر ہمیں معین طور پر معلوم ہو بھی جائے کہ حضور کا منشاء مبارک کیا ہے، اسے کسی پروگرام کا جامہ پہنانے سے قبل حضور سے رہنمائی کی درخواست اس ارادہ میں خیر و برکت کا باعث ہو جاتی ہے، بلکہ اگر کچھ اصلاح طلب امر ہو تو وہ بھی حضور کی شفقت سے درست سمت پر آ جاتا ہے۔

....

پاکستان میں جماعت احمدیہ کی مخالفت کی کس کو خبر نہیں۔ اور اس بات کی بھی کس کو خبر نہیں کہ پاکستانی حکومت جماعت احمدیہ کو طرح طرح کی اذیتوں میں مبتلا کرنے کے لئے کیا کچھ نہیں کرتی۔ دو سال قبل حکومتی اہلکاروں اور قانون نافذ کرنے والے (بلکہ لاقانونیت نافذ کرنے والے) اداروں نے جماعت احمدیہ کے لٹریچر کی اشاعت اور ترسیل پر پابندی عائد کر دی۔ پریس بند کر دیا گیا۔ جہاں جہاں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتب موجود تھیں، وہاں چھاپے مار کر ان کتب کو قبضہ میں بھی لے لیا اور ان کی کہیں بھی موجودگی کو قانون شکنی قرار دے دیا۔ کیا لائبریریاں، کیا اشاعتی ادارے، کیا تعلیمی ادارے، ہر جگہ سے کتب کو اٹھانا پڑا۔

انہی دنوں حضور انور نے ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا کہ اگرچہ پاکستانی حکومت کوشش کر رہی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب تک دنیا کی رسائی کو روک دے، مگر وہ ایسا نہ کرسکیں گے کیونکہ اب تو یہ کتب انٹرنیٹ کے ذریعہ جماعت کی ویب سائٹ پر بھی موجود ہیں اور دنیا بھر میں شائع بھی ہو رہی ہیں۔ ساتھ حضور نے فرمایا کہ ایم ٹی اے کو بھی ان کتب کے درس نشر کرنے کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیے۔

اس ارشاد کے سنتے ہی اس کی تیاری شروع کر دی گئی۔ اگرچہ ایم ٹی اے پر درسِ ملفوظات و تحریرات حضرت مسیح موعودؑ نشر ہوتا تھا، مگر شیڈیولنگ کے شعبہ سے درخواست کی گئی کہ ان دروس کو دن میں زیادہ مرتبہ نشر کیا جائے۔ ساتھ ہی تین نوجوان مربیان کو تیار کر دیا کہ بامید منظوری ہم انگریزی میں بھی درس کی طرز پر پروگرام شروع کریں گے۔ سو تیاری پکڑو! پہلی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی ہوگی، طرز گفتگو کی ہوگی مگر ذاتی آراء سے زیادہ کتب سے اقتباسات پڑھ کر سنائے جائیں گے۔ یہ تینوں مربیان جو حضور انور ہی کے تیار کردہ مربیان ہیں، فوراً راضی ہو کر اس تیاری میں لگ گئے۔ پروگرام کا ایک مجوزہ خاکہ تیار کر کے خاکسار اسی روز شام کو مسجد فضل حاضر ہوا۔ حضور انور مغرب کی نماز پڑھا کر مسجد سے باہر تشریف لائے تو اختصار سے تجویز پیش کر دی۔ حضور نے چلتے چلتے بات سنی اور منظوری مرحمت فرمائی۔ ساتھ فرمایا ''انگریزی میں یہاں سے کرلو، ربوہ والوں سے کہو اردو میں بنا کر بھیجیں، جرمنی والے جرمن زبان میں اسی طرز پر پروگرام کریں''۔

ارشاد کی تعمیل میں مذکورہ سٹوڈیوز کو بھی ہدایت بھجوا دی گئی اور یہاں انگریزی زبان میں پروگرام کی تیاری شروع ہوئی۔ پروگرام میں وقتاً فوقتاً وہ مربیان شامل ہونے لگے جو جامعہ احمدیہ یوکے سے فارغ التحصیل ہیں۔ شعبہ پروڈکشن نے بھی حضور انور کے خطبہ جمعہ میں فرمودہ ارشاد کو سُن کر بھرپور تعاون کیا اور پروگرام ریکارڈ ہو کر نشر ہونے لگے۔ پروگرام کا نام حضور کی منظوری سے In His Own Words رکھا گیا۔ پھر یہی پروگرام حسبِ ارشاد مذکورہ زبانوں میں تیار ہوئے اور ہو رہے ہیں۔

یوں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں ایک پروگرام شروع ہوا جو حضرت مسیح موعودؑ کی کتب سے اقتباسات دنیا تک پہنچانے کا باعث بن رہا ہے۔

....

مختلف پروگراموں میں بعض موضوعات ایسے تھے جن پر محسوس ہوتا کہ غیر از جماعت احباب کی رائے بھی لینا ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں پہلا قدم اٹھاتے ہوئے انقباض تھا کہ کہیں کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جو ایم ٹی اے کے لئے مناسب نہ ہو اور اصل موقف پہنچانے کی بجائے مطمحِ نظر ہی تبدیل ہو جائے۔ یا کوئی بات ہو جو بدمزگی کا باعث ہو۔ حضور انور کی خدمت میں بغرضِ رہنمائی درخواست کی گئی تو حضور نے رہنمائی فرمائی۔ فرمایا کہ جس کو بھی بلانا ہے اس سے میل ملاقات ایسی ہو کہ اس کے مزاج اور طبیعت سے واقفیت حاصل ہو چکی ہو۔ پھر یہ بھی کہ عام طور پر تعلیم یافتہ لوگ اپنی گفتگو میں محتاط ہوتے ہیں۔ دیکھ بھال کے بلالو۔

اب ہم نے پروگرام کی تیاری شروع کر دی اور تعلیم یافتہ لوگ جو جماعت کے بارہ میں گفتگو کر سکتے ہوں، انہیں ہم پروگراموں میں دعوت دینے لگے۔

مگر اس تعلیم یافتہ طبقہ کی طرف جانے سے پہلے ایم ٹی اے پر اوّل اوّل غیروں کے آنے کا احوال بھی ضروری ہے۔ جب 2010ء میں جماعت احمدیہ کی مساجد پر حملے ہوئے اور کچھ کم ایک صد کے قریب معصوم احمدیوں نے اپنی جانیں راہِ مولا میں قربان کر دیں، تو راہِ ہُدیٰ میں پاکستانی حکومت کے نام نہاد اعلیٰ طبقہ کے اربابِ اختیار کے انٹرویو کرنے کا ایک موقع میسر آ گیا۔ مختصر ذکر پہلے کسی مضمون میں آچکا ہے۔ آج اس کی کچھ تفصیل عرض کرتا ہوں۔

حضور انور سے خاکسار نے اجازت چاہی کہ کچھ روشن خیال دانشوروں سے انٹرویو کر کے پروگرام میں شامل کر لئے جائیں جو اس ظلم اور بربریت کی مذمت کریں اور عامۃ الناس کے دل پر مثبت اثر ہو۔ حضور انور کی اجازت سے عابد حسن منٹو، آئی اے رحمٰن، منیزہ ہاشمی، بیرسٹر حامد خان، روئیداد خان، شیری رحمان، سرتاج عزیز، اقبال اخند، اشرف لیاقت علی (ولد لیاقت علی خان)، اقبال حیدر، امتیاز عالم اور بعض اور مشاہیر کے انٹرویو اسی دور میں ریکارڈ اور نشر کئے گئے۔

ان سب نے اپنے انٹرویوز میں جماعت احمدیہ کے خلاف ہونے والے مظالم پر کھل کر مذمت کی اور احمدیوں اور دوسرے ناظرین، سبھی نے ان کی باتوں کو بہت سراہا۔ انہیں خوشی ہوتی کہ اب بھی معاشرہ میں ایسے لوگ ہیں جو ظلم کو ظلم کہنے کی ہمت رکھتے ہیں۔ اس دوران میں نے یہ مشاہدہ کیا کہ ان میں سے جس کے بارہ میں بھی حضور سے اجازت چاہی، حضور نے نہ صرف اجازت مرحمت فرمائی بلکہ ان میں سے اکثر کے مزاج اور رجحان کے بارہ میں رہنمائی سے نوازتے رہے۔ یہ رہنمائی بھی حضور سے حاصل ہوتی رہی کہ کس سے کیسا سوال پوچھا جائے۔ بحیثیت احمدی میرا ایمان تو ہمیشہ سے ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ خلیفۂ وقت کو اپنی جناب سے نورِ فراست و ذکاوت عطا فرماتا ہے، مگر اس کا تجربہ مجھے ان ایام میں ہوا۔ ان سطور میں مجھے یہ اقرار کرنے دیجیے کہ مجھے پہلی مرتبہ اس بات کا بلاواسطہ تجربہ حاصل ہوا۔ حضور نے جس طرح ان کے مزاجوں کے بارہ میں رہنمائی فرمائی، جس طرح سوالات میں رہنمائی فرمائی، جس طرح یہ سمجھایا کہ تم یہ پوچھو گے تو وہ یوں بچ نکلنے کی کوشش کرے گا، وہ سب میرے لئے ایک عظیم سرمایہ ہے۔ ان راہوں پر چل کر مجھے معلوم ہوا کہ یہ سب لوگ جنہیں دنیا دانشور کے طور پر جانتی ہے، اور بجا طور پر جانتی ہے، ان سب کی عقل و دانش حضرت خلیفۃ المسیح کے مینارۂ فراست کے سامنے ہیچ ہے۔ کیسے نہ ہو؟ وہاں علومِ دنیا کا دعویٰ ہے، یہاں علومِ لدنّیہ کا ثبوت۔ ایک ایسے ہی سابق بیوروکریٹ و سیاستدان نے گفتگو کرنے کی حامی بھری جو بڑے روشن خیال بھی ہیں اور جماعت کی حمایت میں بھی رائے دینے سے دریغ نہیں کرتے۔ ابھی یہ عرض کی ہی تھی کہ ان سے کل بات ہوگی، تو فرمایا کہ ''وہ بولے گا تو اچھا مگر کوئی منفعت بھی چاہے گا''۔ میں نے خیال کیا کہ شاید یہ ان صاحب کے ایک مخصوص قوم سے ہونے کے باعث ایک جملہ معترضہ تھا، کیونکہ ان کی قوم، جو ہجرت کے بعد کراچی میں آ کر آباد ہوئی اپنی مالی منفعت پرستی کے باعث مشہور ہے۔ مگر اگلے روز ایسا ہی ہوا۔ انہوں نے انٹرویو تو ریکارڈ کروا ہی دیا مگر ساتھ ڈھکے چھپے لفظوں میں یہ بھی کہہ دیا کہ اگر ٹکٹ بھیجو تو لندن آ کر یہ سب باتیں ریکارڈ کروادوں۔ مجھے اس بات کا بہت لطف آیا۔ میں نے جب ٹیلی فون انٹرویو کا احوال بیان کیا تو پوچھ بھی لیا کہ حضور، آپ کو کبھی ان سے واسطہ رہا ہے؟ فرمایا کہ براہِ راست تو کبھی نہیں واسطہ پڑا لیکن ان کے مزاج کا اندازہ تھا۔

اس سلسلہ میں حضور انور کی ہدایت ہمیشہ یہ رہی کہ ہر شخص جس کا انٹرویو کیا جانا ہو اسے پہلے واضح طور پر معلوم ہونا چاہیے کہ وہ جماعت احمدیہ کے ٹی وی چینل ایم ٹی اے کے لئے انٹرویو ریکارڈ کروا رہے ہیں۔ حضور کو معلوم تھا کہ پاکستان کا روشن خیال طبقہ بھی پاکستان کے شدت پسند گروہ کے دباؤ میں کھل کر رائے نہیں دینا چاہتا۔ لہٰذا انہیں کسی بھی طرح کا دھوکہ نہ ہو بلکہ واضح طور پر معلوم ہو کہ ان کی گفتگو ایم ٹی اے پر نشر ہوگی۔ سو اس بات کی ہمیشہ احتیاط کی گئی کہ انہیں بہت واضح الفاظ میں بتا دیا جائے کہ ان کی گفتگو جماعت احمدیہ کے چینل کے لئے ریکارڈ کی جا رہی ہے اور یہ کہ یہ نشر بھی ہوگی۔ اللہ کے فضل سے چند ایک کے سوا کسی کو انقباض نہ ہوا۔

جنہیں انقباض ہوا ان کے نام لینا مناسب نہیں کہ ہمیں ان کی تحقیر ہرگز مقصود نہیں۔ یہاں صرف ایک صاحب کا ذکر کر دیتا ہوں کیونکہ یہ بھی حضور انور کی ذاتِ بابرکات کے ایک بہت ایمان افروز زاویہ کو اجاگر کرے گا۔ یہ صاحب 1974ء میں وزیرِ قانون تھے۔ انہی کے ہاتھوں پاکستان کے آئین میں وہ بدنامِ زمانہ، ظالمانہ ترمیم رقم کی گئی جسے دوسری ترمیم کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ان سے ٹیلی فون پر رابطہ کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ واضح طور پر بتائیں کہ آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔ بتایا کہ جناب آپ سے ہم اسی ترمیم کے بارہ میں پوچھنا چاہتے ہیں جس میں احمدیوں کو دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا گیا۔ کہنے لگے کہ مَیں اس بارہ میں بات نہیں کرنا چاہتا۔ میں نے انہیں بتایا کہ دیکھیں آپ کا یہ گریز بھی ریکارڈ ہو رہا ہے۔ آپ ایک صاحبِ علم، تجربہ کار ماہرِ قانون کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ آپ کے بھٹو صاحب سے (اور ان کے اہلِ خانہ سے بھی) تعلقات کا دنیا بھر کو اچھی طرح علم ہے۔ یہ فیصلہ بھٹو صاحب کے زمانہ میں ہوا۔ آپ ان کے دستِ راست تھے۔ آپ اس مسئلہ پر بات سے گریز کریں گے تو آپ کی قانونی مہارت کا بھانڈا دنیا کے سامنے پھوٹ جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بس بات نہیں کرنی تو نہیں کرنی۔ یہ کہہ کر فون بند کر دیا۔

حضور کی خدمت میں احوال پیش کیا۔ میں نے کھل کر اظہار تو نہ کیا مگر حضور کو معلوم ہو گیا کہ میں چاہتا ہوں کہ ان کی یہ گفتگو نشر کر دی جائے۔ حضور نے فرمایا کہ جب وہ بات نہیں کرنا چاہتا تو رہنے دو۔ کیا فائدہ۔ پھر ہم میں اور دوسرے چینلز میں کیا فرق رہ جائے گا۔ دوسرے چینل تو بلیک میل کرتے ہیں، مگر ہم ان کی خواہش کا احترام کریں گے۔ پس حضور انور سے یہ سبق حاصل کر کے ہمیشہ اس پر عمل کیا کہ کسی بھی دانشور کا انٹرویو یا اس کے انکار پر مبنی گفتگو نشر نہ کی گئی۔

....

ان دانشوروں کے انٹرویو ریکارڈ ہوتے رہے۔ نشر ہوتے رہے۔ لوگ بہت پسند بھی کرتے۔ اسی دوران حضور سے اجازت چاہی کہ جو ہمارے مخالف نام نہاد علماء اور صحافی ہیں، ان کے انٹرویو بھی کئے جائیں۔ اجازت ملتے ہی ایسے علماء اور صحافیوں سے رابطہ شروع کر دیا گیا۔ ان میں سے صفِ اوّل کے مخالف اور تن و توش کے اعتبار سے سب سے بھاری عالم کی گفتگو آج بھی محفوظ ہے۔ جس قدر گندی زبان ان صاحب نے استعمال کی، کیا ہی کوئی تھڑے باز بدمعاش کرتا ہوگا۔ مگر اسے نشر نہ کیا گیا۔ وہ تو خیر اس قابل بھی نہ تھی کہ کسی شریف مجلس میں سنی

جائے، نشر کیا کرتے۔ ان کے بارہ میں بھی حضور فرما چکے تھے کہ بات کرضرورلو،مگر شاید وہ نشر کرنے کے لائق ہی نہ ہو۔اور بالکل ایسا ہی ہوا۔

ایک صاحب جوایک مفتی کی حیثیت سے پاکستان بھر کے چینلز پرنظر آتے ہیں ان سے بھی بات ہوئی۔انہیں چانداور سورج کی گواہی نظر آئے نہ آئے ،عید کا چاند ضرور دکھائی دے جاتا ہے۔انہوں نے اپنا ٹی وی والاٹھہراٹھہرا، باوقار اندازِ گفتگو بالائے طاق رکھا اور وہ دریدہ دہنی کی کہ حیران کرکے رکھ دیا۔ بہت کہا بھی کہ جناب مفتی صاحب، یہ آپ کی زبان کو کیا ہو گیا،مگر وہ تو جیسے ادھار کھائے بیٹھے تھے۔ان کی یہ بدزبانیاں بھی محفوظ ہیں مگرحضور کے ارشاد کی تعمیل میں کبھی نشر نہ کی گئیں۔

یہاں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ جب ان نام نہاد علماء کے انٹرویو کی اجازت کی درخواست کی گئی تو حضور نے ایک بہت ہی پیاری بات ارشاد فرمائی۔حضور نے فرمایا کہ ’’اچھی بات ہے، مخالفین کا نقطۂ نظر بھی سامنے آجائے گا اور انہیں بھی کچھ کہنے کا موقع مل جائے گا‘‘۔اب دیکھئے، غیر ہمارے نقطۂ نظر اور ہمارے موقف کو بیان کرنے کا کوئی موقع فراہم نہیں کرتے۔مگرحضور کو اس بات کا بھی خیال تھا کہ ان کا موقف بھی اگر آسکے تو آجائے تا کہ بحث کا بنیادی اصول برقرار رہے۔انہیں یہ عزت کہاں راس آتی،البتہ ہمیں ایک عظیم تعلیم ضرور ہاتھ آ گئی۔

پھر سیاستدانوں سے انٹرویو بھی ایک عجیب یادگار بن کررہ گئے ہیں۔ حالات کے پیشِ نظر اندیشہ یہ تھا کہ اربابِ اختیار گفتگو سے گریز کریں گے۔جماعت احمدیہ پر ظلم کی داستان دنیا کے ہر چینل نے دکھادی تھی اور حکومت کی طرف سے اس ظلم کی پشت پناہی پر بھی بات ہورہی تھی۔حکومت کے پتلے اس ظلم پر کیا بات کرتے۔پھر یہ کہ ان سے رابطہ کیسے ممکن ہوگا۔

حضور کی خدمت میں صورتحال عرض کی۔ فرمایا ’’کرو۔ضرور کرو۔۔۔پکڑو انہیں اور پوچھو!‘‘

اب تو یہ حکم بن گیا تھا۔اب تو ان کو پکڑنا ہی تھا۔سو کوشش شروع کردی گئی۔حکومتی محکموں اور وزارتوں کی ویب سائٹس پر جا کروہاں درج ٹیلی فون نمبروں پر کوشش کی گئی۔مگر پاکستان کے سرکاری دفاتر کا احوال کس سے پوشیدہ ہے۔ اگر پوشیدہ ہے توان دفاتر کے احوال میں بس اس قدرعرض کردیتا ہوں کہ

ایسی بستی سے تو بہتر ہے بیاباں ہونا

کہیں وزیر سارا سال آتا ہی نہیں۔کہیں سٹاف کو ہدایت ہے کہ وزیر کسی سے بات نہیں کرے گا۔کہیں سٹاف کوخود یہ لالچ ہے کہ کوئی بھی معاملہ ہو،ہم اس میں سے رشوت کی سبیل نکال لیں۔ یا رشوت کی نہیں تو کوئی اور سبیل ہی ہوجائے۔مثلاً،بغیر کسی مبالغہ کے عرض ہے کہ ایک وزیر صاحب کے دفتر میں کئی مرتبہ فون کیا۔ ان سے بات نہ ہو پاتی۔جو صاحب فون اٹھانے کی ڈیوٹی پر تعینات تھے، ایک روز کہنے لگے کہ آپ روزانہ لندن سے فون کرتے ہیں،آپ لندن ہی میں رہتے ہیں یا یہاں سے گئے ہوئے ہیں؟ بتایا کہ یہیں رہتا ہوں، کیوں، کیا ہوا؟ کہنے لگے کہ آپ کے پاس وہاں کی نیشنیلٹی ہے؟ کوفت تو ہوئی مگر بتایا کہ ہاں ہے تو سہی۔ کیوں؟ کہنے لگے کہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ کسی طرح مجھے وہاں پر بلالیں، میں سرکاری نوکری سے تنگ آچکا ہوں۔ان صاحب سے بڑی مشکل جان چھڑائی۔مگرحضور کی دعا ساتھ تھی۔ ذہن میں خیال آیا کہ آخر ان سے رابطہ کا کوئی تو ذریعہ ہوگا،آخر یہی لوگ روزانہ کسی نہ کسی ٹی وی شو میں فون پر شریکِ گفتگو (بلکہ شریکِ خرافات) ہوتے رہتے ہیں۔ اس خیال کا آنا تھا کہ پاکستان کے ایک نجی ٹی وی چینل کو فون کیا۔ وہاں ایک نہایت شریف آدمی نے فون اٹھایا۔ میں نے تعارف میں اپنا نام بتایا اور یہ بھی بتایا کہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل سے کال کررہا ہوں، اور مجھے فلاں وزیر کا نمبر درکار ہے۔ اس شریف آدمی نے اتنی جلدی مجھے نمبر لکھوا دیا کہ میں تو توقع بھی نہیں کررہا تھا۔ اسے روک کر کہنا پڑا کہ بندۂ خدا، قلم کاغذ تو لینے دو۔ میں تو ہر گز توقع نہیں کررہا تھا کہ نمبر اتنی جلدی اور اتنی سہولت سے مل جائے گا۔

خیر ان وزیر صاحب کو فون کیا۔ان سے بات بھی ہو گئی اور اس کی ریکارڈنگ ان کی اجازت سے ایم ٹی اے پرنشر بھی ہوگئی۔

اب جو کسی اور کے نمبر کی ضرورت پڑی تو پھر اسی نجی چینل کے دفتر میں فون کیا۔ اس روز ان صاحب کی شفٹ نہیں تھی۔ دوسرے صاحب جوڈیوٹی پر تھے نمبر تلاش نہ کر پارہے تھے۔ ویسے بھی انقباض ظاہر کررہے تھے۔ کچھ روز بعد فون کیا تو پہلے والے شریف النفس آدمی سے بات ہوگئی۔ ان کو بتایا کہ میں نے فون کیا تھا مگر آپ ڈیوٹی پر نہیں تھے۔ کہنے لگے میرا موبائل نمبر لے لیں۔ جب ضرورت ہو مجھے موبائل پر کرلیا کریں۔ میرے پاس نمبر محفوظ ہیں، مَیں بتا دیا کروں گا۔ یوں ان سے دو تین مرتبہ مختلف نمبر حاصل کئے۔ ایک روز میں نے انہیں بتایا کہ میں آپ کا تہِ دل سے مشکور ہوں، مگر ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔ آپ کو پتہ ہے کہ میں احمدی ہوں۔ کہنے لگے کہ پتہ تو نہیں تھا مگر اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ پھر پوچھا کہ کیا آپ کو یہ بھی پتہ ہے کہ آپ کا ادارہ اس بات پر ایکشن لے سکتا ہے کہ آپ ان کی ڈائریکٹری سے مجھے نمبر مہیا کرتے ہیں۔ کہنے لگے کہ مجھے پتہ ہے لیکن یہ انگلستان میں ہوتا ہوگا۔ ہمیں یہاں ایسی کوئی ہدایت نہیں۔ ہم سب چینل آپس میں اس طرح مہمان شرکاء کے نمبر لیتے رہتے ہیں۔ میں نے جب جب آپ کو کہا ہے کہ کچھ دیر بعد فون کرلیں تو میں نے کسی اور چینل سے لے کر آپ کو نمبر دیا ہے۔ میں نے پوچھا کہ بھئی میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بتاؤ۔ کہنے لگے ’’کوئی ایسی بات نہیں۔ آپ شرمندہ کررہے ہیں‘‘۔ ایک مدت سے ان سے رابطہ نہیں۔ اللہ انہیں خوش رکھے۔

ملنے والے احباب اُس دور میں بھی پوچھتے تھے اور آج بھی جب یہ انٹرویوز twitter یا WhatsApp پر گردش کرتے ہیں تو پوچھتے ہیں کہ ان سے رابطہ کس طرح ممکن ہوگیا۔ آپ کے کوئی خاص تعلقات ہیں؟ انہیں آج ان سطور کے ذریعہ بتانا چاہتا ہوں کہ میرے کوئی خاص تعلقات نہ تب تھے، نہ اب ہیں۔ حضور نے اجازت مرحمت فرمائی تھی، حوصلہ اور اعتماد دیا تھا، سو اللہ نے خاص فضل سے انتظام فرمادیا۔

بعض دفعہ تو کال اتنی جلدی وزیر سے ملادی گئی کہ مجھے چنداں امید نہ تھی کہ جو فون اٹھائے گا، وہ سیدھا کال ٹرانسفر کردے گا۔ بعض اوقات یہ بھی ہوا کہ فون اٹھانے والے نے پوچھا کون صاحب؟ بتایا کہ میرا نام آصف ہے۔ پھر پوچھا کہاں سے؟ تو بتایا کہ لندن سے۔ یہ تعارف ظاہر ہے نامکمل تھا۔ مگر اللہ کے خاص فضل سے کوئی نہ کوئی وسیلہ پیدا ہوجاتا۔ وزیر صاحب سے بات ہوئی تو انہیں جماعت احمدیہ کے حوالہ سے مکمل تعارف کروایا۔ جھوٹ کا ایک بھی لفظ کبھی بھی نہیں بولا گیا اور ہر سطح پر جماعت احمدیہ کے حوالہ سے تعارف کروایا اور انہیں یہ بتایا کہ ان کی گفتگو جماعت احمدیہ کے ٹی وی چینل پر نشر کی جائے گی۔ گفتگو کا یہ حصہ بھی ریکارڈ کیا جاتا تا کہ بعد میں کوئی مسئلہ ہو تو ہمارے پاس ثبوت ہو کہ انہیں معلوم تھا کہ وہ کس سے بات کررہے ہیں۔ ’راہِ ہُدیٰ‘ کا وہ سارا زمانہ جب یہ انٹرویوز ریکارڈ ہو کر نشر ہوتے رہے، ان حکومتی کارندوں کی بے بضاعتی دنیا کے سامنے آتی رہی، وہ سارا زمانہ حضور کی دعا اور توجہ کا مرہونِ منت ہے۔

ایم ٹی اے کی سب سے بڑی خوش قسمتی یہ ہے کہ حضور انور اس کے مالکِ مختار، ملجا و ماویٰ، آقا و مطاع، ہادی و رہنما ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے ناظر بھی ہیں۔ گزشتہ مضامین میں سے ایک میں یہ ذکر آچکا ہے کہ حضور انور کے شب و روز کس قدر معمور الاوقات ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس لمحہ پر ایم ٹی اے پر حضور کی نظر مبارک ٹھہرا دیتا ہے جہاں اکثر کوئی نہ کوئی اصلاح طلب بات ہوتی ہے۔ اس بات کا ثبوت کئی واقعات سے ملتا ہے۔ مثلاً ایک نظم کی فوٹیج میں خانۂ کعبہ کے گرد طواف کا منظر اس طرح تھا کہ عازمینِ حج ایک بھنور کی طرح تیز کر کے دکھائے گئے ہیں۔ اس پر فرمایا: ’’یہ نا مناسب ہے، اسے تبدیل کیا جائے‘‘۔ یوں کعبہ کے بارہ میں ہمارا قبلہ درست کروادیا کہ صرف خانۂ کعبہ ہی نہیں اس کے گردونواح میں بھی کوئی ایسی بات نہ ہو جو شعائر اللہ کے تقدس کو پامال کرتی یا اس طرف لے جانے کا باعث بھی ہوسکتی ہو۔

* ’’کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولا سے گندوں کو‘‘۔ ’’نظم میں اس مصرعہ کے ساتھ جو وڈیو ہے وہ نمازیوں کی ہے۔ مناسب نہیں۔ تبدیل کیا جائے‘‘۔

* ایک روز میں دفتر میں بیٹھا تھا کہ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کا فون آیا۔ بس اتنا کہا کہ ’’ہولڈ کریں‘‘ اور فون پر انتظار کے دوران جو ٹون آتی ہے، وہ آنے لگی۔ چند ثانیوں بعد حضور انور کی آواز آئی۔ ٹیلی فون پر کسی کی بھی آواز قدرے مختلف لگا کرتی ہے، مگر حضور کی آواز تو ہر احمدی لاکھوں میں بھی پہچان لیتا ہے۔ میں چونک کر، اٹھ کر کھڑا ہوگیا۔ ارشاد تھا: ’’یہ جو پرومو چل رہا ہے۔ اسے کچھ دن اور چلا کر بند کروادینا‘‘۔

انسان حیران رہ جاتا ہے کہ حضور کو کس طرح باریکی سے ایم ٹی اے پر چلنے والے پرومو تک کی افادیت، اس کی ضرورت اور اس کی عدم ضرورت کا احساس رہتا ہے۔

اسی طرح ایک روز کار چلاتا ہوا کہیں جارہا تھا کہ موبائل پر فون آیا۔ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ حضور بات فرمائیں گے۔ میں نے گاڑی سائڈ پر روک لی۔ گاڑی میں کھڑا ہوا جاسکتا تو کھڑا ہوجاتا۔ حضور نے ایک بیرونِ ملک سٹوڈیو سے بن کر آنے والے ایک پروگرام کے بارہ میں استفسار فرمایا کہ کب بن کر آیا ہے؟ پریزینٹر نے ٹوپی کیوں نہیں پہنی؟ پریزینٹر جس طرح بیٹھا ہوا ہے وہ نامناسب ہے۔ ابھی رکوادو اور انہیں کہو کہ ٹھیک کرکے بھیجیں۔

پھر فرمایا ’’سمجھ آگئی ہے؟‘‘ عرض کی کہ جی حضور سمجھ آگئی ہے۔ فرمایا ’’میرے سامنے تمہاری شکل ہے۔ سمجھ کوئی نہیں آئی۔ بوکھلائے ہوئے زیادہ ہو‘‘۔ اس کے بعد پوری ہدایت مکرر ارشاد فرمائی۔ وہ جو غالب نے کہا تھا کہ

بہرہ ہوں میں تو چاہیے دُونا ہو التفات
سنتا نہیں ہوں بات مکرر کہے بغیر

تو حضور انور کو علم تھا کہ اس طرح فون پر حضور کی آواز سن کر یہ غلام کس کیفیت میں ہوگا۔ مکرر ارشاد کی درخواست کرنے کی بھی ہمت کہاں ہوگی، سو ازراہِ شفقت ازخود ارشاد مکرر عطا فرمادیا۔

* حضور کسی ملک کے دورہ پر ہوں تو اس ملک کے واقفینِ نَو اور طلبا و طالبات کے ساتھ کلاسیں حضور کے شیڈول کا حصہ ہوتی ہیں۔ بعض اوقات دورہ پر سے ہی حضور انور کا پیغام موصول ہوتا ہے کہ فلاں پروگرام جلدی دکھانا ہے یا یہ کہ فلاں پروگرام یا کلاس دکھانے کی ابھی جلدی نہیں۔ اسی طرح کا ایک ارشاد دو سال قبل جرمنی سے موصول ہوا۔ جب خاکسار جلسہ سالانہ جرمنی پر ڈیوٹی کے لئے جرمنی حاضر ہوا تو میرے پر نظر پڑتے ہی دریافت فرمایا ’’پیغام مل گیا تھا؟ کتنے پروگرام چل گئے ہیں، کتنے رہ گئے ہیں؟‘‘

---

* جلسہ سالانہ یوکے جماعت احمدیہ کے سالانہ کیلنڈر کا تو ایک اہم سنگِ میل ہوتا ہی ہے، مگر یہ موقع ایم ٹی اے کی مساعی کا بھی نقطۂ عروج ہوتا ہے۔ انگریزی کی اصطلاح High Noon اس کیفیت کو بہتر بیان کرتی ہے۔ حضور کے معمول میں ہر دن کے چوبیس گھنٹے یوں بھی مصروفیات سے پُر ہوتے ہیں۔ پھر جلسہ سالانہ یوکے تو اپنے ساتھ کئی گنا زیادہ مصروفیات لے کر آتا ہے۔ انہی چوبیس گھنٹوں میں مزید کام کیونکر سماجاتا ہے، عقل سمجھنے سے قاصر ہے۔ مگر اعجازی رنگ میں ہی حضور ان تمام مصروفیات کے ساتھ شب و روز بسر کرتے ہیں۔ جلسہ سالانہ کی انتظامیہ حضور انور سے رہنمائی لے رہی ہے، جلسہ گاہ والے اپنے مسائل لے کر حاضر ہیں۔ انتظار گاہیں دنیا بھر سے آنے والے ملاقات کے متمنی احباب و خواتین سے بھری پڑی ہیں۔ ایسے میں حضور ان خطابات پر بھی غور و فکر فرماتے ہوں گے جو جلسہ میں دنیا بھر کے سامنے ارشاد فرمانے ہیں۔ مگر ایسے میں ایم ٹی اے کو بھی حضور انور کی توجہ اور شفقت میسر آتی ہے۔ ہم کارکنان شاید کھل کر تو کبھی اظہار حضور کے روبرو نہ کرسکیں، مگر آج کہنے دیجیے کہ حضور کی شفقتیں ہماری رگ رگ میں ہماری استطاعتوں سے بڑھ کر ہمت اور طاقت پیدا فرماتی ہیں۔ ایم ٹی اے میں کام کرنے والا ہر کارکن حضور انور کا اس بات پر تہہِ دل سے ممنون ہے اور اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ حضور کی دعا، توجہ اور رہنمائی کے بغیر ہماری کوششیں بیکار اور بے سود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اس برکت کا مورد بناتا رہے جو حضور انور کی شفقت اور رہنمائی سے ہمیں حاصل ہے۔

یہاں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ ایسا بھی نہیں کہ حضور کی خدمت میں بالمشافہ حاضر ہو کر جذباتِ تشکر کا اظہار کرنے کی کوشش نہیں کی۔ کی ہے اور اس کا احوال بھی سنتے چلیں۔ بہت مختصر ہے: ’’حضور، شکریہ ادا کرنا تھا کہ ...‘‘ مگر ساتھ ہی ارشاد ہوگیا، ’’اچھا ٹھیک ہے! اب آگے بتاؤ... کیا کہتے ہو؟‘‘

قارئین اندازہ کرہی سکتے ہیں کہ بات مکمل کرنے کی خواہش حدِ ادب کی دہلیز پر کس طرح سرنگوں ہوجاتی ہوگی۔

تو بات چل رہی تھی جلسہ سالانہ کے موقع پر ایم ٹی اے پر ہونے والی شفقتوں کی۔ جلسہ سالانہ یوکے کی نشریات تینوں دن مسلسل لائیو نشر ہوتی ہیں۔ تمام اجلاسات کی کارروائی دنیا بھر تک پہنچتی ہے۔ مگر اجلاسات کے درمیانی وقفوں میں دکھانے کے لئے پروگرام تیار کرنا ہوتے ہیں۔ ان پروگراموں کا ایک theme رکھا جاتا ہے تا کہ پروگرام اس موضوع کے گرد تیار کئے جائیں۔ خاکسار جنوری میں اس موضوع کی تجاویز لے کر حاضر ہوتا ہے اور حضور تجاویز میں سے کوئی ایک منظور فرمادیتے ہیں یا پھر کوئی موضوع خود عطا فرماتے ہیں۔ منظوری ہوتے ہی ان پروگراموں پر کام شروع کردیا جاتا ہے۔ پروگراموں کی تجویز حضور کی خدمت میں پیش ہوتی ہے۔ حضور ازراہِ شفقت منظوری عطا فرماتے ہیں

اورساتھ رہنمائی اوراصلاح فرماتے ہیں۔

اس کے بعد کے مہینوں میں کوشش ہوتی ہے کہ ساتھ ساتھ پروگراموں کی پیش رفت کی رپورٹ پیش کی جاتی رہے۔مگرایسا بھی ہوتا ہے کہ حضورخود فرماتے ہیں کہ ’’تمہارے جلسہ کے پروگرام کیسے جارہے ہیں؟‘‘

خاکسارعرض کردیتا ہے مگرحضور کا ارشاد فرمودہ یہ جملہ سوال کم اور ہمت اور طاقت کی ایک بھرپور dose زیادہ ہوتا ہے۔یہی ارشادمبارک جب میں ملاقات سے واپس آکر اپنے رفقاء کارکوسناتا ہوں تو کام میں ایک نئی روح پیدا ہوجاتی ہے۔ہماری استطاعت بڑھ جاتی ہے۔ ہم کیا اور ہماری استطاعت کیا! اصل میں تو سلسلہ کا کام ہے جس کے لئے حضور کا ہر ارشاد ایک عمل انگیز (catalyst) کی تاثیر رکھتا ہے۔

پھر ان پروگراموں میں کون شامل ہوگا ، ان کی نوعیت، ان کا فارمیٹ، ان معاملات پر ہر جلسہ کے موقع پر حضور کی طرف سے ایسی رہنمائی حاصل ہوتی رہی جو ریکارڈ میں موجود ہے اور صرف ہم کارکنان کے لئے ہی نہیں، بلکہ آئندہ آنے والے کارکنان کے لئے بھی مشعلِ راہ کا درجہ رکھتی ہے۔

کوشش ہوتی ہے کہ پروگرام جلد تیار ہو جائیں تا کہ جلسہ کے بہت قریب جا کر یہ پروگرام ملاحظہ سے محروم نہ رہ جائیں۔اگرکوئی پروگرام حضور کی نظر سے نہ گزرا ہو،طبیعت بے چین رہتی ہے۔مگرایم ٹی اے کا اکثرسٹاف رضا کارانہ طور پر کام کرنے والوں پر مشتمل ہے۔ ہوتے ہوتے جلسہ کے بہت قریب جا کر اکثر مواد تیار ہوتا ہے۔مصروفیت اور بے چینی کے ان ایام میں اللہ کے فضل سے ہمیشہ یادرہتا ہے کہ اپنے لئے اوراپنے رفقاء کار کے لئے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست لکھ کر بھیجنی ہے۔ان خطوط پر حضور کی طرف سے ’’اللہ فضل کرے‘‘، ’’جزاک اللہ‘‘ اور ’’دعا‘‘ جیسے کلمات ہم کوتاہیوں کے مارے ہوئے کارکنان کی کمرِ ہمت کس دیتے ہیں۔اللہ ایسا فضل کرتا ہے کہ ایم ٹی اے میں کام کرنے والا معمر سے معمر اور کم عمر سے کم عمر، ہر کارکن دن اور رات کی تمیز مٹا دیتا ہے۔ کوئی نوجوان رات کو کسی پراجیکٹ پر کام کررہا تھا۔صبح اپنی کرسی پر سویا ہوا ملتا ہے۔ کوئی رات بھر کام کرتا رہا ہے اور اب صبح نہا دھو کر دوبارہ اپنے کام پر جُت گیا ہے۔ کوئی ساری رات گاڑی میں تین چکر جلسہ گاہ کے لگا چکا ہے تا کہ سامان بروقت وہاں پہنچ جائے۔کسی نوجوان کے والدفون کر کے تسلی کررہے ہیں کہ کئی دن سے گھر نہیں آیا، ہوتا توایم ٹی اے میں ہی ہے نا؟ انہیں بتایا جارہا ہے کہ جناب! آپ کا بچہ تو با کمال بچہ ہے! اتنے سارے دنوں سے یہاں اپنے آقا کی طرف سے سپرد کئے ہوئے کام میں مصروف ہے۔ہر کارکن اس شعر کی عملی تصویر بن جاتا ہے کہ

وہ قافلہ سالار جدھر آنکھ اٹھادے
ہم قافلہ در قافلہ اُس سمت رواں ہیں

یوں ہوتے ہوتے جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کے افتتاح کا دن آپہنچتا ہے۔ہمارے لئے پروگراموں کی تیاری کا یہ آخری دن ہوتا ہے۔اس روز ہم اپنی ادنیٰ کوششوں سے تیار کیا گیا موادمختلف کمپیوٹرز پر بغرضِ ملاحظہ تیار رکھتے ہیں۔اورچشم براہ ہوتے ہیں اور یہ آس دلوں میں سمائے اپنے آقا کا انتظار کرتے ہیں کہ حدیقۃ المہدی کے مختلف مقامات سے ہوتا ہوا رنگ اور نور کا یہ پیکر ادھر بھی آنکلے، اورہماری عید ہوجائے۔

ہمارا استحقاق نہیں۔ہم اس قابل بھی نہیں۔مگر حضور اس روز اس کمپاؤنڈ میں تشریف لاتے ہیں جہاں ایم ٹی اے عارضی سٹیشن نصب کر کے مصروفِ کار ہوتا ہے۔ہر کارکن اپنے آقا کے استقبال کے لئے حاضر ہوجاتا ہے۔کچھ پر حضور انور کی نظرِ مبارک پڑ جاتی ہے، کچھ کو مصافحہ کا شرف حاصل ہو جاتا ہے، کسی سے حضور کوئی بات دریافت فرمالیتے ہیں، کوئی فرطِ جذبات میں دعا کے لئے کہہ اٹھتا ہے۔حضور اکثر شفقت فرماتے ہیں اور ہمارا تیار کردہ مواد ملاحظہ فرمالیتے ہیں۔یا اس کا کچھ حصہ۔

جو لوگ ڈیوٹیوں کے افتتاح پر موجود ہوتے ہیں، انہیں بھی صحیح طور پر معلوم نہیں ہوتا،تو ناظرین ایم ٹی اے کے سامنے جومختصر پروگرام معائنہ کا پیش کیا جاتا ہے،اس سے تو بالکل بھی اندازہ نہیں ہوتا۔ حدیقۃ المہدی کا رقبہ بہت وسیع وعریض ہے۔میلوں پر پھیلا ہوا۔اور ہر گزرتے سال کے ساتھ جلسہ کا انتظام پھیلتا چلا جارہا ہے۔اس روز حضور کئی میل پیدل چلتے ہیں۔ہر شعبہ میں تشریف لے جاتے ہیں۔سب کی دلجوئی فرماتے ہیں۔باورچی خانہ میں کچھ کھانا دیکھ لیا۔ کچھ چکھ بھی لیا۔ سکیننگ، سکیورٹی، ٹرانسپورٹ، رہائش، ٹیلی کمیونیکیشن، رہائش کی مارکی، رہائش کے لئے نصب پرائیویٹ خیمے۔ہمارے حضور ہر جگہ تشریف لے جاتے ہیں۔ کسی کارکن کی خواہش کی شدت نظر آئے تو سیڑھیوں سے اس کے کیبن کو دیکھنے اندر تشریف لے جاتے ہیں۔کئی میل کا پیدل سفر،مگر حال یہ ہے کہ جس کے پاس سب سے آخر میں بھی گئے،اسے بھی اسی محبت اور سکون سے ملے جو پہلے شعبہ کے کارکنان کو نصیب ہوا تھا۔

ایسی ہی ایک تقریب کے بعد حضور سٹیج پر تشریف فرما ہوئے۔تلاوت اور نظم ہو رہی تھی۔میں نے کنٹرول روم میں سکرین پر دیکھا کہ حضور اپنے گھٹنے کو اپنے ہاتھ سے دبا رہے ہیں۔دل چھلنی ہو کر رہ گیا۔میں نے بعد میں عرض کر دی کہ میں نے نوٹ کیا ہے، لوگوں نے بھی دیکھا ہوگا۔ فرمایا ’’چلو،سب نے دیکھا ہوگا تو دعا بھی کر دی ہوگی‘‘۔

ہم سب حضور کو اپنے لئے ، اپنے بچوں کے لئے ، اپنے والدین کے لئے دعا کی درخواست تو کرتے ہیں۔مگر اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ ہمیں حضور کے لئے دعا کرنا بھی یادرہ جایا کرے۔آج کے اس جدید دور میں لوگ وڈیو کے ذریعہ بھی انتظامات کا معائنہ کر لیتے ہیں۔جتنا بڑا لیڈر ہو، وہ اتنی ہی جدید ٹیکنالوجی کے ذریعہ معائنہ کر لیتا ہے۔ مگر دنیا کے سب لیڈروں سے زیادہ بڑا، زیادہ مصروف، زیادہ ٹیکنالوجی تک رسائی رکھنے والا یہ عظیم قائد ہماری دلجوئی کے لئے جلسہ سالانہ کے انتظامات کو خود ملاحظہ فرمانے کے لئے تشریف لاتا ہے۔کہیں یہ فکر اور پریشانی ہے کہ لوگ ٹھیک سے سو بھی پائیں گے یا نہیں۔سردی زیادہ تو نہیں۔ بستر آرام دہ اور موسم کے اعتبار سے مناسب ہیں یا نہیں۔کہیں ٹرانسپورٹ کے انتظامات کی فکر ہے۔لوگوں کی آمد و رفت کیسے ہوگی۔اگر پارکنگ کافی نہیں تو متبادل انتظام کیا ہے اور کہاں ہے۔ اگر متبادل انتظام دور ہے تو وہاں سے شٹل سروس موجود ہے یا نہیں۔اور پھر یہ سب تو جلسہ کے انتظامی پہلو ہیں۔اصل پہلو تو وہ روحانی پہلو ہے جو جلسہ سالانہ کے ساتھ وابستہ ہے۔اس کی فکر۔اور یہ سارے انتظامات اس طرح مکمل ہیں کہ لوگ اس روحانی مائدہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں گے، یا نہیں۔اصل فکر تو یہ ہے!

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو صحت والی فعال عمر سے نوازے اور جماعت کے ہر فرد کو یہ توفیق دے کہ اپنی دعاؤں میں اپنے اس عظیم امام کو یاد رکھیں۔

اب واپس ایم ٹی اے کے کمپاؤنڈ میں چلتے ہیں۔ یہاں حضور تشریف لائے ، ہماری کوششوں کا معائنہ فرمایا۔ ایم ٹی اے کے مواصلاتی نظام کا معائنہ فرمایا، سب کی دلجوئی فرمائی، اور یہ لمحات ایک خواب کی طرح جلد جلد گزر گئے۔ اب اس کے بعد کی کہانی بھی بہت دلچسپ ہے۔

ایم ٹی اے کے کارکنان کئی ہفتوں سے دن اور رات کو ایک کر کے کام کرنے کی کوشش کررہے ہوتے ہیں۔ ہماری ڈیڈلائن معائنہ کا دن ہوتا ہے۔اس روز اگر تیاری مکمل نہیں تو حضور کو کیسے بتائیں گے کہ تیاری کہاں تک پہنچی۔سو سبھی کارکنان اس ڈیڈلائن تک پہنچ کر تھکے ماندے اپنے آقا کے استقبال کے لئے کھڑے ہوجاتے ہیں۔مگر اس معائنہ کے بعد ہر کارکن کا energy level ایسا بلند ہوتا ہے کہ جیسے ابھی سو کر بیدار ہوئے ہیں۔کئی روز آرام کیا ہے۔اور اب اصل کام شروع کرنا ہے۔ میرا ایمان ہے کہ معائنہ کے دوران حضور کی توجہ اور شفقت ہم سب کے لئے ایک نئی زندگی کا پیغام لے کر آتی ہے۔اگر حضور کی دعا، توجہ اور محبت نہ ہو تو جلسہ کے تین دن کی مسلسل نشریات جیسی اعصاب شکن ذمہ داری کبھی ادا نہ ہو سکے۔مگر ہمیں اس ہستی کی دعا اور توجہ مل جاتی ہے، جس کے اعصاب کو اللہ تعالیٰ نے تھکنا نہیں سکھایا۔ آپ کی ایک نظر ہم میں ایک نئی روح پھونک جاتی ہے اور ہم دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہوجاتے ہیں۔

دنیا بھر میں رہنے والے قارئین سے یہاں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ہم کیا اور ہماری حیثیت کیا۔ آپ جو گھروں میں بیٹھے جلسہ سالانہ یوکے کی تینوں دن کی کارروائی دیکھتے ہیں، یہ حضور انور کی قوتِ قدسی کا نتیجہ ہے ورنہ یہ سب کبھی آپ کی خدمت میں پیش نہ کیا جا سکے۔اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہماری دعاؤں میں ہمارا یہ پیارا امام کبھی فراموش نہ ہو۔

ایک مرتبہ جلسہ کی شدید مصروفیت کے بعد حضور اختتامی خطاب فرما کر حدیقۃ المہدی میں اپنے دفتر تشریف لے کر گئے ہی تھے۔مجھے کسی معاملہ پر ہدایت لینے کے لئے حاضر ہونے کا موقع ملا۔ ابھی پہنچے ہی تھے۔میرے داخل ہوتے ساتھ فرمایا ’’ابھی ایک پروگرام چل رہا تھا۔ اس میں جو footage دکھائی ہے، وہ کہاں سے لی ہے؟‘‘

میرے جواب سے پہلے فرمایا ’’اچھا ٹھیک ہے! یاد آ گیا۔فلاں موقع ہی ہے؟‘‘

میرے لئے یہ عجیب حیران کن بات تھی۔ وہ وڈیو واقعی نایاب تھی۔ کبھی پہلے نہ چلی تھی۔مگر حضور نے اسے ملاحظہ بھی فرما لیا، اس کے بارہ میں استفسار بھی فرمایا اور پھر آپ کو یہ بھی مستحضر تھا کہ وہ وڈیو کس موقع پر ریکارڈ کی گئی ہوگی۔ یہ وڈیو حضور نے بھی پہلی مرتبہ دیکھی تھی۔

اسی طرح ایک مرتبہ ایک خطاب کے بعد حاضرِ خدمت ہونے کا موقع ملا۔کسی بات کے ضمن میں فرمایا کہ میں نے آج کا خطاب کل شام لکھنا شروع کیا تھا، اور آج ظہر کے بعد مکمل کیا ہے۔ یہ بات ذہن کو سنسنا کر رکھ گئی۔ اس روز تک میرا خیال تھا کہ حضور اپنے خطابات ہفتوں پہلے تحریر فرمانا شروع کرتے ہوں گے۔مجھے کبھی خواب وخیال میں بھی یہ گمان تک نہیں گزرا تھا کہ حضور اپنے خطابات کو اس طرح مصروف ترین ایام میں تحریر فرماتے ہیں۔

جیسا کہ ذکر گزرا، میری بہت تمنا ہوتی ہے کہ جو پروگرام تیار ہو جائیں وہ حضور جلسہ سے پہلے ملاحظہ فرمالیں۔ ورنہ طبیعت بے چین رہتی ہے۔مگر بہت سے پروگرام جلسہ کے قریب پہنچ کر تیار ہوتے ہیں۔

ایک جلسہ سے کوئی ہفتہ بھر پہلے پروگراموں کی ریکارڈنگز حضور کی ڈاک میں بھیجیں۔جواب آیا ’’اب مصروفیت۔خود ہی دیکھ لیں‘‘۔

خود میں دیکھ چکا تھا مگر تعمیل ارشاد میں ایک مرتبہ پھر بغور دیکھ لیا۔مگر طبیعت کی بے چینی قائم رہی۔تمام جلسہ گزر گیا۔جس وقت وہ پروگرام نشر ہو رہے تھے، تب بھی اضطراب تھا کہ خدا خیر کرے، یہ پروگرام حضور کی نظرِ مبارک سے نہیں گزرے۔

جلسہ کے بعد میں ان پروگراموں کی ریکارڈنگ لے کر حاضر ہوا۔ دل چاہتا تھا کہ حضور کسی طرح ضرور ملاحظہ فرمالیں۔ فرمایا کہ میں نے فلاں فلاں تو دیکھ لیا تھا، باقی رکھ جاؤ، دیکھ سکا تو دیکھ لوں گا۔ پھر ان پروگراموں کے بارہ میں فرمایا کہ یہ وہی ہے نا جس میں یہ بات ہوئی تھی، اور یہ وہی ہے جس میں فلاں نے یہ بات کی تھی۔ میں آج بھی پوچھنا چاہتا ہوں مگر پوچھ نہیں سکتا کہ مصروفیات سے کھچا کھچ بھرے ہوئے ایام میں حضور نے یہ سب کب ملاحظہ فرمالئے؟ میں پوچھ تو نہیں سکتا مگر قارئین کو دعوت دیتا ہوں کہ میری اس حیرت میں شامل ہوں اور اس محیر العقول مشاہدہ سے فیض حاصل کریں۔ جسے خدا چنتا ہے، اس کے وقت، اس کے ہر کام، اس کی ہر حرکت وسکون میں خود برکت عطا فرماتا ہے۔اے اللہ تو ہمارے امام کی صحت اور عمر میں بھی بہت برکت عطا فرما۔ہمارا سب کچھ انہیں کے دم سے تو ہے!

----------(باقی آئندہ)

بقیہ: الفضل ڈائجسٹ از صفحہ 18

پاداش میں مولوی کرم دین کے لئے اس سے بھی زیادہ ذلّت اور دکھ دیکھنا مقدّر تھا۔ چنانچہ وہ اپنی عمر کے آخری حصہ میں مسلسل کئی قسم کے صدموں سے دوچار ہوکر بالآخر بڑی کسمپرسی کی حالت میں ہلاک ہوا۔اس کی تفصیل یوں ہے کہ ایک تو اس نے ایک ساس اور داماد کا آپس میں نکاح پڑھ دیا۔اس کے نتیجے میں اس کے خلاف اس کے اپنے ہی گاؤں بھیں اور اردگرد میں شور اٹھ کھڑا ہوا۔ چنانچہ ایک بہت بڑے جلسہ میں قریباً دو صد افراد نے حلفاً گواہی دی کہ مولوی کرم دین نے نفسانی لالچ میں آکر ایسا خلاف شرع اقدام کیا ہے۔نیز اسی جلسہ میں بعض لوگوں نے یہ بھی گواہی دی کہ اس نے فلاں نکاح پر نکاح پڑھا ہے۔اس پر اس کے خلاف ایک قرارداد پاس ہوئی جس میں اس پر ’’ننگِ اسلام‘‘ ہونے کا فتویٰ لگایا گیا۔ یہ تو ان کے اپنے ساختہ پرداختہ کی وجہ سے ہوا۔

دوسری ذلّت کی مار اُس پر اُس کے بیٹے کی وجہ سے پڑی۔ 1941ء میں اُس کا لڑکا منظور حسین چکوال کے S.D.O. کو قتل کر کے مفرور ہوگیا۔اس پر پولیس اُس کے باپ مولوی کرم دین کو شہر بہ شہر اپنے ساتھ لئے پھرتی رہی تا کہ کسی طرح بیٹے کا سراغ مل جائے۔اسی طرح ان کی بیوی بھی کئی دن تک پولیس کی تحویل میں رہی۔جب اس طرح بھی منظور حسین کا کوئی سراغ نہ ملا تو مولوی کرم دین کی جائیداد بحق سرکار ضبط کرلی گئی۔اس کے کچھ عرصہ بعد اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ منظور حسین پولیس مقابلہ میں مارا گیا ہے۔اس طرح پر مولوی کرم دین کو بڑھاپے میں اپنے جوان بیٹے کے قتل ہو جانے کا صدمہ بھی سہنا پڑا اور ذلّت الگ اٹھانی پڑی۔ بالآخر وہ خود بھی حافظ آباد میں چھت کی منڈیر پر سے گر کر موت کا شکار ہو گیا۔

(نوٹ: اس ایمان افروز سلسلے کا آخری مضمون ’’الفضل انٹرنیشنل‘‘ 14/اپریل 2017ء کے شمارہ کے اسی کالم ’’الفضل ڈائجسٹ‘‘ میں پیش کیا جائے گا۔انشاءاللہ)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محموداحمدملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کے مخالفین کا انجام

مولوی کرم الدین عتاب الٰہی کی زد میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض معاندین کے عبرتناک انجام کا تذکرہ ''الفضل ڈائجسٹ'' میں گزشتہ شمارہ سے ماہنامہ ''احمدیہ گزٹ'' کینیڈا کے حوالہ سے جاری ہے۔ ''احمدیہ گزٹ'' فروری 2011ء میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے جن مخالفین کا ذکر مکرم مولانا فضل الٰہی انوری صاحب کے مضمون میں شامل اشاعت ہے، اُن میں سے ایک مولوی کرم الدین بھی ہے۔

مولوی کرم الدین ساکن بھیں ضلع جہلم نے جھوٹ اور مکروہ حرکتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں قریباً چار سال تک ایک زلزلہ برپا کئے رکھا۔ اس کا پس منظر یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اذن پاکر اور اس کی دی ہوئی اعجازی طاقت کی برکت سے ''اعجاز المسیح'' کے نام سے سورۃ الفاتحہ کی فصیح و بلیغ عربی تفسیر لکھ کر علماء کو چیلنج دیا کہ اگر ان میں طاقت ہے تو وہ بھی اس کے مقابل پر عربی میں سورۃ الفاتحہ کی تفسیر لکھیں۔ اس پر مدرسہ نعمانیہ (واقع شاہی مسجد لاہور) کے ایک مدرس مولوی محمد حسن فیضی نے اشتہار شائع کیا کہ وہ اس کا جواب لکھنے والا ہے۔ مگر خدا کی جلالی قدرت کا کرشمہ دیکھیں کہ ابھی اس نے اس کتاب ''اعجاز المسیح'' کے حواشی پر کچھ نوٹ ہی لکھے تھے اور ایک جگہ اس نے لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْن کے الفاظ بھی لکھ دئے کہ خدا کے غضب کی لاٹھی اس پر چل گئی اور وہ دو ہفتوں کے اندر کسی نامعلوم بیماری کا شکار ہوکر مر گیا۔

اس کے مرنے کے بعد گولڑہ (ضلع راولپنڈی) کے ایک گدی نشین پیر مہر علی شاہ نے (جو اس سے قبل حضورؑ کے مقابل پر اپنی فضیلت علمی کی شیخی بھگار چکا تھا) مولوی محمد حسن فیضی کے والد سے وہ کتاب (اعجاز المسیح) منگوائی اور اس کے حاشیوں پر لکھے ہوئے فیضی کے نوٹس پر تھوڑا بہت اضافہ کرکے اپنی طرف سے اردو میں ایک کتاب ''سیف چشتیائی'' شائع کی اور اس کا ایک نسخہ حضرت اقدسؑ کو بھی بذریعہ ڈاک ارسال کردیا۔ آپؑ پہلے تو اس بات پر حیران ہوئے کہ آپ نے عربی زبان میں مقابلہ کی دعوت دی تھی جبکہ یہ کتاب اردو زبان میں تھی۔ دوسرے یہ تفسیر نہیں تھی بلکہ محض حضورؑ کی کتاب ''اعجاز المسیح'' کی بعض انتہائی فصیح و بلیغ عبارات کی صرفی نحوی 'غلطیاں' نکالی ہوئی تھیں۔ یا پھر یہ لکھا ہوا تھا کہ فلاں جملہ یا عبارت حریری اور ہمدانی وغیرہ کتب سے چرائی گئی ہے۔ وغیرہ۔

اُدھر ایک عجیب اتفاق یہ ہوا کہ موضع بھیں کا رہنے والا ایک شخص شہاب الدین نامی ایک دن اپنے گھر میں بیٹھا پیر مہر علی شاہ کی کتاب 'سیف چشتیائی' کا مطالعہ کر رہا تھا کہ کوئی آدمی مولوی محمد حسن فیضی کے گھر کا پتہ پوچھتا ہوا آیا۔ استفسار پر معلوم ہوا کہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے اسے دو کتابیں دے کر بھیجا ہے کہ وہ انہیں محمد حسن فیضی کے والد کو واپس کردے۔ دیکھنے پر معلوم ہوا کہ ان میں سے ایک کتاب حضرت مسیح موعودؑ کی وہی کتاب 'اعجاز المسیح' تھی جس کے حواشی پر مولوی فیضی نے مرنے سے قبل نوٹس لکھے تھے۔ جب شہاب الدین نے ان عبارتوں کا کتاب 'سیف چشتیائی' سے موازنہ کیا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ہُوبہُو وہی عبارتیں ہیں جو کتاب 'اعجاز المسیح' کے حواشی پر مولوی فیضی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہیں۔ اس پر شہاب الدین نے ایک بڑا جوشیلا خط گولڑوی صاحب کے نام لکھا کہ آپ نے تو اپنی ساری کتاب مولوی محمد حسن فیضی کے نوٹوں سے تیار کی ہے۔ وغیرہ

پیر صاحب نے جو اس طرح اپنا راز کھلتے دیکھا تو ایک طرف انہوں نے محمد حسن فیضی کے والد کو خط لکھا کہ وہ شہاب الدین سے ہوشیار رہے اور اسے وہ کتاب آئندہ دیکھنے کے لئے نہ دے۔ دوسرے محمد حسن فیضی کے ایک نسبتی بھائی مولوی کرم دین کو ایک کارڈ بھیجا جس میں پیر صاحب نے یہ اعتراف تو کیا کہ انہوں نے محمد حسن فیضی کے نوٹس سے اپنی کتاب ''سیف چشتیائی'' کی رونق بڑھائی ہے۔ لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ خلافِ واقعہ بات بھی لکھ دی کہ انہوں نے محمد حسن سے اُس کی زندگی میں اس کی اجازت لے لی تھی۔ کرم دین چونکہ شہاب الدین کا دوست تھا، اس نے پیر صاحب والے خط کے مضمون سے شہاب الدین کو بھی آگاہ کردیا اور پھر بذریعہ خط ان تمام حقائق کی اطلاع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کردی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ سارا واقعہ اپنی ان دنوں شائع ہونے والی کتاب ''نزول المسیح'' میں درج کرکے تحریر فرمایا کہ دیکھو جس شخص نے میرے مقابل پر اپنی قرآن دانی اور عربی دانی کی بڑ ماری تھی، اس کی قابلیت کا یہ حال ہے کہ اس نے ایک متوفّٰی کی عبارتیں لے کر اور انہیں اپنی طرف منسوب کرکے ایک قسم کے سرقہ کا ارتکاب کیا ہے۔ اسی طرح ایڈیٹر 'الحکم'، حکیم فضل دین صاحب نے بھی اخبار کی 17/ستمبر 1902ء کی اشاعت میں اُن خطوط کی نقول شائع کردیں جو کرم الدین نے حضور علیہ السلام کو لکھے تھے۔

جب عوام الناس پر پیر مہر علی صاحب کی دیانت و امانت اور ان کے مزعومہ علمی تفوق کی حقیقت عیاں ہوئی تو مولوی کرم دین ان کے اور ان کے مریدوں کے غیظ و غضب کا نشانہ بننے لگا۔ اس پر اُس نے اخلاق اور خداترسی کے جملہ تقاضوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اخبار ''سراج الاخبار'' (راولپنڈی) کے 6/اور 13/اکتوبر 1902ء کے شماروں میں ایک تو یہ لکھا کہ وہ خط جو اس نے پیر مہر علی صاحب کا لکھا ہوا ظاہر کرکے مرزا صاحب کو بھجوایا تھا، وہ دراصل پیر صاحب کا نہیں بلکہ اس کے اپنے ہاتھوں کا لکھا ہوا تھا۔ دوسرے اُس نے یہ لکھا کہ کتاب ''اعجاز المسیح'' کے اندر حاشیوں پر درج شدہ نوٹ محمد حسن فیضی المتوفّٰی کے لکھے ہوئے نہیں تھے بلکہ وہ عبارتیں اُس نے خود کسی بچے سے اس کتاب کے اوپر لکھوا کر یہ جعلی کارروائی اِس لئے کی کہ تا اس طریق سے وہ مرزا صاحب کی ملہمیت کا امتحان کرسکے۔

اس پر مولوی کرم الدین کی اس اوچھی حرکت کو طشت از بام کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی عربی کتاب ''مواہب الرحمن'' میں بجا طور پر اسے 'کذاب' اور 'لئیم' قرار دیا۔ انہی الفاظ کو بنیاد بناتے ہوئے مولوی کرم الدین نے آپؑ پر عدالت میں ''ازالہ حیثیت عرفی'' کا دعویٰ دائر کردیا۔ اور ساتھ ہی حضرت مسیح موعودؑ کو لکھے ہوئے خطوط اور اخبار ''سراج الاخبار'' میں شائع ہونے والے مضامین کا مصنف ہونے سے بھی انکار کردیا۔

یہ مقدمہ جو گورداسپور کی عدالت میں دائر کیا گیا تھا، اتنا سنگین ہوگیا کہ بعض غیراحمدی شرفاء نے اِسے واپس لینے کا بھی کرم الدین کو مشورہ دیا مگر وہ جو کہ ماتحت عدالت کے دونوں آریہ ججوں یعنی لالہ چندولال اور مہتہ آتمارام کے (جن کے بدانجام کا ذکر گزشتہ شمارہ کے ''الفضل ڈائجسٹ'' میں شائع کیا جاچکا ہے) اپنے حق میں جانے والے رویّہ کو دیکھ چکا تھا، دوسری طرف اسے اپنی قماش کے بہت سے مولویوں کی سرپرستی حاصل تھی، چنانچہ وہ مقدمہ واپس لینے پر راضی نہ ہوا۔

یہ مقدمہ تین سال تک طویل ہوتا چلا گیا اور جیسا کہ گزشتہ شمارہ میں بتایا جاچکا ہے کہ پھر ماتحت عدالت کے حضرت مسیح موعودؑ اور آپؑ کے مرید حکیم فضل دین ایڈیٹر ''الحکم'' پر سات سو جرمانہ عائد کرنے پر ختم ہوا تاہم یہ جرمانہ عدالت عالیہ کے حکم سے واپس ہوا۔

مولوی کرم الدین کے لئے یہ سُبکی بھی کچھ کم نہ تھی کہ عدالت عالیہ نے اس کے ساختہ پرداختہ پر خط تنسیخ کھینچ کر اس کے حضور علیہ السلام پر عائد کردہ جملہ الزامات کو ردّی کی ٹوکری میں پھینک دیا۔ تاہم وہ ذلّت جو اُسے عین عدالت کے اندر اٹھانی پڑی، وہ اس سے کہیں زیادہ تھی۔ چنانچہ اس بارے میں حضورؑ کے مخلص مرید حضرت ملک مولابخش صاحبؓ جو اُس وقت بطور ریڈر کمرۂ عدالت میں موجود تھے، کی روئیداد پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے جو بتاتی ہے کہ عین عدالت کے اندر انگریز سیشن جج، مسٹر اے۔ ای۔ ہری (A.E.Hurry) نے مولوی کرم الدین کو کس طرح آڑے ہاتھوں لیا۔ وہ تحریر فرماتے ہیں کہ جب اپیل کا دن آیا تو وہاں کسی بحث کا سوال ہی پیدا نہ ہوا۔ جج صاحب نے چھٹتے ہی مولوی کرم دین صاحب سے پوچھا کہ آپ کو یہ شکایت ہے کہ مرزا صاحب نے آپ کو جھوٹا کہا۔ انہوں نے کہا، ہاں۔ پھر ان کا بیان سن کر کہا کہ یہ سچ تھا اور جھوٹ نہیں تھا (یعنی جو کچھ حضرت اقدسؑ نے فرمایا تھا وہ بالکل سچ تھا)۔ اب مولوی صاحب یہ تو نہ کہہ سکے کہ سچ تھا مگر کہا، نہیں حضور! یہ جھوٹ نہیں، اس کو پالیسی کہتے ہیں اور اس طرح جھوٹوں اور چوروں کو پکڑنے کو کیا جاتا ہے۔ جج صاحب نے کہا مَیں تو یہ پوچھتا ہوں کہ کیا یہ سچ تھا؟ مولوی صاحب نے پھر کہا کہ نہ حضور! یہ جھوٹ نہیں۔ ایسا جھوٹ گورنمنٹ بھی بولتی ہے، پولوس نے بھی بولا، مسیح نے بھی بولا۔ جج نے کہا: مَیں یہ نہیں پوچھتا کہ کس کس نے بولا۔ سوال یہ ہے کہ خدا کے نزدیک یہ جھوٹ تھا یا سچ؟ مولوی صاحب سٹپٹائے اور جواب دینے سے پہلو بچانا چاہا۔ مگر جج نے کہا کہ آپ گواہ کے کٹہرے میں کھڑے ہوکر حلفیہ بیان دیں۔ مولوی صاحب گواہ کے کٹہرے میں جانا نہیں چاہتے تھے مگر جج صاحب نے ڈانٹ کر اُنہیں وہاں جانے کے لئے کہا۔ الغرض کرہاً مولوی صاحب کٹہرہ میں گئے اور ان کو حلف دیا گیا۔ اور وہاں انہوں نے تسلیم کیا کہ اُن کا بیان جھوٹا تھا۔ مگر کہا کہ جھوٹے کو تو عربی میں کاذب کہتے ہیں، مرزا صاحب نے مجھے کذّاب کہا ہے جس کے معنی ہیں بہت جھوٹا۔ اس پر جج نے کہا: اچھا اگر آپ کو صرف جھوٹا کہا جاتا تو آپ ناراض نہ ہوتے؛ چھوٹے اُلّو اور بڑے اُلّو میں کیا فرق ہے!۔

یہ عجیب بات ہے کہ جو چیز ماتحت عدالت کے دونوں آریہ ججوں کو دوسالوں میں معلوم نہ ہوسکی، وہ عدالت عالیہ کے انگریز جج کو مقدمہ کی فائل دیکھتے ہی معلوم ہو گئی۔ یہی وجہ ہے کہ جو الفاظ ماتحت عدالت میں مولوی کرم الدین کے لئے موجب ہتک سمجھے گئے تھے، اس نے انہی الفاظ کا اسے مصداق قرار دیتے ہوئے اپنے فیصلے میں لکھا: ''لفظ 'کذّاب' اور 'لئیم' جو کرم دین کی نسبت استعمال کئے گئے ہیں وہ محل پر ہیں اور کرم دین ان الفاظ کا مستحق ہے۔ بلکہ اگر ان الفاظ سے بڑھ کر اَور سخت الفاظ کرم دین کی نسبت لکھے جاتے تب بھی وہ ان الفاظ کا مستحق تھا۔ ایسے الفاظ سے کرم دین کی کوئی ازالہ حیثیت عرفی نہیں ہوئی۔''

نہ صرف یہ کہ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر فاضل جج نے لکھا کہ: ''ان سے ایک دانستہ منصوبہ چال بازی اور خلاف بیانی اور جعل سازی کا ظاہر ہوتا ہے جس پر بے حیائی سے ایک عام اخبار کی سطروں میں دنیا کے سامنے فخر کیا گیا ہے۔ ... اندرونی شہادت سے دلالت ہوتی ہے کہ سوائے مستغیث کے کسی اور نے یہ مضامین تحریر نہیں کئے۔ بےشک مرزا صاحب کا کوئی مرید ایسا کام نہیں کر سکتا۔ نویسندہ اپنی چالاکی پر نہایت خوش معلوم ہوتا ہے۔ (اِس) نے اُس تحریر کو جو اِس کی بیان کی جاتی ہے، شناخت کرنے میں اس قدر ٹال مٹول کیا ہے کہ ہم اس پر کوئی اعتبار نہیں کرسکتے''۔ اور آخر پر ماتحت عدالت کو اس مقدمہ کے سلسلہ میں نااہلی اور وقت کے ضیاع کا مرتکب قرار دیتے ہوئے فاضل جج نے لکھا: ''بہت ہی افسوس ہے کہ ایسے مقدمہ میں جو کارروائی کے ابتدائی مراحل میں ہی خارج کیا جانا چاہئے تھا، اس قدر وقت ضائع کیا گیا ہے۔ لہٰذا ہر دو ملزمان مرزا غلام احمد و حکیم فضل دین بری کئے جاتے ہیں۔ ان کا جرمانہ واپس دیا جائے گا۔''

مگر معلوم ہوتا ہے، خدا تعالیٰ کے مامور کی توہین کی

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

جماعت احمدیہ کینیڈا کے ماہنامہ ''احمدیہ گزٹ'' اپریل 2011ء میں احمدی ماؤں کو نصائح کے حوالہ سے مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

صالح چلن ہو آپ کا، اور چال صالحہ
گودوؤں سے تب ہی نکلیں گے اطفال صالحہ
ماؤں تمہارے ہاتھ میں چابی بہشت کی
اور 'کوڈ' اس بہشت کا اعمال صالحہ
قُربِ خدا نصیب میں اُس ماں کے ہے ضرور
ہر پَل جسے نصیب ہیں اشغال صالحہ
اُن پر بھرے شباب میں تقویٰ کا نُور ہے
تنہائی میں بھی جن کے ہیں افعال صالحہ
جلتا ہے اس دیئے میں پسینہ بھی خون بھی
تب جا کے ہاتھ آتے ہیں اموال صالحہ
سایہ خدا کے پیار کا عرشی سروں پہ ہو
انفاسِ قدسیہ ملیں اظلال صالحہ

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
March 31, 2017 – April 06, 2017

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday March 31, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat: Surah Ash-Shu'araa', verses 1-111.
00:35	Dars-e-Malfoozat: Selected extracts from the literature of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad, the Promised Messiah (as) focusing on 'tests and trials being a condition of faith.'
00:45	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 29.
01:00	Khuddam Ijtema UK: Recorded on June 22, 2014.
02:00	Spanish Service
02:35	Pushto Muzakarah: Seerat Hazrat Khalifatul-Masih IV (ra).
03:15	Roots To Branches
03:55	Shotter Shondane: Recroded on March 30, 2017.
06:00	Tilawat: Surah Shu'araa', verses 112-228.
06:15	Dars-e-Hadith: Selected sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw). The topic is 'faith'.
06:30	Yassarnal Quran: Lesson no. 30.
07:00	Reception At Maryam Mosque: Recorded on September 26, 2014.
07:45	In His Own Words
08:20	Rah-e-Huda: Recorded on March 25, 2017.
09:55	Indonesian Service
11:00	Deeni-o-Fiqahi Masail
11:35	Tilawat [R]
11:50	Seerat-un-Nabi: A discussion on the life and character of the Holy Prophet (saw).
12:30	Live Transmission From Baitul Futuh
13:00	Live Friday Sermon
14:00	Live Transmission From Baitul Futuh
14:30	Live Shotter Shondane
16:30	Friday Sermon [R]
17:40	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:30	Reception At Maryam Mosque [R]
19:35	In His Own Words [R]
20:20	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]

Saturday April 01, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Yassarnal Qur'an
01:00	Reception At Maryam Mosque
02:10	Friday Sermon
03:20	Rah-e-Huda
03:55	Shotter Shondane: Recorded on March 31, 2017.
06:00	Tilawat: Surah An-Naml verses 1-60.
06:15	Dars-e-Hadith: The topic is 'mutual brotherhood'.
06:35	Al-Tarteel: Lesson no. 26.
07:05	Jalsa Salana Australia Concluding Address: Recorded on October 06, 2013.
08:10	International Jama'at News
08:45	Story Time: Programme no. 56.
09:05	Question And Answer Session: A question and answer session with Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul-Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on April 05, 1987.
10:00	Indonesian Service
11:05	Friday Sermon: Recorded on March 31, 2017.
12:10	Tilawat [R]
12:25	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intekhab-e-Sukhan
13:30	Dars-e-Hadith [R]
14:00	Live Shotter Shondane
16:05	Live Rah-e-Huda
17:40	Al-Tarteel [R]
18:10	World News
18:25	Jalsa Salana Australia Concluding Address [R]
19:30	Faith Matters: Programme no. 169.
20:35	International Jama'at News [R]
21:05	Rah-e-Huda [R]
22:35	Story Time [R]
22:55	Friday Sermon [R]

Sunday April 02, 2017

00:05	World News
00:20	Tilawat
00:35	In His Own Words
01:05	Al-Tarteel
01:35	Jalsa Salana Australia Concluding Address
02:50	Friday Sermon
03:55	Shotter Shondane: Recorded on April 1, 2017.
06:00	Tilawat: Surah An-Naml verses 61-94 and Surah Al-Qasas verses 1-12.
06:10	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:35	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 30.
06:50	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat Class: Recorded on January 22, 2017.
07:50	Faith Matters: Programme no. 169.
08:55	Question And Answer Session: Recorded on January 31, 1998.
09:40	Indonesian service
10:45	Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered on March 17, 2017.
11:55	Tilawat [R]
12:10	Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
12:30	Yassarnal Quran [R]
12:50	Friday Sermon: Recorded on March 31, 2017.
14:00	Shotter Shondhane: Recorded on January 23, 2014.
16:20	Press Point: Recorded on March 19, 2017.
17:25	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat Class [R]
19:30	Beacon of Truth
20:30	Ashab-e-Ahmad
21:00	Press Point [R]
22:05	Friday Sermon [R]
23:15	Question And Answer Session [R]

Monday April 03, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
01:00	Yassarnal Quran
01:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat Class
02:20	Ashab-e-Ahmad
02:50	Friday Sermon
03:55	Shotter Shondane: Rec. January 23, 2014.
06:00	Tilawat: Surah Al-Qasas, verses 13-51.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 26.
07:05	Peace Conference: Rec. November 08, 2014.
08:00	International Jama'at News
08:35	Aao Kahani Sunain
09:00	Rencontre Avec Les Francophones: Hazrat Khalifatul Masih IV holds a question & answer session for French speaking friends. Rec. November 17, 1997.
09:25	Sach To Ye Hai
10:05	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon. Recorded on October 28, 2016.
11:05	Jalsa Salana Speeches
11:40	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
12:00	Tilawat [R]
12:15	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on May 06, 2011.
14:05	Bangla Shomprochar
15:10	Jalsa Salana Speeches [R]
15:55	Rah-e-Huda: Recorded on April 01, 2017.
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Peace Conference [R]
19:05	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood [R]
19:25	Somali Service
20:05	Aao Kahani Sunain
20:30	Rah-e-Huda [R]
22:05	Friday Sermon [R]
23:10	Jalsa Salana Speeches [R]

Tuesday April 04, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
00:45	Al-Tarteel
01:20	Peace Conference
02:00	Aao Kahani Sunain
02:25	Kids Time
03:00	Friday Sermon
04:05	Aao Kahani Sunain
04:25	In His Own Words
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 89.
06:00	Tilawat: Surah Al-Qasas, verses 52-89.
06:15	Dars-e-Malfoozat
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 31.
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau: Recorded on November 13, 2016 in Calgary, Canada.
08:00	Philosophy of Teaching of Islam: Programme no. 28.
08:25	Kasre Saleeb: Programme no. 5.
09:00	Question And Answer Session: Recorded on December 22, 1996. Part 1.
10:15	Indonesian Service
11:20	Friday Sermon: Recorded on April 28, 2017.
12:25	Tilawat & Dars-e-Malfoozat [R]
12:50	Yassarnal Qur'an [R]
13:05	Faith Matters: Programme no. 169.
14:15	Bangla Shomprochar
15:20	Spanish Service
15:55	Kasre Saleeb [R]
16:30	In His Own Words
17:20	Philosophy of Teaching of Islam [R]
17:50	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Gulshan-e-Waqfe Nau [R]
19:20	Friday Sermon: Recorded on April 28, 2017.
20:30	The Bigger Picture: Recorded on May 10, 2016.
21:15	Australian Service
21:45	Faith Matters: Programme no. 169.
22:50	Question And Answer Session [R]

Wednesday April 05, 2017

00:10	World News
00:30	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Gulshan-e-Waqfe Nau
02:20	Kasre Saleeb
02:50	In His Own Words
03:20	Story Time: Programme no. 56.
03:45	Philosophy of Teaching of Islam
04:10	Noor-e-Mustafwi: Programme no. 30.
04:30	Australian Service
05:00	Liqa Ma'al Arab: Session no. 90.
06:00	Tilawat: Surah Al-Ankaboot verses 1-45.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:35	Al-Tarteel: Lesson no. 26.
07:10	Jalsa Salana Qadian Concluding Address: Rec. December 29, 2013.
08:15	In His Own Words
09:00	Urdu Question And Answer Session: Rec. April 05, 1987.
09:50	Indonesian Service
10:55	Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on March 31, 2017.
12:00	Tilawat [R]
12:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:40	Al-Tarteel [R]
13:10	Friday Sermon: Recorded on March 25, 2011.
14:20	Bangla Shomprochar
15:25	Deeni-o-Fiqahi Masail: a discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
15:55	Kids Time: Prog. no. 32.
16:30	Faith Matters: Programme no. 168.
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:30	Jalsa Salana Qadian Concluding Address [R]
19:35	History Of Cordoba
20:00	French Service
20:35	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:05	Kids Time [R]
21:50	Friday Sermon: Recorded on March 25, 2011.
23:00	Intikhab-e-Sukhan: Rec. March 25, 2017.
23:35	Discover Alaska

Thursday April 06, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
00:55	Al-Tarteel
01:30	Jalsa Salana Qadian Concluding Address
02:35	Deeni-o-Fiqahi Masail
03:05	Discover Alaska
03:55	Faith Matters
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 91.
06:05	Tilawat: Surah Ibraheem verses 11-53 and Surah Al-Hijr verses 1-2
06:20	Dars-e-Malfoozat
06:35	Yassarnal Quran: Lesson no. 23.
07:00	Reception in Nagoya, Japan: Recorded on November 09, 2013.
08:00	In His Own Words
08:30	Tarjamatul Qur'an Class: Qur'anic verses of Surah Al-Anaam, verses 101 - 122 by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 81, rec. September 27, 1995.
09:45	Indonesian Service
10:50	Japanese Service
11:10	Aadab-e-Zindagi
12:00	Tilawat [R]
12:20	Dars-e-Malfoozat [R]
12:35	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Beacon Of Truth: Recorded on October 30, 2016.
14:00	Friday Sermon: Recorded on March 03, 2017.
15:05	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
15:40	Roots to Branches
16:10	Persian Service
16:40	Tarjamatul Qur'an Class [R]
17:45	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Reception in Nagoya, Japan [R]
19:15	Aadab-e-Zindagi
20:30	Faith Matters: Programme no. 171.
21:35	In His Own Words
22:05	Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:10	Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 24 | Friday 31 March , 2017 | Issue No. 13

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2016ء

کینیڈا کے Indigenous باشندوں کی تنظیم کے وفد کی حضور انور سے ملاقات۔

❁ ... خلیفۃ المسیح کا آج کا خطاب معرکۃ الآراء تھا جس میں انہوں نے بڑی جرأت کے ساتھ اسلام کی پُرامن تعلیم کو پیش کیا۔... ❁ ... میں نے خلیفۃ المسیح کو متعدد مقامات پر خطاب کرتے ہوئے سنا ہے۔ اور انہوں نے ہمیشہ اسلام کا پُرامن پیغام دنیا تک پہنچایا ہے اور آج شام بھی یہی کیا۔ یہ ایک عظیم الشان پیغام ہے جو اُن کی جماعت کے تمام ممبران کا عکس بھی ہے۔... ❁ ... یہ بہت ہی حوصلہ افزا بات ہے کہ آج کی خوفزدہ دنیا میں اتنا پُرامن، پُرامید اور دانشمندانہ پیغام سننے کو ملا۔... ❁ ... خلیفہ کی شخصیت بہت ہی بارعب ہے اور جرأتمندانہ لیڈرشپ ہے جو کھل کے دنیا کو حقائق سے آگاہ کر رہی ہے۔... ❁ ... مجھے پہلے کبھی قرآن پڑھنے کا موقع نہیں ملا تھا اور جس طرح خلیفہ نے قرآن کریم کے حوالہ جات بتائے وہ مجھے بہت اچھے لگے۔ مجھے احساس ہوا کہ قرآن کریم تو دانائی اور حکمت کی کتاب ہے۔... ❁ ... خلیفہ کے الفاظ نہایت سیدھے سادے لیکن جرأت اور حکمت سے بھرے ہوئے ہیں۔

(کیلگری (کینیڈا) میں منعقدہ پیس سمپوزیم میں شامل مہمانوں کے تأثرات)

انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ اعلانات نکاح و خطبۂ نکاح۔ واقفاتِ نَو کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ کلاس۔

حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ دلچسپ مجلس سوال و جواب۔ واقفات کے سوالات کے جواب، اہم نصائح اور زرّیں ہدایات۔

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

11 نومبر 2016ء بروز جمعہ

(حصہ دوم)

کھانے کے اختتام پر بعض مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے ان مہمانوں سے گفتگو فرمائی۔ مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔

آج کی اس تقریب میں کینیڈا کے Indigenous باشندوں کی تنظیم First Nation کا 16 افراد پر مشتمل وفد بھی شامل ہوا۔

اس وفد کے ممبران نے میٹنگ روم میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقات کرنے والوں میں!

1. Mr. Alvin Manitopyes
Elder of the Cree and Saulteaux Nation
2. Mr. Jason GoodStriker
سابق نائب چیف برائے اسمبلی آف نیشن
3. Mr. Henry Holloway
Stony Nation کے ایلڈر اور سابق کونسلر
4. Mr. Gilbert Francis
Elders of Stony Nation
5. Lowa Beebe of First Nation
ریجنل چیف آف اسمبلی کے ایگزیکٹو اسسٹنٹ
6. Dan Crane
Tsuu Tina Nation کے چیف
7. Mr. Lee Crowchild
Tsuu Tina Nation کے ڈائریکٹرز فار پبلک ورکس

اور بعض دیگر ایلڈرز شامل تھے۔

اس وفد نے اپنے روایتی انداز میں حضور انور کو خوش آمدید کہا اور وفد کے لیڈر نے کہا کہ ہم خلیفۃ المسیح کو اپنی سرزمین پر خوش آمدید کہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی اور ان کے رہن سہن، رہائش، تعلیم کی سہولیات اور ذرائع آمد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ وفد کے ممبران نے بتایا کہ کینیڈا کی تاریخ میں پہلی بار ہماری قوم کے چند لوگ کینیڈا کی پارلیمنٹ میں آئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: میں جب دوبارہ آؤں گا تو انشاء اللہ آپ کے علاقہ میں بھی آؤں گا۔ اس پر وفد کے ممبران نے کہا ہمیں بہت خوشی ہوگی۔ ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

وفد کے ایک ممبر نے عرض کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب نے ہماری آنکھیں کھول دی ہیں۔

وفد کے ممبران نے عرض کیا کہ یہاں کینیڈا میں جماعت کے ممبران نے ہم سے رابطہ کیا۔ اپنا ہاتھ ہمارے لئے آگے بڑھایا تو اس سے ہم بہت خوش ہوئے ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر وفد کے سربراہ نے بتایا کہ ہم اپنی قبائلی روایات پر بھی عمل کرتے ہیں اور مذہبی لحاظ سے عیسائیت پر عمل کرتے ہیں۔

اس وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات آٹھ بجے تک جاری رہی۔

بعد ازاں اس تقریب میں شامل ہونے والے بعض دوسرے مہمانوں نے بھی حضور انور سے ملاقات کی اور شرف مصافحہ حاصل کیا اور درخواست کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان مہمانوں سے گفتگو بھی فرمائی۔

آٹھ بجکر دس منٹ پر یہاں سے روانگی ہوئی اور آٹھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت النور کیلگری تشریف لے آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

مہمانوں کے تأثرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطاب نے اس تقریب میں شامل ہونے والے سب مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا۔ بعض مہمانوں نے برملا اپنے دلی جذبات اور تأثرات کا اظہار کیا۔ یہاں ان مہمانوں کے میں بعض کے تأثرات پیش کئے جا رہے ہیں۔

☆ ایک مہمان 'Cole Smith' جو کہ Jubilee 286 Legion کی نمائندگی کرتے ہیں انہوں نے اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا:۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر مجھے لگا کہ خلیفہ لوگوں کو متحد کرنے کے لیے کوشاں ہیں قطع نظر اس کے کہ کون کہاں سے آیا ہے اور اس کا مذہب کیا ہے۔ میرے خیال میں دنیا میں امن کے قیام کا یہی سب سے بہترین طریقہ ہے۔

☆ کیلگری شہر کے میئر 'ناہید نینشی' (Naheed Nenshi) صاحب نے کہا:۔ خلیفۃ المسیح کا آج کا خطاب معرکۃ الآراء تھا جس میں انہوں نے بڑی جرأت کے ساتھ اسلام کی پُرامن تعلیم کو پیش کیا اور کہا کہ اسلام میں کسی بھی قسم کی شدت پسندی کی گنجائش نہیں۔ مسلمانوں کی نمائندگی میں ایسی بات سننا خوش آئند ہے۔

میں نے خلیفۃ المسیح کو بتایا کہ جماعت احمدیہ کا اپنی تعداد سے بہت بڑھ کر معاشرہ میں اثر و رسوخ ہے۔ آج کا پروگرام بہت شاندار تھا اور میں امید کرتا ہوں کہ جماعت کے لیے اگلے 50 سال اس سے بھی بہتر ہوں گے۔

☆ ایک مہمان Moe Aymri صاحب جو کہ سابق ممبر آف Legislative اسمبلی ہیں وہ بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:۔ میں نے خلیفۃ المسیح کا آج پیغام سنا اور مجھے یہ کہنا پڑے گا کہ یہ بالکل صحیح پیغام ہے۔ یہی اصل اسلام ہے۔ میں بھی ایک مسلمان ہوں

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں